Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ڈراموں اور افسانوں کا مجموعہ

فرعون کا معاشقہ

2/8

شوکت علی فہمی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرعون کا معاشقہ

No — 17

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تاریخی ڈراموں اور افسانوں کا مجموعہ

فرعون کا معاشقہ

از

شوکت علی فہمی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تم نے دیکھی نہیں گرمیٔ رخسارِ حیات

میں نے اس آگ میں گھر جلتے دیکھے ہیں ۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بال و پر نوچ کے کرتا ہے تو پابستِ قفس

او ستمگر کوئی حد بھی ترے بیداد کی ہے

فرعون ۔ ظالم فرعون ۔ تو نے میرے باپ کو شہید کیا ۔ دو جوان بھائیوں کو خاک و خون میں تڑپایا ۔ اور میری قوم کے ہزاروں افراد کو تہہ تیغ کر دیا ۔ مگر پھر بھی تیرا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہُوا ۔ اے ابراہیم کے خدا ۔ اے یعقوب کے خدا ۔ اور اے موسیٰ کے خدا ہماری دست گیری کر ۔

(فرحہ کا دادا بوڑھا اسرائیلی آتا ہے)

بوڑھا اسرائیلی ۔ وہ دستگیری کرے گا اور ضرور کرے گا ۔ وہ فرعون کے ظلم سے نجات دلائے گا اور ضرور دلائے گا ۔ فرحہ ۔ فرحہ ۔ صبر کر ۔ ضبط سے کام لے ۔ اس طرح رو رو کر اپنی اور مجھ بوڑھے کی زندگی برباد نہ کر ۔

فرحہ ۔ جور و ستم کے بعد بھی لب پر فغاں نہ ہو

ممکن نہیں کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو

دادا جب ساز کے تار ٹوٹتے ہیں تو آواز ضرور ہوتی ہے ۔ میں مصیبت زدہ ہوں ۔ دل شکستہ ہوں ۔ میرے آنسوؤں کو نہ روکئے ورنہ میں دیوانی ہو جاؤں گی

بوڑھا اسرائیلی ۔ بیٹی تم خدا کو بھولتی جا رہی ہو ۔ صبر کرو ۔ ظالم کی کشتی مظلوموں کے آنسوؤں کے سمندر میں ایک روز ڈوبے گی اور ضرور ڈوبے گی ۔

فرحہ ۔ ظالم کی کشتی ڈوبے گی ۔ کب ڈوبے گی ۔ کیا اُس وقت جب بنی اسرائیل کا بچہ بچہ فرعون کے ہاتھ سے قتل ہو چکے گا ۔ دادا ۔ دادا ۔ برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تڑپ پیدا ہو جب دل میں نکل آتے ہیں خود آنسو
جہاں بجلی چمکتی ہے وہاں بارش بھی ہوتی ہے

بوڑھا اسرائیلی - بیٹی اپنے اُس بوڑھے دادا کو دیکھ جو بڑھاپے میں جوان اولاد کا صدمہ اُٹھانے کے بعد بھی اُف نہیں کرتا بیٹی ہم ان جابروں کے ظلم کے شکار ہیں جو یہ کہتے ہیں ؎

آنکھ سے آنسو بہیں اور چشم گریاں تر نہ ہو
لب پہ ہو آہ و فغاں لیکن اثر دل پر نہ ہو

فرحہ - دادا میں کیسے صبر کروں - بے گناہ باپ اور بھائیوں کی تڑپتی ہوئی لاشیں اِس وقت بھی میری نگاہوں کے سامنے ہیں - دیکھو - دیکھو - وہ سب مجھے بُلا رہے ہیں -

بوڑھا اسرائیلی - میری بچی موسیٰ کے خدا کا واسطہ خاموش ہو جا - اگر ظالموں نے ہماری فریاد سُن لی تو ہم بھی ظلم کی چکی میں پیس ڈالے جائیں گے -

فرحہ - ظلم - یہ لفظ اب ہمارے لئے بے معنی ہے - پیس ڈال - ظالم فرعون ظلم کی چکی میں پیس ڈال تاکہ تیرے ظلم کی پیاس کچھ تو کم ہو سکے - اے ظالم یہ نہ سمجھ کہ بنی اسرائیل بے بس ہیں ؎

برق بن کر تری ہستی کو مٹا ڈالوں گی
میں ترے خرمن عشرت کو جلا ڈالوں گی

(میران سیاہ لبادہ اوڑھے ہوئے داخل ہوتا ہے)

میران - جلا ڈالوگی - کسے جلا ڈالوگی ؎

جو جل رہا ہو آپ اُس کے جلانے سے فائدہ ✢ جو مٹ رہا ہو آپ اس کے مٹانے سے فائدہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ظلم کے سیلاب نے ہمیشہ ظالموں کو خود ہی فنا کر کے رکھ دیا ہے۔ میں کہتا ہوں ظلم کو ابھی اور بڑھنے دو یہاں تک کہ قہر الٰہی جوش میں آجائے۔

بوڑھا اسرائیلی ۔ بیٹا میران فرحہ کو سمجھاؤ۔ اِس غمزدہ نے مجھ بوڑھے کے لئے جینا وبال کر دیا ہے۔

(بوڑھا چلا جاتا ہے فرحہ میران کی جانب متوجہ ہوتی ہے)

فرحہ ۔ میران تم چار روز سے کہاں تھے۔ کیا تم نے بھی فرحہ کو بہلا دیا۔ اگر تم شہزادہ ہونے کی بجائے غریب انسان ہوتے تو تمہیں اندازہ ہوتا کہ ایک غریب لڑکی کا دل کتنا نازک ہوتا ہے۔ امیر ہم غریبوں کی تکلیف کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔

میران ۔ میری فرحہ ایسا نہ کہو۔ دین موسوی قبول کرنے کے بعد۔ مجھ میں اور تم میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔ دین موسوی نے شاہ اور گدا دونوں کو ایک صف میں لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

فرحہ ۔ اسی لئے تم مجھ کو بھولتے جا رہے ہو۔ اور اسی لئے چار چار روز تک غائب رہتے ہو۔ میران تم ہم غریبوں کی تکلیف کو محسوس ہی نہیں کر سکتے۔

میران ۔ اگر مجھے تمہاری تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو اس طرح چھُپ چھُپ کر نہ آتا۔ اور اب تو حالات اتنے نازک ہو چکے ہیں کہ شائد میں چھُپ کر بھی نہ آسکوں۔

فرحہ ۔ ناراض ہو گئے۔ میرے میران مجھے معاف کر دو۔ مجھ دیوانی کی کسی بات کا خیال نہ کرو۔

میران ۔ میں اور تم سے ناراض ہوں ناممکن۔ مگر میں مجبوریوں میں جکڑا ہوا ہوں فرعون اور اُس کی بیٹی سامرہ کو یہ شبہ ہو گیا ہے کہ میں نے دین موسوی قبول

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کر لیا ہے۔ میری نگرانی ہو رہی ہے۔ اب مجھے احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ فرحہ اب میرے لئے تم تک پہنچنا ناممکن ہے۔

فرحہ ۔ زندگی کی آخری شعاع بھی معدوم ہو گئی۔ ایک تمہارا سہارا باقی تھا آج وہ بھی ٹوٹ گیا (روتی ہے)

میران ۔ گھبراؤ نہیں ۔ وقت آئے گا جب تاریکی کے بادل چھٹ جائیں گے۔

فرحہ ۔ مگر میں تمہارے بغیر کس طرح زندہ رہ سکوں گی ۔ (بُری طرح روتی ہے)

میران ۔ ضبط سے کام لو۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اچھا خدا حافظ۔

(میران سیاہ لبادے میں منہ چھپا کر چلا جاتا ہے فرحہ روتی ہے)

فرحہ ۔ میران تم بھی چلے گئے ۔ بدنصیب فرحہ تیری اُمید کی آخری کرن بھی چھُپ گئی

تیسرا سین

(فرعون کی عیاش اور آوارہ بیٹی سامرہ اپنی آرام گاہ میں شراب کے نشہ میں مدہوش ہے۔ اور ایک فریب خوردہ نوجوان جس کے ساتھ سامرہ نے رات گذاری ہے ۔ سامرہ کی زبان سے اپنی موت کا حکم سُنکر حیران رہ جاتا ہے)

سامرہ ۔ اے نوجوان تو حیران و پریشان ہے کہ گذشتہ رات جو سامرہ تجھ سے محبت کر رہی تھی وہ تجھے موت کی نیند کیوں سُلا دینا چاہتی ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ زندگی کے خوشگوار خواب کی تعبیر ہمیشہ موت ہوتی ہے۔ اس لئے تجھے موت کے نام سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

نوجوان ۔ معزز شہزادی ۔ میں کچھ نہیں سمجھ سکا کہ آپ کیا فرما رہی ہیں ۔

سامرہ ۔ موت کا فرشتہ تجھے سب کچھ سمجھا دے گا ۔ کل شب کی مسرتوں کے انعام میں تجھے سزائے موت دی جاتی ہے ۔

نوجوان ۔ سزائے موت ۔ میرا جرم ۔ میرا قصور ۔ کل رات تو آپ مجھ سے دیوانہ وار محبت کر رہی تھیں اور آج مجھے سزائے موت دے رہی ہیں ۔

سامرہ ۔ بیوقوف نوجوان ۔ میری محبت کی عمر صرف ایک رات ہوتی ہے ۔ جس کے بعد میرا ہر محبوب میرے گناہ کا راز سینہ میں لئے ہوئے ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سو جاتا ہے ۔

نوجوان ۔ محترم شہزادی مگر میرا جرم تو مجھے بنا دیا جائے ۔

سامرہ ۔ ایک پروانہ کا جرم یہی ہے کہ وہ شمع کے فریب میں مبتلا ہو جائے ۔ جب شمع پروانہ کو جلا کر خاک کر سکتی ہے تو سامرہ کی شمع حُسن کب تجھے زندہ چھوڑ سکتی ہے ۔

نوجوان ۔ مجھے جینے دیجئے ۔ مجھے زندگی کا لطف اُٹھانے دیجئے ۔ میں دیوتاؤں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ آپ کا راز کبھی زبان پر نہ لاؤں گا ۔

سامرہ ۔ ارے نادان تجھ جیسے نہ جانے کتنے احمق نوجوان سامرہ کی دست ہوس کے شکار بن چکے ہیں جب اُن کی فریادیں میرے دل کو نہ پگھلا سکیں تو تیری فریاد مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہے ۔ اسے لے جاؤ اور موت کی نیند سلا دو ۔

(سپاہی کشاں کشاں نوجوان کو لے جاتے ہیں ۔ اور ایک کنیز داخل ہوتی ہے ۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کنیز ۔ حضور کے حکم کے مطابق شہزادہ میران در دولت پر حاضر ہیں۔

سامرہ ۔ شکار جال میں پھنس گیا۔ اندر بھیجدو۔ اور چاروں طرف پہرا لگا دو۔

میران ۔ (داخل ہوتے ہوئے) شاہزادی۔ میران کورنش بجالاتا ہے۔ مجھ ناچیز کو کیسے یاد فرمایا۔

سامرہ ۔ گُل بلبل سے پوچھ رہا ہے کہ کیسے یاد فرمایا

میران ۔ گُل اور بلبل میں کچھ نہیں سمجھ سکا کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔

سامرہ ۔ اتنے بھولے نہ بنو۔ میری محبت کی قدر کرو۔ خوش نصیب ہے وہ نوجوان جس سے سامرہ محبت کرے میں پھر کہتی ہوں کہ میری محبت کو نہ ٹھکراؤ۔

میران ۔ اور اگر میں نے آپ کی محبت کو ٹھکرا دیا تو کیا ہوگا۔

سامرہ ۔ فرعون کی بیٹی میں اتنی طاقت ہے کہ وہ بالجبر بھی محبت کرا سکتی ہے۔

میران ۔ محبّت اور بالجبر (قہقہہ لگاتا ہے)

سامرہ ۔ میری باتوں کا مذاق نہ اڑاؤ۔ تم کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اس وقت تم میری قید میں ہو۔ تم کو وہی کرنا ہوگا جو میں چاہوں گی۔ ورنہ تم زندہ نہیں جاسکو گے (میران کو آغوش میں لینے کے لئے آگے بڑھتی ہے)

میران ۔ (پیچھے ہٹتے ہوئے) میں اس گُناہ کی فضا میں ایک لمحہ کے لئے بھی رہنا نہیں چاہتا۔

سامرہ ۔ یہ سمجھ لے کہ میں عورت نہیں بلکہ موت کا فرشتہ ہوں جس نے سامرہ کا روپ بدل لیا ہے۔ تو زندہ نہیں جاسکتا۔

(تالی بجاتی ہے۔ چار سپاہی ننگی تلواریں لئے ہوئے آکر کھڑے ہوجاتے ہیں)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سامرہ - جواب دے۔ انکار یا اقرار۔

میران - تو موت سے کھیلنے والے کو موت کی دہمکی دے رہی ہے۔

سامرہ - اپنی قیمتی جان کو بچالے۔

میران - ایمان کی خاطر ایسی ہزاروں جانیں قربان کی جاسکتی ہیں۔

سامرہ - یہ تیرا آخری فیصلہ ہے۔

میران - جسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی۔

سامرہ - کوئی لمحہ میں تیری لاش تڑپتی ہوگی۔

میران - اور اُس کے خون سے پاکبازی کی تاریخ مرتب کی جائے گی۔

سامرہ - اسے لے جاؤ۔ اور موقع دو کہ یہ اپنے مستقبل پر غور کر سکے۔

(سپاہی میران کو لے جاتے ہیں۔ لیکن موقعہ پاتے ہی وہ ایک سپاہی کی تلوار چھین لیتا ہے۔ اور سپاہیوں سے لڑتا ہُوا صحیح وسلامت بچ کر نکل جاتا ہے۔)

———— × ————

چوتھا سین

(فرعون کے حکم سے یہودیوں کی بستیوں کو آگ لگائی جا رہی ہے آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ یہودیوں کو لوٹا جا رہا ہے اور قتل کیا جا رہا ہے فرحہ کا دادا بوڑھا اسرائیلی گھبرایا ہوا آتا ہے۔)

بوڑھا اسرائیلی - فرحہ - بیٹی فرحہ - اپنے آپ کو بچا۔ اسرائیلیوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ اُن

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کے گھروں کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ بچا۔ اپنے آپ کو بچا۔

فرحہ ۔ (خنجر سنبھالتے ہوئے) دادا بُزدلی کی تعلیم نہ دیجئے۔ جب قوم مٹ رہی ہو تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔

بوڑھا اسرائیلی ۔ بیٹی فرعون ہمیں مٹانے پر تلا ہوا ہے۔

فرحہ ۔ اگر فرعون ہمارے خون کا پیاسا ہے۔ تو میرے خنجر کی زبان بھی ظالموں کے خون کی پیاسی ہے

ایک سپاہی ۔ (داخل ہوتے ہوئے) کر لو گرفتار اور لگا دو آگ۔

فرحہ ۔ (خنجر لئے ہوئے) خبردار جو آگے بڑھے

دوسرا سپاہی ۔ نادان لڑکی خنجر پھینک دے۔ ورنہ تم دونوں کی لاشیں اسی جگہ تڑپتی ہوں گی۔

فرحہ ۔ ہماری لاشوں کے تڑپنے سے پہلے تمہیں اس خنجر کی تڑپ دیکھنی ہوگی۔

تیسرا سپاہی ۔ جتنی حسین ہے اُتنی ہی گستاخ بھی ہے۔

فرحہ ۔ بدلگام۔ بدتمیز۔

(سپاہی فرحہ کی جانب جھپٹتے ہیں۔ مگر فرحہ انتہائی جرات سے کام لے کر دو سپاہیوں کو زخمی کر دیتی ہے۔ باقی سپاہی فرحہ کو گرفتار کر لیتے ہیں۔)

بوڑھا اسرائیلی ۔ بزدلو۔ نامردو۔ کیا تمہاری قوم کے مرد۔ عورتوں پر حملہ کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔

(سپاہی بوڑھے پر حملے کر کے اسے بُری طرح زخمی کر دیتے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہیں بوڑھا زخمی ہو کر گرتا ہے اور تڑپتا ہے۔)

بوڑھا ۔ بیٹی فرحہ ۔ بیٹی فرحہ ۔ آہ ۔ (دم توڑ دیتا ہے)

فرحہ ۔ (روتے ہوئے) دادا ۔ خاموش ہو گئے ۔ بولو ۔ بولتے کیوں نہیں ۔ بدنصیب فرحہ کو آپ نے بھی اکیلا چھوڑ دیا ۔

(سپاہی مکان کو آگ لگا دیتے ہیں اور فرحہ کو دوسری اسرائیلی لڑکیوں کی طرح فروخت کر دیتے ہیں ۔ سوڈان کے سلطان شومیر کے آدمی جو خوبصورت لڑکیوں کی خریداری کے لئے مصر آئے ہوئے ہیں ۔ دو ہزار درہم میں خاص سلطان شومیر کیلئے فرحہ کو خرید لیتے ہیں اور سوڈان کی جانب اُنسبے ہلے کر روانہ ہو جاتے ہیں ۔ میران ان کا تعاقب کرتا ہے ۔ اور اُن تک پہنچ جاتا ہے ۔)

میران ۔ ٹھہر جاؤ ۔ تم کو کوئی حق حاصل نہیں کہ مصر کی بیٹیوں کو غیر علاقہ میں لیکر جاؤ ۔

سلطان شومیر کا مصاحب ۔ تو کون ہے جو ہمیں روک رہا ہے ۔ تجھے شائد معلوم نہیں کہ یہ ہماری زر خرید لونڈی ہے ۔ اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ زر خرید لونڈی کو روک سکے ۔

میران ۔ تم نے اِسے کتنے میں خریدا ہے ۔

مصاحب ۔ دو ہزار درہم میں

میران ۔ (تھیلی پھینکتے ہوئے) اس میں اس رقم سے بہت زیادہ ہے ۔ اُٹھالو اور اِس لڑکی کو چھوڑ دو ۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مصاحب ۔ اگر تو لاکھوں درہم بھی دے تو یہ لونڈی تجھے نہیں مل سکتی۔ ہم نے اِسے خاص سلطان شومیر کی خواہش پر خریدا ہے یہ سلطان کی امانت ہے۔ اس پر ہاتھ ڈالنا تباہی اور موت کو دعوت دینا ہے

میران ۔ مگر تم اسے ہرگز نہیں لے جا سکتے۔

مصاحب ۔ یہ نہ بھول کہ اس لڑکی پر ہاتھ ڈالنا سلطان شومیر کو مقابلہ کی دعوت دینا ہے۔

میران ۔ خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ یہ لڑکی تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی۔

(میران سلطان کے آدمیوں پر حملہ کر دیتا ہے اس حملہ میں سلطان کا مصاحب مارا جاتا ہے۔ اور سلطان کے کئی دوسرے آدمی کام آجاتے ہیں اور میران فرحہ کو لے کر اور گھوڑے پر بٹھا کر فرار ہو جاتا ہے۔)

پانچواں سین

(فرعون کے محل کا اندرونی حصّہ۔ فرعون ایک دیوتا کی طرح تخت شاہی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ اس خط پر بے حد برہم ہے۔ جو سلطان شومیر کی جانب سے اُسے موصول ہوا ہے۔ دربار میں امرائے سلطنت کے علاوہ سلطان شومیر کا قاصد بھی موجود ہے۔)

فرعون ۔ وزیر اعظم۔ ہمیں اور ارکان سلطنت کو سلطان شومیر کا خط پڑھ کر سُنا دو۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہامان ۔ (خط پڑھتا ہے) فرعون مصر ہم کو افسوس ہے کہ آپ کی سلطنت
کے حدود کے اندر ہمارا مصاحب خاص قتل کر دیا گیا۔ ہمارے
کئی آدمی تہ تیغ کر دیئے گئے ۔ اور وہ خوبصورت کنیز جو خاص
ہمارے لئے خریدی گئی تھی اُسے چھین لیا گیا۔ جس کے معنی یہ
ہیں کہ آپ کی حکومت نے تمام سابقہ معاہدات کو توڑ دیا ہے
اگر ہمارے آدمیوں کے قاتلوں کو ہمارے حوالے نہ کیا گیا! اور
ہماری کنیز ہم کو واپس نہ دی گئی ۔ تو ہم طاقت سے کام لینے
پر مجبور ہوں گے ۔

فرعون ۔ اُس کو دھمکی دی جا رہی ہے ۔ جس کے ہاتھ میں خداوندی طاقت ہے ۔ اُسے
ڈرایا جا رہا ہے جس کے نام سے دنیا کانپتی ہے ۔ شومیر جیسے بے حقیقت
حکمراں کی یہ جرأت ۔

قاصد ۔ معزز فرعون یہ دھمکی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے ۔ ہمارے آدمی قتل کئے گئے
ہیں اور ہماری زر خرید کنیز کو تلوار کے زور سے چھینا گیا ہے ۔

ہامان ۔ مگر خداوند فرعون کی اجازت کے بغیر باغی یہودیوں کو خرید خرید کر خود ان کے
علاقے میں لے جا کر آباد کرنا ہم کو شبہ میں ڈالتا ہے ۔

فرعون ۔ قاصد کو گرفتار کر لو ۔ یہ چیز خداوند فرعون کے لئے ناقابل برداشت ہے
کہ ایک ادنیٰ کنیز کے لئے سلطان شومیر جیسا بے حقیقت انسان ہم سے
جواب طلب کرے اور قاصد کا سر کاٹ کر سلطان کے پاس بھیج دو یہی ہمارا
جواب ہے ۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

قاصد کو اُسی وقت گرفتار کر لیا جاتا اور اُسے قتل گاہ میں لے
جا کر اُس کا سر قلم کر دیا جاتا ہے۔

فرعون ۔ ہامان ۔ پتہ چلاؤ کہ وہ کون ہے جو یہودیوں کی حمایت میں سلطان کے آدمیوں سے برسرِ پیکار ہوا۔ کوئی گہری سازش ہے۔ فوراً اس سازش کا پتہ چلاؤ۔

(فرعون چلا جاتا ہے۔ اور ہامان معاملہ کی تحقیقات کا حکم دیتا ہے)

چھٹا سین

(شہزادہ میران کا محل۔ میران کسی گہرے خیال میں غرق ہے۔ فرحہ میران کو بغور دیکھ رہی ہے۔)

فرحہ ۔ حضورِ عالی۔ کس خیال میں غرق ہیں۔

میران ۔ (اپنی فکر اور تشویش کو چھپاتے ہوئے) میں حُسن اور موسیقی کے فلسفہ پر غور کر رہا ہوں۔

فرحہ ۔ آپ فلسفی کب سے بن گئے۔

میران ۔ جب سے تمہیں دیکھا ہے۔ اچھا تم ہی بتاؤ کہ عورت کا حُسن زیادہ دلکش ہے یا نغمہ۔

فرحہ ۔ میرے بھولے فلسفی عورت ہی کا دوسرا نام نغمہ ہے۔ لیکن عورت ایک ایسا نغمہ ہے جو مرد کی محبت کے بغیر بے آواز ہے ؎

میرے ہر نغمہ میں پوشیدہ تری آواز ہے ؛ تو نہ ہو تو سازِ ہستی اک شکستہ ساز ہے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میران - مگر اس کے ساتھ یہ بھی تو کہو ؎

نہ راحت ہے زمانہ میں نہ دنیا میں مسرت ہے
مسرت جس کو کہتے ہیں بہاتیں بس وہ عورت ہے

فرحہ - لیکن عورت ایک ایسی مسرت ہے۔ جو مرد کی محبت کے بغیر بے کیف ہے۔ میران کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے۔

میران - جی ہاں یہ بلبل۔ اس پھول کے لئے بے چین ہے۔

فرحہ - مگر بلبل تو بڑی بیوفا ہوتی ہے۔ جب ایک پھول مرجھا جاتا ہے تو دوسرے سے دل لگا لیتی ہے۔

میران - فرحہ تم اُس شخص کو بے وفا بتا رہی ہو۔ جس نے جان کی بازی لگا کر تمہیں حاصل کیا ہے۔

فرحہ - میرے بلبل۔ کیا مجھ سے خفا ہو گئے۔

میران - فرحہ تمہیں کیا معلوم۔ میں تمہیں حاصل کرنے کے بعد روزانہ موت کا انتظار کر رہا ہوں۔

فرحہ - موت۔ کیسی موت۔ ایسا نہ کہو۔

میران - تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فرعون کی حکومت اُس شخص کی تلاش میں ہے جس نے کہ تم کو سلطان شومیر کے آدمیوں سے چھینا تھا۔ چاروں طرف مخبروں کا جال پھیلایا جا چکا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ کب میں گرفتار ہو جاؤں۔

فرحہ - آخر ہماری یہ مصیبتیں کبھی ختم بھی ہوں گی۔

میران - صرف اس طرح ہماری مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں کہ ہم ہمیشہ کیلئے مصر کو چھوڑ دیں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرحہ ۔ میران کیا تم میری خاطر اپنا وطن اور سب کچھ چھوڑ دو گے۔

میران ۔ تم کو حاصل کرنے کے بعد اب مجھے کسی چیز کی تمنا باقی نہیں رہی۔ میں پوری تیاری کر چکا ہوں۔ جلد سے جلد یہاں سے نکل چلو۔ تاکہ ہم ایک ایسی دنیا دنیا میں چل کر رہ سکیں جو فرعون کی دسترس سے باہر ہو۔

(دونوں جلدی جلدی فرار ہونے کی تیاری کرتے ہیں اور مختصر سا سامان لے کر محل سے نکلنا چاہتے ہیں کہ محل کو چاروں طرف سے فوج گھیر لیتی ہے۔)

سامرہ ۔ (محل میں داخل ہوتے ہوئے) میران کہاں جانے کی تیاری ہے۔ سامرہ کو سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ وہ ملک الموت کی طرح تمہارے سامنے موجود ہے

(دونوں سامرہ کو حیرت سے دیکھتے ہیں)

سامرہ ۔ دغاباز! حکومت مصر کے ساتھ یہ غداری۔ بتا یہ لڑکی کون ہے۔

میران ۔ ایک مصیبت کی ماری۔ اور ظالموں کے ہاتھوں کچلی ہوئی۔

سامرہ ۔ یا تیری نفس پرستی کے ہاتھوں رَوندی ہوئی۔ تو تو بڑا پاکباز بنتا تھا۔

میران ۔ سامرہ حد سے آگے نہ بڑھ۔

سامرہ ۔ قاتل اور خونی مجھ سے کہتا ہے حد سے آگے نہ بڑھ۔ سلطان شومیر کے آدمیوں کو قتل کر کے تو سلطنت میں ہنگامہ برپا کر دے تو کوئی بات نہیں۔ یہودی لڑکیوں کو پناہ دے کر حکومت مصر کے ساتھ تو غداری کرے تو کوئی ہرج نہیں لیکن جب تم جیسے مجرموں کو سامرہ گرفتار کرے تو اُس سے کہتا ہے کہ حد سے آگے نہ بڑھ۔ (فرحہ سے) اُو باش لڑکی بتا تو کون ہے اور یہاں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کیسے آئی۔

میران - اِس سے بات کرنے کا تجھے کوئی حق حاصل نہیں۔

سامرہ - اور تجھے اِس کی آبرو لینے کا حق حاصل ہے۔

میران - (جھپٹتے ہوئے) بے حیا۔ بدشرم۔ اتنی جرأت۔

(سپاہی فوراً میران کو گرفتار کر لیتے ہیں)

سامرہ - (فرحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اسے بھی گرفتار کر لو۔ ان دونوں کو خداوند فرعون کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ساتواں سین

(فرعون کا دربار۔ فرعون ایک دیوتا کی طرح بیٹھا ہوا ہے۔ اراکین سلطنت اور سامرہ دربار میں موجود ہیں۔)

فرعون - ہامان اور وزرا۔ ہمیں بتاؤ کہ تم نے میران کے بارے میں کیا فیصلہ کیا۔

ہامان - ہمارا متفقہ فیصلہ ہے کہ میران کو خداوند فرعون اور سرزمین مصر کے ساتھ غداری کے جرم میں سزائے موت دی جائے۔

فرعون - بیشک ایک شہزادے کی غداری۔ عام لوگوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے میران بجا طور پر سزائے موت کا مستحق ہے۔ مجرموں کو پیش کیا جائے۔

(میران اور فرحہ دونوں کو پا بزنجیر لایا جاتا ہے۔ میران خلاف فرعون کو سجدہ نہیں کرتا۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سامرہ - ارے مغرور تجھے معلوم ہے کہ تو کس کے سامنے کھڑا ہے۔ سجدہ کر مقدس فرعون کو سجدہ کر۔

میران - میری آنکھیں کھل چکی ہیں۔ یزدان اور شیطان کا فرق مجھ کو معلوم ہو چکا ہے

کہاں وہ نور یزدانی کہاں یہ پیکر خاکی
کسے سجدہ کروں اُس کو جو ہے شیطان کا ثانی
چمک پڑتی ہے آنکھوں پر تو جھک جاتی ہیں خود نظریں
تجلی ہو جہاں حق کی وہیں جھکتی ہے پیشانی

فرعون - میرے بھائی کا بیٹا میران - اور اتنا گستاخ - میری خدائی سے نفرت اور مجھے سجدہ کرنے سے انکار۔

میران - ے
سجدہ کرے بشر کو یہ ممکن نہیں کبھی
سر جھک گیا ہو جسکا خدا کی جناب میں

فرعون - خدا - کون خدا - جو کچھ ہے وہ میں ہوں - میرے اشارے پر دریائے نیل بہتا ہے - میرے قبضہ میں زمین و آسمان ہے اور میرے قبضہ میں مصر کے ہر باشندے کی جان ہے۔

میران - تو اور خدائی کا دعویٰ - ذرہ اپنے آپ کو آفتاب سمجھ رہا ہے - قطرہ کبھی سمندر نہیں بن سکتا - خدا کے لئے خاموش ہو جا - میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں زمین شق نہ ہو جائے - اور آسمان نہ ٹوٹ پڑے ے

قہر خدا سے ڈر ارے قہر خدا سے ڈر
بجلی گرے نہ قہر الٰہی کی ٹوٹ کر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرعون ۔ قہر خدا۔ میری ہی قہر مانی طاقت کا نام ہے میں تجھے فنا کر دوں گا

میران ۔ فنا ہونے کے بعد بھی میری خاک کا ہر ذرہ نعرہ حق بلند کرے گا۔

فرعون ۔ ہامان اِس دیوانے کو وہ سزا سنا دو جو اِس کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

ہامان ۔ میران تمہارا پہلا جرم یہ ہے کہ تم نے خداوند فرعون کی خدائی سے انکار کرتے ہوئے دین موسوی قبول کیا۔ اور دوسرا جرم یہ ہے کہ در پردہ یہودیوں کی اعانت کی اور یہودیوں کو شاہی محل میں پناہ دی۔ لہٰذا تم کو سزائے موت کا حکم سنایا جاتا ہے۔

(فرحہ میران کی موت کا حکم سن کر بے چین ہو جاتی ہے)

فرحہ ۔ کسے سزائے موت دے رہے ہو۔ مجرم تو میں ہوں۔ اگر موت کی سزا دینی ہے تو مجھے دو۔ یہ بے گناہ ہیں انھیں چھوڑ دو۔

(فرعون فرحہ کو بغور دیکھتا ہے۔ وہ اُس کے بے پناہ حسن سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اور اِس طرح فرحہ کو دیکھے جاتا ہے جیسے اِس سے قبل اُس نے کسی عورت کو دیکھا ہی نہیں تھا۔)

فرعون ۔ ہامان کیا یہی وہ خوبصورت لڑکی ہے۔ جسے میران نے پناہ دی تھی۔ اور جس کے لئے سلطان شومیر ہم کو دھمکیاں دے رہا ہے۔

فرحہ ۔ شہنشاہ اعظم۔ میں ہی وہ بدنصیب لڑکی ہوں جس کے گناہ کے جرم میں ایک بے گناہ کو قتل کیا جا رہا ہے۔

سامرہ ۔ ذلیل اسرائیلی لڑکی خاموش رہ۔ تو دیوتا فرعون کے اُس دربار میں کھڑی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہوئی ہے۔ جہاں بے ضرورت بولنا۔ سب سے بڑی گستاخی ہے۔

فرعون ۔ نہیں۔ نہیں۔ اسے نہ روکو۔ جو کچھ یہ کہنا چاہتی ہے اسے کہنے دو۔

(حاضرین دربار فرعون کا نرم رویہ دیکھکر حیران رہ جاتے ہیں اور حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکتے ہیں۔)

سامرہ ۔ مقدس باپ اِس ناپاک لڑکی کا گناہ میران سے بھی زیادہ ہے۔ اِس نے نہ صرف شاہی خاندان کے ایک شہزادہ کو گمراہ کر دیا ہے۔ بلکہ اِس کی وجہ سے سلطان شوبمیرا اور فرعون کی حکومت میں ناچاقی پیدا ہوگئی یہ سخت سزا کی مستحق ہے۔

فرعون ۔ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ لیکن یہ نہیں چاہتا کہ ایک مجبور اور کمزور لڑکی کو دردِ دل بیان کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اے لڑکی اپنا دردِ دل بیان کر اور ہمیں بتا کہ تو کیا چاہتی ہے۔

فرحہ ۔ اے صاحب طاقت شہنشاہ۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے جرم کی سزا میران کو نہ دی جائے۔ اصلی مجرم میں ہوں۔ مجھے سزائے موت دی جائے۔

فرعون ۔ مصر کی خوبصورت لڑکی ہم کو افسوس ہے کہ ہم اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتے۔ میران کو ضرور سزائے موت دی جائے گی۔ اُس کا جرم ناقابل معافی ہے۔

فرحہ ۔ فیصلہ نہیں بدل سکتے۔ تو میران کے ساتھ مجھے بھی سزائے موت دیدیجئے

فرعون ۔ تجھے اور سزائے موت۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا اے مصر کی حسین لڑکی تو زندہ رہے گی۔

(یہ کہہ کر فرعون دربار سے اُٹھکر چلا جاتا ہے۔ اور حاضرین دربار

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حیسران اور ششدر رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ فرعونِ مصر کے
مزاج میں جو نرمی آج دیکھی گئی وہ اِس سے قبل کبھی نہیں دیکھی گئی)

آٹھواں سین

(فرعون کی آرام گاہ۔ وزیر ہامان فرعون کے روبرو حاضر ہے۔ فرعون اُس
سے گفتگو میں مصروف ہے۔)

فرعون۔ ہامان! مصر کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ میں نے آج تک کبھی کسی عورت سے محبت
نہیں کی۔ میں نے ہمیشہ عورتوں کو ایک ایسا کھلونا سمجھا ہے کہ جب چاہا اُسے
توڑ دیا۔

ہامان۔ حضور بجا فرماتے ہیں۔ اگر آپ عام انسانوں سے مختلف ہوں تو کیا تعجب ہے۔

فرعون۔ مگر خوبصورت یہودی لڑکی نے مجھے عام انسانوں کی صف میں لاکر کھڑا کر دیا ہے
آج میں عام انسانوں کی طرح اپنے دل میں محبت کی تڑپ محسوس کر رہا ہوں
محبت کا نام میں نے ہزاروں بار سنا تھا لیکن محبت کے معنی مجھکو فرحہ کی
خوبصورتی نے سمجھائے۔

ہامان۔ بیشک وہ ایسی ہی حسین ہے۔ لیکن اندیشہ ہے کہ فرحہ کو ملکہ بنانیکے بعد کہیں
سلطان شومیر کا اشتعال اندر زیادہ نہ بڑھ جائے خداوند سنا ہے کہ یہ لڑکی
خاص اُسی کے محل کی زینت کے لئے خریدی گئی تھی۔

فرعون۔ ہمارے مُلک کی لڑکیوں پر سلطان کا کوئی حق نہیں۔ ایک سلطان شومیر کیا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اگر ساری دنیا بھی میرے خلاف صف آرا ہو جائے - تب بھی میں فرحہ کو ملکہ بنانے سے باز نہیں رہ سکتا - میں نے پہلی مرتبہ ایک عورت میں حسن دیکھا ہے اور ایک عورت نے پہلی مرتبہ مجھے بتایا ہے کہ عورت کیا ہے -

ہامان - مگر حضور کی ذرّہ نوازی کہیں اسرائیلیوں کو اور زیادہ جری نہ بنا دے -

فرعون - ہامان - آج میں نے پہلی مرتبہ زندگی کی وہ لذت محسوس کی ہے - جس سے میں نا آشنا تھا - آج مجھے زندگی - زندگی معلوم ہو رہی ہے مجھے نتیجہ کی کچھ پرواہ نہیں - میں فرحہ کو چاہتا ہوں - بس فرحہ کو - فرحہ کو میرے پاس بھیجدو

(ہامان چلا جاتا ہے - اور ہامان کے حکم سے چار حبشی فرحہ کو زبردستی کھینچتے ہوئے لاتے ہیں اور اُسے فرعون کے قدموں پر دھکا دے کر گرا دیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں)

فرعون - (فرحہ کو قدموں پر سے اُٹھاتے ہوئے) تُو مجھ سے خوفزدہ ہے - خوف نہ کر - فرعون ساری دنیا کے لئے فرعون ہے مگر تیرے لئے نہیں -

فرحہ - (علیحدہ کھڑے ہوتے ہوئے) آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے -

فرعون - اپنی بے مزہ زندگی میں کیف پیدا کرنے کے لئے -

فرحہ - مجھ مظلوم پر رحم فرمایئے - مجھے سزائے موت دیکر زندگی کی کشاکش سے نجات دے دیجئے -

فرعون - تجھے سزائے موت دیدوں - ناممکن - تو زندہ رہے گی - اگر اپنی خاطر نہیں تو فرعون کی خاطر زندہ رہے گی -

فرحہ - زندگی کا جب سہارا ٹوٹ جائے تو زندگی بے معنی ہے - میں ان کو آپ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سزائے موت دیدیں اور میں زندہ رہوں ؎

بے جان ہو جو جسم تو پھر زندگی کہاں
چھُپ جائے آفتاب تو پھر روشنی کہاں

فرعون ۔ مایوس نہ ہو۔ میران زندہ رہ سکتا ہے۔ وہ موت سے بچ سکتا ہے۔

فرحہ ۔ اگر وہ بچ سکتا ہے تو اسے بچا لیجئے۔ (فرعون کے پیر پکڑ لیتی ہے)

فرعون ۔ وہ بچ سکتا ہے مگر فرعون اُسے نہیں بچا سکتا۔

فرحہ ۔ پھر کون بچا سکتا ہے۔ بتا دیجئے اُس کا نام بتا دیجئے۔ میں اُس کی منتیں کروں گی میں اُس کے سامنے روؤں گی اور گڑگڑاؤں گی۔

فرعون ۔ اے بنی اسرائیل کی بھولی لڑکی اسے صرف تو بچا سکتی ہے۔

فرحہ ۔ میں بچا سکتی ہوں۔ کس طرح۔ بتایئے بتایئے۔ میں میران کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہوں ؎

جان حاضر ہے مری اور جگر حاضر ہے
سر بھی مانگے گا اگر کوئی تو سر حاضر ہے

فرعون ۔ فرعون کی ملکہ بن جا۔ وہ بچ جائے گا۔

فرحہ ۔ اتنا سخت مطالبہ۔ میران کی جان کی اتنی بڑی قیمت۔ آپ کیوں مجھے ملکہ بنانا چاہتے ہیں۔

فرعون ۔ تیری خوبصورت شکل نے مجھے محبت کا سبق پہلی مرتبہ پڑھایا ہے۔ میں اپنے دل میں تیری محبت کی تڑپ محسوس کر رہا ہوں۔ فرعون کی محبت کوئی معمولی بات نہیں۔ اُس کی محبت کی قدر کر۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرحہ - ناپاک قوم کی ناپاک لڑکی سے ایک دیوتا کو محبت - سورج کا بیٹا - گوشت پوست اور ہڈیوں کے ڈھیر کا پجاری - دیوتا میں یہ نفس پرستی کیسی -

فرعون - اب مجھے دیوتا ہونے پر کوئی فخر نہیں - تیری محبت نے مجھے دیوتا سے انسان بنا دیا ہے - میں انسانوں کی طرح محبت کی تڑپ اپنے دل میں محسوس کر رہا ہوں - آج مجھے معلوم ہوا کہ دیوتا بن جانا آسان ہے - مگر انسان بننا مشکل ہے - اے خوبصورت لڑکی تو نے مجھے انسانیت کا راستہ دکھایا ہے - میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میری ملکہ بن جا - اور مجھے قلبی بےچینی سے بچا لے -

فرحہ - آپ کو قلبی بےچینی سے بچا لوں - جب آپ نے دوسروں کی بےچینی کی کبھی پرواہ نہیں کی - تو میں کیوں کروں - فرحہ آپ کی ملکہ نہیں بن سکتی - وہ میران کی ہے اور میران ہی کی رہے گی -

فرعون - ملکہ نہیں بن سکتی تو میران بھی زندہ نہیں رہ سکتا -

(فرحہ خنجر نکال لیتی ہے اور فرعون کی جانب بڑھتی ہے)

فرحہ - میران اگر زندہ نہیں رہ سکتا تو فرعون بھی زندہ نہیں رہ سکتا -

فرعون - تو مجھے قتل کرنا چاہتی ہے تو قتل کر دے - اب میں بھی تیرے بغیر زندہ نہیں رہنا چاہتا -

(فرحہ کچھ سوچتی ہے اور خنجر پھینک دیتی ہے)

فرعون - خنجر پھینک دیا - میری محبت نے پتھر کو موم کر دیا - اب اپنی زبان سے بھی کہہ دے کہ میں ملکہ بننے کے لئے تیار ہوں -

فرحہ - (روتے ہوئے) ایسا کبھی نہیں ہو سکتا -

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرعون - خوبصورت لڑکی تجھے ایسا کرنا ہوگا - آ - میرے ساتھ - آ - دیکھ کہ تیرے
انکار نے تیرے میران کو موت کے منہ میں پہنچا دیا ہے -

(فرعون فرحہ کو لئے ہوئے محل کے اُس گوشہ میں جاتا ہے -
جہاں میران کے قتل کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں - جلاد
صرف فرعون کے حکم کا منتظر ہے -

فرعون - تیرے انکار اور اقرار پر اِس کی زندگی موقوف ہے - اب یہ کوئی لمحہ کا
مہمان ہے - نادان لڑکی ضد نہ کر

فرحہ - میران کو چھوڑ دو - یا اِس کے ساتھ مجھے بھی مرنے دو -

(فرعون کے قدموں پر گر جاتی ہے)

اسے بچا لیجئے - اسے بچا لیجئے - یا مجھے بھی سزائے موت دے دیجئے -

فرعون - اِس کی موت اور زندگی صرف تیرے ہاتھ میں ہے -

فرحہ - میری بیتابی سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھایئے -

فرعون - افسوس کہ تیری ضد نے - اِس کی زندگی کے چراغ کو بجھا دیا - اِس کا سر
تن سے جدا کر دو -

(جلاد قتل کے لئے آگے بڑھتا ہے)

فرحہ - ٹھہر جاؤ - میں تیار ہوں - ارے ظالم میں تیرے حکم کے سامنے گردن جھکانے
کے لئے تیار ہوں -

فرعون - راہ راست پر آگئی - میران کو تو نے بچا لیا - میں میران کی سزائے موت
عمر قید میں تبدیل کرتا ہوں -

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

(فرحہ روتی ہوئی آہستہ آہستہ میران کے پاس جاتی ہے
میران کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہیں ۔)

فرحہ ۔ میران ۔ میران ۔ مجھے معاف کر دینا ۔ میں تم سے وفا نہ کر سکی ۔ لیکن یہ نہ بھولنا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے تمہاری محبت سے مجبور ہو کر کیا ہے ۔ اب فرحہ ہمیشہ کے لئے تم سے جدا ہو گئی اُسے بھول جاؤ ۔

(فرحہ روتی ہے ۔ اور روتے روتے اُس پر غشی کی
کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ۔)

نواں سین

(فرعون کے محل کا وسیع ہال امرا اور اراکین سلطنت سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے فرحہ کے ساتھ فرعون کی شادی کی رسوم کاہن اعظم ادا کر رہا ہے فرحہ عروسی جوڑا پہنے ہوئے تخت شاہی پر فرعون کی برابر بیٹھی ہے مصر کے قدیم دستور کے مطابق آگ کی سات انگیٹھیوں میں کاہن اعظم خوشبو ڈالتا جا رہا ہے ۔ اور منتر پڑھ رہا ہے ۔ ساتویں انگیٹھی میں خوشبو ڈالنے کے بعد فرعون کے ساتھ فرحہ کی شادی کے اعلان ہو جاتا ہے ۔ خوشی کے نغمے بجنے لگتے ہیں مبارکباد کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور وزیر اعظم ہامان سرکاری طور پر اس شادی کا اعلان کرتا ہے ۔)

ہامان ۔ مصر کے امرا اور رعایا مصر خوش نصیب ہے کہ دیوتا فرعون نے مصر کیلئے ایک

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ایسی ملکہ کو منتخب کیا ہے۔ جو سرزمین مصر کی سب سے خوبصورت لڑکی ہے آج
کے بعد مصر کے ہر باشندے کا فرض ہوگا کہ وہ ملکہ فریتہ کو اسی طرح سجدہ کرے
جس طرح خداوند فرعون کو سجدہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ فریتہ فرعون کی خدائی میں
برابر کی شریک بن گئی ہے۔

کاہن اعظم۔ خداوند فرعون۔ اور مقدس ملکہ۔ مصر کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا دعا کرتا ہے
کہ یہ شادی راسس دیوتا کو خوش کر سکے۔

(یکایک مندر کے گھنٹوں کے بجنے کی آواز سنائی دیتی ہے
جس کو سُنکر فرعون اور تمام حاضرین سراسیمہ اور پریشان
ہو جاتے ہیں۔)

فرعون۔ مندر کے گھنٹوں کی آواز۔ میدان جنگ کا بلاوا۔ ہامان۔ کاہن اعظم۔ مجھے بتاؤ
کہ کیا معاملہ ہے۔

(سپہ سالار مندر کی مقدس تلوار دونوں ہاتھوں پر رکھے
ہوئے اور ادب سے گردن جھکائے ہوئے داخل ہوتا ہے
اور تلوار کو فرعون کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔)

فرعون۔ مندر کی مقدس تلوار۔ اور مندر کے گھنٹوں کا یہ شور یہ گھنٹے کیوں بج رہے ہیں۔
سپہ سالار تم مقدس تلوار کیوں لائے ہو۔ کیا کسی دشمن نے ہمارے ملک پر حملہ
کر دیا ہے۔

سپہ سالار۔ خداوند فرعون۔ سلطان شومیر سرکشی پر آمادہ ہے سلطان کی فوجیں سیلاب
کی طرح مصر کی جانب بڑھ رہی ہیں اپنے مصاحب کے قتل کا انتقام لینے کیلئے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اور ملک مصر پر غاصبانہ قبضہ جمانے کی غرض سے یہ حملہ کیا گیا ہے۔

فرعون۔ سلطان شومیر اور یہ جرأت۔ حقیر تنکا سمندر کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اُس نے محض ستمرحہ کو چھیننے کے لئے مصاحب کے قتل کو بہانہ بنایا ہے۔ لیکن فرعون کے جسم میں جب تک خون کا ایک قطرہ بھی ہے۔ فرحہ کو ہاتھ لگانا ناممکن ہے۔ میں پورے سوڈان کو تباہ کر کے رکھ دوں گا۔

ہامان۔ بزرگ کاہن اعظم۔ اِس نازک موقعہ پر اپنا فرض انجام دیجئے۔ مصر کے امرا اور اِس ملک کے باشندوں کو زمانہ جنگ میں مصری شریعت کے احکامات سے آگاہ کر دیجئے۔ اور اُن کو بتا دیجئے کہ دشمن کے حملہ کے بعد اُن کے مذہبی فرائض کیا ہیں۔

کاہن اعظم۔ اے مصر کے امرا۔ اور رعایا۔ دشمن نے ہمارے مقدس ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ مصر کا مذہبی قانون ہے کہ جب تک جنگ جاری رہے گی مصر کا کوئی باشندہ نہ پیاز کھا سکتا ہے۔ نہ گوشت کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ اور نہ کسی عورت کے پاس جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ مصر کے دیوتا فرعون کو بھی اِن شرائط کی پابندی کرنی ہوگی۔

فرعون۔ کاہن اعظم! کیا مجھے صرف ایک دن کے لئے اس شرعی پابندی سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مجھ میں اور عام انسانوں میں فرق ہے۔

کاہن اعظم۔ مقدس فرعون۔ آپ سورج دیوتا کے بیٹے ہیں۔ آپ ہی کے بزرگوں کی بنائی ہوئی یہ شریعت ہے۔ جب آپ ہی اِس پر عمل نہ کریں گے تو کون کرے گا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرعون۔ تم سچ کہتے ہو۔ میں سچے دل کے ساتھ دیوتاؤں کی شریعت کا احترام کروں گا۔ اور اُس وقت تک فرحہ کو ہاتھ نہ لگاؤں گا جب تک سلطان شو میرا اور پورے سوڈان کو برباد نہ کر دوں گا۔ سپہ سالار جنگ کی تیاری کرو۔ میں میدان جنگ میں جانے کے لئے مضطرب ہوں۔

دسواں سین

(قید خانہ کا نظارہ۔ میران دوسرے قیدیوں کے ساتھ مشقت میں مصروف ہے فرعون کی بیٹی سامرہ جو یہودی لڑکی کے ساتھ فرعون کی شادی پر مشتعل ہے۔ قید خانہ میں آتی ہے۔ اور میران کو اپنے باپ فرعون اور اُس کی نئی ملکہ فرحہ کے خلاف بھڑکاتی ہے۔)

سامرہ۔ شاہی محلوں میں رہنے والے میران میں تجھے کس حال میں دیکھ رہی ہوں زندگی کو برباد نہ کر۔ اپنی جوانی پر رحم کر۔

میران۔ (ٹھنڈا سانس بھر کر) زندگی ایک خواب ہے۔ جس سے بیدار ہونے کے بعد ہی انسان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ اور جوانی سرتاپا فریب اور دھوکہ ہے۔

سامرہ۔ میران حالات و واقعات نے تیرا دل توڑ دیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ زندگی اور جوانی دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ عقلمند اس سے لطف حاصل کرتے ہیں اور تجھ جیسے بیوقوف اسے برباد کر دیتے ہیں۔

میران۔ سامرہ اب میں اُس منزل میں پہنچ چکا ہوں جہاں پہنچنے کے بعد ساری زندگی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہی ایک خواب اور فریب معلوم ہونے لگتی ہے۔

سامرہ۔ زندگی خواہ فریب ہو یا نہ ہو۔لیکن اُس فرحہ کی محبت ضرور فریب ہے۔جو تجھے ٹھکرا کر فرعون کے پہلو کی زینت بن گئی اور جس نے جیل خانہ کی سختیاں اُٹھانے کے لئے تجھے تنہا چھوڑ دیا۔

میرانؔ ۔میں سب کچھ برداشت کروں گا میری قسمت میں یہی لکھا تھا قسمت کا بدلنا ناممکن ہے۔

سامرہ۔ قسمت ایک بے معنی لفظ ہے۔انسان خود قسمت بناتا ہے اور خود بگاڑتا ہے میں کہتی ہوں کہ اپنی بگڑی ہوئی قسمت کو بنا لے اور اُس بیوفا عورت سے انتقام لے جسنے تیری زندگی تباہ کر دی ہے تیرے لئے موقعہ ہے کہ تو اس وقت فرحہ اور فرعون دونوں سے انتقام لے سکتا ہے۔

میران۔ میں کیا سُن رہا ہوں۔فرعون کی بیٹی۔فرعون سے انتقام کا مشورہ دے رہی ہے خود فرعون کا خون اُس کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہے۔

سامرہ۔ میران۔فرعون میرا باپ ضرور ہے۔لیکن اُس نے ایک یہودی لڑکی کی خاطر ملک کو جنگ کی آگ میں جھونک دیا ہے۔اب وہ وطن کا سب سے بڑا دشمن ہے اُس سے انتقام لینا ہم سب کا فرض ہے موقعہ سے فائدہ اُٹھا۔اور اُس کی حکومت کا تختہ اُلٹ دے۔

میران۔ حکومت کا تختہ اُلٹ دوں۔یہ کس طرح ممکن ہے۔سامرہ یہ نہ بھول کہ میں ایک قیدی ہوں۔اور ایک قیدی کے لئے یہ سب باتیں ناممکن ہیں۔

سامرہ۔ قیدی۔کون کہتا ہے کہ تو قیدی ہے۔میں ابھی اور اسی وقت تجھے رہا کر سکتی ہوں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرحہ کی بے وفائی۔ اور فرعون کے ظلم وستم کا انتقام لینے کے لئے آمادہ ہوجا۔
ملک پر تیرا اثر ہے۔ ملک تیرا ساتھ دے گا۔ اور سامرہ تیری مدد کرے گی۔

میران ۔ مجھے سوچنے دے۔

سامرہ ۔ کمزور اور بزدل سوچا کرتے ہیں۔ مگر بہادر بغیر سوچے درّانہ میدان میں آجاتے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ فرحہ کی محبت کو دل سے نکال کر پھینک دے۔ بہادروں کی طرح میدان میں آ۔ فرعون کی حکومت کا تختہ اُلٹ دے اور دُنیا کو دکھادے کہ مصر کے نوجوان کیسے حوصلہ مند ہوتے ہیں۔

میران ۔ حوصلہ میری فطرت ہے اور بہادری میرا ایمان ہے۔

سامرہ ۔ سمندر میں پڑا ہوا موتی کنکر کی برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔ پتھروں میں دبا ہوا ہیرہ خاک سے بدتر ہے۔ عمل کے بغیر بہادری کے دعووں میں کوئی وزن نہیں۔ اگر تو بہادر ہے۔ اور تو نے مصر کی کسی بہادر ماں کا دودھ پیا ہے تو بہادروں کی طرح میدان میں آ۔ اور اپنی خاندانی عظمت کو بٹہ نہ لگا۔

میران ۔ سامرہ تو نے جوش دلاکر میری رگوں کے خون کو سیال آگ میں تبدیل کر دیا ہے۔ میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں بے وفا فرحہ کی محبت کو دل سے نکال دونگا۔ اور فرعون کی حکومت سے اپنے آپکو ٹکرا دونگا۔ سامرہ بتا مجھے کیا کرنا ہے؟

سامرہ ۔ بہادر میران آج مجھے معلوم ہوا کہ واقعی تو بہادر ہے۔

میران ۔ میری رگوں میں جوش کھانے والے خون سے ایک نئی تاریخ لکھی جائے گی۔ اب مجھے بتا کہ میں اپنے دشمنوں سے کیونکر انتقام لے سکتا ہوں۔

سامرہ ۔ پہلے میرا ہوجا۔ مجھ سے شادی کرلے۔ اس کے بعد بتاؤں گی کہ تو کس طرح

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرعون کی حکومت کا تختہ اُلٹ سکتا ہے۔

میران۔ پہلے تجھ سے شادی کروں۔ تیرے پست جذبات کو تسکین دوں۔ پھر تو مجھے انتقام کا راستہ بتائے گی۔ میں سب کچھ سمجھ گیا۔ جوش نے مجھے اندھا کر دیا تھا۔ مگر تیری خودغرضی اور نفس پرستی نے میری آنکھیں کھول دیں۔

سامرہ۔ بزدل۔ نامرد۔ آگے بڑھ کر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ ارے بدبخت مصر کے نوجوانوں کو بدنام نہ کر۔

میران۔ عیاری کی خوبصورت تصویر۔ تو مچھلی کے کانٹے سے شیر کا شکار کھیلنا چاہتی ہے میران تیرے فریب میں نہیں آسکتا۔

سامرہ۔ (خنجر نکالتے ہوئے) میرے دل کا راز معلوم کرنے کے بعد انکار۔ میں اس راز کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا چاہتی ہوں۔

(سامرہ قاتلانہ حملہ کرتی ہے۔ میران حملہ کو روک کر اور خنجر اس سے لے کر پھینک دیتا ہے۔ سامرہ بڑ بڑاتی ہوئی چلی جاتی ہے۔)

گیارھواں سین

(فرعون کے محل کا اندرونی حصّہ۔ فرعون فوجی لباس پہنے ہوئے فرحہ سے رخصت ہونے کے لئے آیا ہے۔)

فرعون۔ میری ملکہ۔ تیرا بدنصیب شوہر تجھے الوداع کہنے آیا ہے۔ جنگ اور مصر کے شرعی قانون نے میرے اور تیرے درمیان ایک آہنی فولادی دیوار حائل

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کر دی ہے جسے فتح کئے بغیر توڑنا ناممکن ہے۔ میں ہزاروں حسرتیں اور تمنائیں
اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔

فرحہ ۔ آپ جا رہے ہیں۔

فرعون ۔ ہاں۔ میں موت سے کھیلنے جا رہا ہوں۔ کیا خبر کہ آج کے بعد میں تیری صورت
دیکھ سکوں یا نہ دیکھ سکوں۔

فرحہ ۔ کاش آپ مجھ سے شادی کر کے اِس مصیبت کو دعوت نہ دیتے۔

فرعون ۔ میری پیاری ملکہ۔ فرعون نے کبھی مصیبتوں کی پرواہ نہیں کی۔ میں سینکڑوں
مرتبہ میدان جنگ میں گیا ہوں۔ لیکن آج میں ارادہ کی کمزوری محسوس کر رہا
ہوں۔ میں تجھ سے جدا ہونا نہیں چاہتا۔ فرحہ تیری محبت نے مجھے بزدل بنا دیا
ہے۔ مجھے ہمت دلا۔ مجھ میں جرأت پیدا کر۔

فرحہ ۔ ایک غریب لڑکی کو کیا معلوم کہ بادشاہوں کو جرأت کیونکر دلائی جاتی ہے

فرعون ۔ تو سب کچھ جانتی ہے۔ اِس نازک وقت میں مجھ سے محبت کا اظہار کر۔ تاکہ
تیرے محبت بھرے جملوں کی یاد۔ میدان جنگ میں۔ میرے ٹوٹے ہوئے دل
کے لئے ڈھارس بن سکیں۔

فرحہ ۔ آپ سے اظہار محبت کروں۔ یہ میرے لئے ناممکن ہے۔ میرا جسم آپ کی امانت
ہے مگر میرا دل میرے قابو سے باہر ہے۔ فرحہ مجبور ہے میرے آقا اسے مُعاف
کر دیجئے۔

فرعون ۔ تو سچ کہتی ہے۔ میں نے تجھ سے زبردستی شادی کی ہے۔ بھلا تو مجھ سے کس طرح
محبت کر سکتی ہے۔ آج اپنے قلب کی بے چینی سے مجھے اندازہ ہوا کہ میں نے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تجھ پر کتنا بڑا ظلم کیا ہے۔ سخت دل فرعون کو آج معلوم ہوا کہ دو محبت کرنے والوں کی جدائی کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ فرعون جو ہمیشہ ہمدردی کے لفظ سے ناآشنا رہا ہے آج اُسے تیرے ساتھ ہمدردی ہے۔ میں تیرے دل کو دُکھانا نہیں چاہتا۔ اگر تیری کوئی خواہش ہے تو بیان کر۔ فرعون اُسے پورا کرے گا۔

فرحہ ۔ خواہشیں اور تمنائیں سب مٹ چکیں۔ اور اگر کوئی باقی ہے تو اُسے بیان کرنا بے سُود ہے۔ کیونکہ آپ اسے پورا نہیں کریں گے۔

فرعون ۔ میں میدان جنگ میں اُس وقت تک جا ہی نہیں سکتا۔ جب تک کہ مصر کے مذہبی قانون کے مطابق ملکہ مصر کی کوئی بڑی خواہش کو پورا نہ کر دوں۔ فرحہ اپنی دلی خواہش کا اظہار کر کے مجھے میرے مذہبی فرض سے سبکدوش کر دے مانگ کیا مانگتی ہے

فرحہ ۔ میرے آقا۔ میرے مالک۔ اگر میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میں کسی خواہش کا اظہار کروں۔ تو وہ خواہش میران کی رہائی کی بھیک کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

فرعون ۔ اگرچہ تیرا مطالبہ بہت سخت ہے۔ مگر فرعون اپنے وعدہ سے پھر نیوالا نہیں۔ تیری خواہش پوری کر دی جائے گی۔ میراں رہا ہو جائے گا۔

فرحہ ۔ میرے مالک۔ ساری دنیا آپ کو ظالم اور جابر کہتی ہے۔ مگر میرے لئے آپ انتہا سے زیادہ رحم دل ہیں۔ میرے دل سے آپ کی عظمت کبھی دور نہ ہوگی

فرعون ۔ تیرے دل میں میری عظمت۔ اگر یہ سچ ہے تو تیرے یہ جملے میدان جنگ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میں فرعون کے زخمی دل کے لئے مرہم کا کام دیں گے۔

فرعون ۔ گھنٹے بج رہے ہیں۔ میدان جنگ کی خون میں رنگی ہوئی سرزمین مجھے بلا رہی ہے۔ الوداع۔ میری پیاری ملکہ الوداع۔ اگر فرعون مرجائے تو اُسے بھول نہ جانا۔

فرحہ ۔ میں اپنے اُس محسن کو کیونکر بھول سکتی ہوں۔ جسنے میرے شکستہ دل کو تسلی دی۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں آپ کو دوبارہ دیکھ سکوں۔

(فرعون میران کی رہائی کا پروانہ لکھکر فرحہ کو دیتا ہے اور میدان جنگ کی جانب اپنے لشکر کیساتھ روانہ ہوجاتا ہے)

بارھواں سین

(میدان جنگ کا خوفناک منظر۔ میدان ہر طرف انسانی لاشوں سے پٹا پڑا ہے کئی روز کی خونریزی کے باوجود بھی جب فتح اور شکست کا فیصلہ نہ ہوسکا تو سلطان شومیرا اپنے گھوڑے کو فرعون کے گھوڑے کے قریب لاکر مقابلہ کے لئے للکارتا ہے۔)

سلطان ۔ فرعون ۔ ایک حقیر اسرائیلی کنیز کی خاطر مصر اور سوڈان کے بیٹوں کا خون نہ کر۔ میری کنیز میرے حوالے کردے اور ملک کو تباہی سے بچالے۔

فرعون ۔ جس لڑکی کو فرعون نے اپنی ملکہ بنالیا ہو۔ اُسے کون فرعون سے لے سکتا ہے مصر کا ایک ایک بچہ کٹ سکتا ہے۔ مگر فرعون کی ملکہ تجھے نہیں مل سکتی۔ اگر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

طاقت ہے تو تلوار سے اُسے حاصل کرلے۔ یاد رکھ فرعون کی تلوار سے تو بچ نہیں سکتا۔ فرعون وہ ہے۔ جس کے اشارے پر دریائے نیل بہتا ہے۔ فرعون سوُرج دیوتا کا بیٹا ہے۔

سلطان۔ اے خدائی کے دعویدار۔ اگر تجھ کو اپنی طاقت اور عظمت پر زعم ہے تو تن تنہا میرے مقابلہ پر آجا۔ ہزاروں بیگناہوں کو کیوں کٹواتا ہے۔

فرعون۔ مجھے منظور ہے۔ میں اڑیرس دیوتا کا بیٹا ہوں۔ موت اور زندگی میرے ہاتھ میں ہے۔ آجا مقابلہ پر آجا۔

(دونوں اپنی اپنی فوجوں کو پیچھے ہٹا دیتے ہیں اور کھُلے میدان میں سلطان اور فرعون کا مقابلہ ہوتا ہے۔ فرعون اگرچہ سلطان پر غالب آرہا تھا لیکن اچانک اُس کا گھوڑا بگڑ جاتا ہے اور فرعون کو لے کر بھاگتا ہے۔ فرعون گھوڑے سے گرتا ہے اور اُس کا پاؤں رکاب میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے گھوڑا فرعون کو گھسیٹتا ہوا لے جاتا ہے۔ اور غائب ہو جاتا ہے۔ فرعون کی موت کی افواہ پھیل جاتی ہے۔ سلطان کی فوج فرعون کے لشکر کو شکست دیکر محل کا محاصرہ کر لیتی ہے اور محل میں کہرام مچ جاتا ہے۔ آخر سلطان محل میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہو جاتا ہے وزیر ہامان اُمرائے سلطنت اور شہزادی سامرہ اُس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔)

ہامان۔ معزز سلطان۔ فرعون مصر مارا جا چکا۔ اب ہمارا آپ کے ساتھ کوئی جھگڑا باقی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

نہیں رہا۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ جنگ ملتوی کردی جائے۔

سلطان۔ وزیر اعظم۔ جنگ ملتوی ہو سکتی ہے۔ میں اب بھی تمہارے ساتھ نرم سلوک کر سکتا ہوں بشرطیکہ تم اُس اسرائیلی لڑکی کو میرے حوالے کردو۔ جو ہماری زر خرید لونڈی ہے۔ اور جس کی بدولت فرعون کو موت اور شکست کی ذلت اٹھانی پڑی۔

کاہن اعظم۔ معزز سلطان یہ درست ہے کہ اب ہم آپ کے رحم و کرم پر ہیں لیکن آپ کو یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جسے آپ اسرائیلی لڑکی کہہ رہے ہیں۔ وہ اب اسرائیلی لڑکی نہیں رہی۔ بلکہ فرعون کی ملکہ ہے۔ فرعون کی جانشین ہے۔ اُس کی عزت ہماری عزت ہے صلح کی شرائط بدل دیجیئے۔ ہماری عزت کو خاک میں نہ ملایئے

ہامان۔ مقدس کاہن اعظم۔ ہم کو سلطان کی ہر شرط منظور ہے۔ ہم اپنے ملک کے امن کو فرعون کی ایک نام نہاد ملکہ پر قربان نہیں کر سکتے۔

ساحرہ۔ جس لڑکی کو فرعون نے ہاتھ بھی نہ لگایا ہو۔ جو ذلیل اسرائیلیوں کے قبیلہ سے تعلق رکھتی ہو وہ ہرگز فرعون کی ملکہ نہیں ہو سکتی۔ اسے سلطان کے حوالے کردو۔

کاہن اعظم۔ مصر کے مذہبی قانون کے مطابق جس کو فرعون نے ملکہ بنا لیا ہو وہ فرعون کی ملکہ ہے۔ وہ فرعون کی سلطنت میں برابر کی شریک ہے۔ وہ ملک کی عزت ہے۔ سلطان آپ کو اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنا ہوگا۔

سلطان۔ تلوار ہمارے حق میں فیصلہ کر چکی ہے۔ ہم کو کوئی ضرورت نہیں کہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں۔

(یکایک فرحہ ماتمی لباس پہنے ہوئے مجمع کے سامنے آجاتی ہے)

فرحہ۔ سلطان شومیر۔ اور مصر کے بیٹو۔ میں شرمندہ ہوں کہ مصر میری وجہ سے برباد

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہوا۔ میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتی ہوں کہ میں نے اس جنگ کو ٹالنے کی ہر ممکن
کوشش کی۔ میں نے فرعون کو شادی سے روکا مگر میری آواز بے اثر ثابت ہوئی
اگر مصر کے وزراء اور شاہی خاندان کو فرعون کی ملکہ سے ہمدردی نہیں ہے۔ اور
اُن کے اندر سے قومی غیرت کا احساس مٹ گیا ہے تو میں فرعون اور مصر کی آبرو
کو خود ہی سلطان کے حوالے کر دوں گی۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو۔

آوازیں۔ "ہم مر جائیں گے مگر فرعون کی ملکہ کو غیر کے حوالے نہیں کرینگے"۔
"فرعون کی ملکہ ہماری عزّت ہے ہم اُس پر اپنی جانیں قربان کر دیں گے"۔
"سلطان اپنی شرط واپس لو یا جنگ کے لئے میدان میں آجاؤ"۔

میران۔ "نوجوانو! آگے بڑھو اور سلطان کو بتا دو کہ مصر غیرت مندوں سے خالی نہیں"۔

(میران کی سپہ سالاری میں نئے سرے سے قلعہ کے اندر و باہر
خوفناک جنگ چھڑ جاتی ہے۔ مصری نوجوانوں میں بلا کا جوش
ہے۔ میران اپنے گھوڑے کو بڑھاتا ہوا سلطان شومیر کے
قریب پہنچ جاتا ہے۔ اور ایک ہی وار میں سلطان کا کام تمام
کر دیتا ہے۔ سلطان کے قتل ہوتے ہی سلطان کی فوج کے قدم
اُکھڑ جاتے ہیں اور مصر میں فتح کے شادیانے بجنے لگتے ہیں)

آوازیں۔ "سپہ سالار مصر میران زندہ باد"
"ناموسِ وطن ملکہ فرحہ پائندہ باد"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تیرھواں سین

(محل کے ایک وسیع حصہ میں ۔ وزرار ۔ امراا ور معززین مصر
جمع ہیں ۔ اور جدید فرعون مصر کے انتخاب کا مسئلہ زیر غور ہے)

ہامان ۔ امرائے سلطنت اور معززین مصر ۔ فرعون مرچکا ۔ آج ہمیں ملک کے لئے نیا فرعون منتخب کرنا ہے ۔

ساھرہ ۔ نئے فرعون کے انتخاب سے قبل میں فرعون کے ظلم وستم پر اظہار ندامت کرتی ہوں ۔ فرعون اگرچہ میرا باپ تھا ۔ لیکن اُس نے مصر کے باشندوں پر جو ستم توڑے ہیں وہ بیحد شرمناک ہیں ۔

ہامان ۔ فرعون کا دورِ حکومت قابل لعنت ہے ۔ اُس نے سارے ملک کو تباہ کر کے رکھ دیا ۔

ساھرہ ۔ فرعون کا یہ گناہ ناقابل معافی ہے کہ ایک اسرائیلی لڑکی کے لئے اُس نے سارے ملک کو خطرہ میں ڈال دیا ۔ اور بزدلوں کی طرح شکست کھانے کے بعد میدان جنگ سے بھاگ گیا اور مارا گیا ۔

ہامان ۔ سارا مصر جانتا ہے کہ فرعون کی اس بزدلی کا کیا نتیجہ نکلا ۔ سلطان شومیر مصر پر قابض ہوگیا ۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر مصر کے سرفروشوں نے جان کی بازی لگا کر سلطان شومیر کو قتل نہ کر دیا ہوتا تو آج ہم سب سلطان کے غلام ہوتے

ایک سردار ۔ بیشک ۔ مصر شہزادہ میران جیسے بہادروں پر فخر کرے گا ۔ جس نے مصر کی شکست کو فتح میں بدل دیا ۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہامان ۔ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب ہم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ فرعون کا جانشین کون ہو سکتا ہے ۔

سامرہ ۔ آئندہ مصر کا بادشاہ وہ ہو گا۔ جو فرعون کے مظالم کی تلافی کر سکے ۔

ہامان ۔ شہزادی سامرہ ۔ ملک کو آپ کی عقل ۔ سمجھ اور تدبر پر پورا بھروسہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ ہی مصر کی حکومت کی حقدار ہیں ۔ میں ملک کا وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے مصر کا تخت و تاج آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

(ہامان سامرہ کو تاج پہنانے کے لئے آگے بڑھتا ہے کہ عوام مخالفت کرتے ہیں ۔)

آوازیں ۔" ہرگز نہیں ۔ ہرگز نہیں "

" سامرہ اس ذمہ داری کے لئے قطعاً نااہل ہے "

" ہم اُسے تخت پر نہیں دیکھنا چاہتے "

ہامان ۔ خاموش ہو جاؤ۔ سامرہ ہی جائز حقدار ہے ۔ وہی تخت پر بیٹھے گی ۔

(کاہن اعظم ۔ میران اور فرحہ آتے ہیں)

کاہن اعظم ۔ ٹھہر جاؤ ۔ جلدی نہ کرو۔ ہامان مصر کے مذہبی قانون کی توہین نہ کرو۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ صرف کاہن اعظم ہی جدید فرعون مصر کو تاج پہنا سکتا ہے

ہامان ۔ میں نہیں جانتا کہ مصر کا مذہبی قانون کیا ہے ۔

کاہن اعظم ۔ تم مصر کے وزیر اعظم ہو۔ تم کو قانون سے واقف ہونا چاہئے ۔ مصر کا مذہبی قانون یہ ہے کہ جب فرعون مصر مر جاتا ہے ۔ تو فرعونِ مصر کی ملکہ ملک کے لئے نیا فرعون منتخب کرتی ہے (فرحہ کی جانب مخاطب ہوتے ہوئے) ملکہ فرحہ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اس ملک کا مذہبی پیشوا آپ سے گذارش کرتا ہے کہ مصر کی قدیم روایات کے مطابق آپ یہ مشکل فرض انجام دیجئے۔

سامرہ۔ کاہن اعظم۔ آپ مصر کی قسمت کا فیصلہ ایک ایسی نا سمجھ لڑکی سے کرانا چاہتے ہیں۔ جو حکمرانی کے طریقوں سے قطعی ناواقف ہے۔

کاہن اعظم۔ معزز ملکہ۔ کاہن اعظم یا مصر کے کسی بیٹے میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ دیوتاؤں کے بنائے ہوئے قوانین کو بدل سکے۔

سامرہ۔ دیوتا اور قوانین۔ یہ سرتاپا فریب ہے۔

آوازیں "یہ دیوتاؤں کی توہین کر رہی ہے"

"اسے نکال دو یہ بے دین ہو گئی ہے"

"اس کا وجود مصر کے دامن پر ایک داغ ہے"

"اسے سخت سزا دو اس نے دیوتاؤں کی توہین کی ہے"

کاہن اعظم۔ خاموش۔ خاموش (فرحہ سے مخاطب ہوتے ہوئے) معزز ملکہ۔ مصر کی قدیم شریعت کے مطابق میں نئے فرعون کے انتخاب کا حق آپ کو دیتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ذاتی اغراض سے بلند ہو کر اس فرض کو انجام دیں گی۔

فرحہ۔ کاہن اعظم۔ میں حیران ہوں کہ اس اہم فرض کو کیونکر ادا کروں آپ نے بہت بڑی ذمہ داری میرے کمزور کاندھوں پر ڈالدی ہے۔

کاہن اعظم۔ معزز ملکہ۔ وقت بہت کم ہے۔ اپنا فرض انجام دیجئے۔

فرحہ۔ کاہن اعظم۔ اراکین سلطنت۔ اور مصر کے بہادر بیٹو۔ مجھ پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ میں تمہارے لئے جدید فرعون منتخب کروں۔ میں اِس مشکل کام کو

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تن تنہا انجام نہیں دے سکتی۔ مجھے اُمید ہے کہ تم اِس اہم فرض کی انجام دہی میں میری پوری پوری مدد کروگے۔ مصر کے بہادرو! مجھے بتاؤ کہ جب مصر پر اور فرعون کی سلطنت پر دشمن کا قبضہ ہوچکا تھا۔ اُس وقت تم کو اِس تباہی اور ذلت سے کس نے بچایا۔

آوازیں۔ شہزادہ میران نے۔

فرحہ ۔ مصر کے نوجوانو! تمہارے نزدیک مصر میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے۔

آوازیں۔ شہزادہ میران۔

فرحہ ۔ مصر میں سب سے زیادہ سچا اور پاکباز کون ہے۔

آوازیں۔ شہزادہ میران۔

فرحہ ۔ مصر میں سب سے زیادہ رحم دل کون ہے۔

آوازیں۔ شہزادہ میران۔

فرحہ ۔ جس میران کو تم سب سے زیادہ بہادر۔ پاکباز۔ اور رحم دل کہہ رہے ہو میں اُسی کو مصر کا بادشاہ منتخب کرتی ہوں۔ مجھے بتاؤ کیا تمہیں منظور ہے۔

آوازیں۔ ہمیں منظور ہے۔

"ملکہ کا انتخاب بہترین ہے"

"ملک میں میران سے بڑھ کر اس ذمہ داری کا مستحق کوئی نہیں"

ایک سردار۔ معزز ملکہ۔ آپ نے مصر کے بہترین نوجوان کو ہمارے لئے بادشاہ منتخب کیا ہے۔

کاہن اعظم۔ شہزادہ میران۔ آگے تشریف لائیے۔ مصر کے خالی تخت کو رونق بخشئے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اور اُس ذمہ داری کو قبول فرمایئے جو ملکہ مصر نے اور مصر کی رعایا نے آپ کو تفویض کی ہے۔

(میران آگے آتا ہے۔ اُسے تاج پہنایا جاتا ہے)

کاہن اعظم ۔ (جھکتے ہوئے) مصر کے باعظمت شہنشاہ اِس شاہی مسند کو عزت بخشئے جس کو سابق فرعون آپ کے لئے خالی کر گیا ہے۔

میران ۔ ملکہ مصر۔ اور معززین۔ آپ نے ایک ایسا بار میرے کاندھوں پر رکھدیا ہے۔ جس کے بوجھ سے میں دبا جا رہا ہوں۔ میرے لئے دعا کیجئے کہ میں خلوص اور سچائی کے ساتھ ملک کی خدمت کر سکوں۔

(شاہی مسند پر بیٹھ جاتا ہے)

آوازیں ۔ شاہ مصر میران زندہ باد۔ ملکہ مصر فرحہ زندہ باد۔ کاہن اعظم زندہ باد۔

چودھواں سین

(فرعون مصر جو دراصل مرا نہیں تھا۔ بلکہ زخمی ہو گیا تھا۔ ٹھوکریں کھاتا ہوا بڑی مشکل سے دار السلطنت تک پہنچ جاتا ہے۔ اُس کی حالت اتنی غیر ہے کہ اُسے پہچاننا مشکل ہے۔ آخر وہ گرتا پڑتا پھٹے حال قلعہ کے دروازہ کے قریب آجاتا ہے۔ اور قلعہ کے اندر جانا چاہتا ہے۔ سپاہی اُسے روکتے ہیں۔)

سپاہی ۔ کہاں جا رہا ہے۔ یہ پاگل خانہ نہیں ہے۔ شاہی محل ہے شاہی محل۔

فرعون ۔ اگر یہ شاہی محل ہے تو میں بھی بادشاہ ہوں۔ مجھے پہچانو میں کون ہوں۔ میں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فرعونِ مصر ہوں۔ اِس ملک کا بادشاہ ہوں۔

(فرعون کی اس گفتگو کو سُن کر تین چار سپاہی اُس کے گرد

جمع ہوجاتے ہیں اور اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔)

ایک سپاہی (چپت مارتے ہوئے) اجی بادشاہ سلامت یہ لیجئے نذر حاضر ہے۔

دوسرا سپاہی (دھکا دیتے ہوئے) اور حضور میں بھی نذر پیش کرتا ہوں۔

تیسرا سپاہی (دھول جماتے ہوئے) نذریں تو لے چکے لیجئے یہ نذرانہ حاضر ہے۔

(ہامان آجاتا ہے فرعون دیوانہ وار اُسکی طرف دوڑتا ہے)

فرعون ۔ ہامان ۔ اِن وحشیوں سے مجھے بچاؤ۔

ہامان ۔ (دھکا دیتے ہوئے) بدتمیز دیوانے۔ دور ہٹ۔

فرعون ۔ ہامان ۔ ہامان۔

ہامان ۔ (فرعون کو بغور دیکھتا ہے)

فرعون ۔ ہامان ۔ افسوس کہ تم نے بھی فرعون کو نہیں پہچانا۔ کیا مصر میں اب فرعون کا پہچاننے والا ۔ ایک بھی باقی نہیں رہا۔

ہامان ۔ (آواز پہچانتے ہوئے) کون ۔ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ مقدس فرعون اور زندہ میرے آقا مجھے معاف کر دیجئے۔

فرعون ۔ غنیمت ہے کہ تم نے مجھے پہچان تو لیا۔ گھوڑے کی رکاب میں پاؤں کے اُلجھنے سے میں بُری طرح زخمی ہوگیا تھا۔ ایک غریب کسان نے میری جان بچائی۔ بڑی مشکل سے میں یہاں تک پہنچا ہوں۔ بتاؤ میرے ملک کا کیا حال ہے۔ اور میری ملکہ کہاں ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہامان ۔ میرے آقا ۔ سب آپ کو بھول چکے ہیں ۔ رعایا اور ملکہ نے میران کو نیا فرعون منتخب کرلیا ۔ آیئے اندر تشریف لایئے ۔

(ہامان شکستہ حال فرعون کو لئے ہوئے محل میں داخل ہوتا ہے ۔ فرعون کو زندہ دیکھکر سارے محل میں ہلچل برپا ہو جاتی ہے)

ہامان ۔ امرائے مصر ۔ مبارک ہو کہ فرعون مصر زندہ ہے ۔ میران تمہاری ایک دن کی بادشاہی ختم ہوگئی ۔ تخت کا اصلی مالک تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے

ساحرہ ۔ میرے مقدس باپ ۔ آپ کے بعد کتنا بڑا انقلاب ہوگیا ۔ مگر مصر خوش نصیب ہے کہ آپ زندہ اور سلامت ہیں (باپ سے لپٹ جاتی ہے)

کاہن اعظم ۔ فرعون واپس چلے جاؤ ۔ نیا فرعون منتخب ہو چکا ۔ تم نے شکست کھا کر اور میدان جنگ سے فرار ہو کر مصر کے تخت پر سے اپنا حق زائل کر دیا ہے

ساحرہ ۔ حق زائل کر دیا ۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا ۔ جب مقدس فرعون زندہ ہے ۔ تو میران بادشاہ نہیں بن سکتا ۔

فرعون ۔ (فرحہ کی جانب بڑھتے ہوئے) میری ملکہ فرحہ اگرچہ تو نے بھی مجھے بھلا دیا مگر فرعون تجھے کبھی نہیں بھول سکتا ۔

ساحرہ ۔ مقدس باپ ۔ اس منحوس لڑکی کو بھول جایئے ۔ جس کی بدولت آپ ان حالوں کو پہنچے ۔

فرعون ۔ فرحہ کو بھی بھول جاؤں اور تخت پر بھی میرا کوئی حق باقی نہیں رہا ۔ پھر میں زندہ رہ کر کیا کروں گا ۔

کاہن اعظم ۔ بیشک شکست خوردہ فرعون کے لئے مصری شریعت کے مطابق سلطنت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میں کوئی حق باقی نہیں رہا۔

فرعون ۔ مصر کی سلطنت پر اگر میرا کوئی حق باقی نہیں رہا تو مجھے کوئی غم نہیں مگر فرحہ پر تو میرا حق باقی ہے ۔ یہ میری بیوی ہے ۔ میں اِس کا شوہر ہوں ۔

کاہن اعظم ۔ فرحہ بلاشبہ تمہاری بیوی ہے ۔ اس پر سے تمہارا حق کبھی زائل نہیں ہو سکتا ۔ مصر کی شریعت کے مطابق تم اسے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو ۔

فرعون ۔ میں اگر اِسے لے جا سکتا ہوں ۔ تو مجھے سب کچھ مل گیا (فرحہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے) میری محبوب ملکہ چل میرے ساتھ چل ۔ اب مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ۔

میران ۔ فرعون ٹھہر جائیے ۔ فرحہ کو چھوڑ دیجئے ۔ اور حکومت مجھ سے واپس لے لیجئے ۔

فرعون ۔ حکومت واپس لے لوں ۔ اور دل کا سکون تجھے دیدوں ۔ مجھے حکومت کی ضرورت نہیں ۔ حکومت تو کر ۔ تجھے رعایا نے بادشاہ منتخب کر لیا ہے ۔

میران ۔ محترم فرعون ۔ یہ نہ بھولئے کہ فرحہ آپ سے کبھی محبت نہیں کر سکتی ۔ ایک معصوم لڑکی کے دل پر زبردستی قبضہ نہ جمائیے ۔ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ حکومت واپس لے لیجئے مگر فرحہ کو جو میری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے مجھے دیدیجئے ۔

فرعون ۔ تو سچ کہتا ہے ۔ فرحہ مجھ سے محبت نہیں کر سکتی : میں نے زبردستی اُس پر قبضہ جمایا ہے ۔ یہ تجھ سے اور صرف تجھ سے محبت کرتی ہے ۔ لیجا ۔ اسے لیجا ۔ اور یہاں سے چلا جا ۔

میران ۔ محترم فرعون میرا ایک مطالبہ اور پورا کر دیجئے ۔

فرعون ۔ بتا تیرا مطالبہ کیا ہے ۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میران ۔ بنی اسرائیل کو سرزمین مصر سے ہجرت کی اجازت دیدیجئے ۔

فرعون ۔ بنی اسرائیل کو اجازت ہے کہ وہ جہاں چاہے جا سکتے ہیں ۔ اُن کو اب کوئی نہیں روکے گا ۔

فرحہ ۔ معزز فرعون ۔ آپ کتنے رحم دل ہیں ۔ میں جیتے جی آپ کا احسان نہیں بھول سکتی ۔

(فرحہ فرعون کے دامن کو بوسہ دیتی ہے اور میران کو ساتھ لے کر روانہ ہو جاتی ہے ۔)

پندرھواں سین

(بنی اسرائیل میران کی قیادت میں چھوٹے چھوٹے قافلوں میں ہجرت کر رہے ہیں سامرہ اور ہامان ان کے زندہ بچ کر نکل جانے پر پیچ و تاب کھا رہے ہیں)

ہامان ۔ مقدس فرعون ۔ بنی اسرائیل کا زندہ بچ کر نکل جانا ۔ شاید آگے چل کر خطرناک ثابت ہو ۔

فرعون ۔ مگر میں وعدہ کر چکا ہوں ۔

ہامان ۔ یہ دوسرے ممالک میں جا کر مقدس فرعون اور اُس کی حکومت کو بدنام کریں گے ۔

سامرہ ۔ اور دیوتا فرعون کی خدائی کا مذاق اُڑائیں گے ۔

فرعون ۔ فرعون میں اب بھی طاقت ہے کہ وہ بنی اسرائیل کو کچل ڈالے ۔ میں اپنے حکم

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کو منسوخ کرتا ہوں۔ بنی اسرائیل جہاں بھی ملیں اُنھیں قتل کر ڈالو۔

سامرہ۔ مگر اب حکم کی منسوخی بے سُود ہے۔ تیر کمان سے نکل چکا ہے۔

فرعون۔ تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ اِس کا مطلب۔

ہامان۔ کیونکہ بنی اسرائیل دریائے نیل کے کنارے پہنچ چکے ہیں۔ اب اُن کا قابو میں آنا مشکل ہے۔ وہ عنقریب مصر کی سرحد کو پار کر جائیں گے۔

فرعون۔ دریائے نیل پوری تغیانی پر ہے۔ وہ اُسے آسانی کے ساتھ پار نہیں کر سکتے جاؤ فوج تیار کرو۔ میں خود اُن کا تعاقب کروں گا۔

(فرعون۔ ہامان۔ سامرہ اور فرعون کا لشکر جب اسرائیلیوں کے تعاقب میں دریائے نیل کے قریب پہنچتا ہے تو یہ دیکھ کر سب حیران رہ جاتے ہیں کہ قدرتِ الٰہی سے دریا شق ہو گیا ہے اور دریا نے بنی اسرائیل کو راستہ دے دیا ہے۔)

فرعون۔ دریا نے اِن کو راستہ دے دیا۔ دریائے نیل شق ہو گیا۔ جب دریائے نیل بنی اسرائیل کے حقیر کیڑوں کو راستہ دے سکتا ہے تو اُس فرعون کو بھی راستہ دے سکتا ہے۔ جو سورج دیوتا کا بیٹا ہے اور جس کے اشارہ پر دریائے نیل بہتا ہے۔ دریا میں گھوڑے ڈال دو۔

(فرعون اور اُس کے ساتھی دریا میں گھوڑے ڈالدیتے ہیں اور جب یہ سب دریا کے عین وسط میں پہنچ جاتے ہیں۔ تو دریا کا پانی مل جاتا ہے۔ فرعون اُس کا لشکر اور تمام ساتھی غرق ہو جاتے ہیں۔ مگر میران فرحہ اور بنی اسرائیل۔ بخیریت دریائے نیل کے پار اُتر جاتے ہیں۔)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

(۲)

مندر کی رقاصہ

حسن و عشق۔ جذبات۔ اور درد انگیز واقعات سے
قدیم کلدانی اور آشوری تاریخیں بھری پڑی ہیں
مندر کی رقاصہ تاریخ اشور کا سب سے دل گداز
افسانہ ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مندر کی رقاصہ

حکومت آشور کے شاہی مندر کا نوجوان پجاری ایک خاص قسم کا رباب بجا رہا تھا۔ مندر کی خوبصورت لڑکیاں رباب کی آواز پر رقص کر رہی تھیں۔ اور اس طرح رقص کر رہی تھیں جیسے وہ کسی دیوتا کے سامنے ناچ رہی ہوں۔

پجاری کبھی کبھی اپنا رباب رکھ دیتا تھا۔ اور لڑکیوں کے جھرمٹ میں جا کر اُن کو بتاتا تھا کہ کس طرح اُن کو رباب کی آواز پر قدم اُٹھانا چاہیئے۔ اور کس طرح اُن کو اپنے بازوں کو اور اپنے لطیف جسم کو جنبش دینی چاہیئے۔ پجاری مندر کے اُس مخصوص ناچ کا ماہر تھا جو آج سے تین ہزار برس پہلے مندر کی سب سے بڑی عبادت تصور کیا جاتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ شاہی مندر کی ہر لڑکی مذہبی رقص میں پجاری کی طرح ماہر بن جائے۔ اسی لئے وہ کئی گھنٹے روزانہ لڑکیوں کو رقص کی مشق کراتا تھا چنانچہ آج بھی وہ مشق کرا رہا تھا۔

پجاری بہت خوش تھا۔ کیونکہ لڑکیاں بالکل صحیح رقص کر رہی تھیں۔ اُس کی آنکھیں مسرّت سے روشن تھیں۔ اور اُس کی اُنگلیاں آج سے تین ہزار برس پہلے کے قدیمی رباب پر بجلی کی طرح دوڑ رہی تھیں۔ اور رباب کی دلکش آواز پر لڑکیوں کے قدم نہایت تیزی کے ساتھ ایک متحرک موسیقیت کی صورت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میں اُٹھ رہے تھے۔ مندر کی فضا رباب کی دلکش آواز اور حسن کے جلوؤں سے معمور تھی۔ اور ایسی معمور تھی کہ مندر کے پجاری پر حسین لڑکیوں پر۔ در و دیوار پر اور مندر کی ہر چیز پر بیخودی طاری تھی۔ یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے پورا مندر کا مندر رقص کر رہا ہو۔

پجاری یکایک چونکا۔ کسی کے پاؤں کی آہٹ نے اُس کو مسحور کن خواب سے بیدار کر دیا۔ اُس کے چہرہ پر ناگواری کے آثار پیدا ہوئے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ اِس وقت وہ اپنی اُس بہترین عبادت میں مصروف تھا۔ جسے وہ اپنی نجات کا واحد ذریعہ سمجھتا تھا۔ پجاری نے اپنا رباب ایک طرف رکھ دیا۔ رقص بند ہو گیا۔ معنی خیز نظروں سے پجاری نے نووارد بوڑھے کو اور اُس کی ساتھی لڑکی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم کون ہو"

پجاری کے مختصر سوال کے جواب میں بوڑھے نے ادب سے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔ "میں اسی مقدس مندر کا ایک عقیدت مند ہوں"

"کیا چاہتے ہو"

بوڑھے نے اپنی خوبصورت لڑکی کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے مندر کے پجاری سے کہا۔ "اپنی ساری عمر کی کمائی مندر کی نذر کر دینا چاہتا ہوں۔"

یہ کہتے ہوئے بوڑھے نے اپنی خوبصورت لڑکی مرتسی کا ہاتھ پکڑ کر پجاری کی طرف بڑھا دیا۔ پجاری نے لڑکی کی طرف بغور دیکھا۔ اور اُسے محسوس ہوا جیسے مندر کی ساری رقاص لڑکیوں کے حسن نے سمٹ کر مرتسی کی شکل اختیار کر لی ہو۔ واقعی وہ بیحد حسین تھی۔ پجاری کی طرف عاجزانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بوڑھا بولا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"مقدس پجاری۔ میں نے منت مانی تھی کہ مرتسی کو جوان ہونے پر مندر کی نذر کردوں گا۔ میری عاقبت درست کر دیجئے۔ میں مرنے سے پہلے دیوتاؤں کو خوش کرنا چاہتا ہوں"

بوڑھے پر امید و یاس کی کیفیت طاری تھی۔ اُسے اندیشہ تھا کہ کہیں مندر کا پجاری مرتسی کو قبول کرنے سے انکار نہ کر دے۔ اس زمانہ کا یہ دستور تھا کہ پجاری جس لڑکی کو چاہتا تھا قبول کر لیتا تھا۔ اور جس لڑکی کو موزوں نہیں سمجھتا تھا اُسے واپس کر دیتا تھا خود مرتسی کو بھی اندیشہ تھا کہ کہیں وہ اِس سعادت سے محروم نہ کر دی جائے۔ مرتسی کی خوب صورت آنکھوں سے التجا کا اظہار ہو رہا تھا گویا وہ نظروں ہی نظروں میں پجاری سے کچھ کہہ رہی تھی۔ پجاری نے مرتسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی جوانی اور ساری زندگی مندر کی تکلیفوں میں گذارنے کے لئے تیار ہو"

پجاری کے اس جملہ کا مقصد یہ تھا کہ وہ مرتسی سے پوچھ لے کہ کہیں اس کی رضامندی کے بغیر ہی اس کا باپ اُسے مندر میں نہیں لے آیا مرتسی نے پجاری کو شرم آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں دیوتاؤں کی خدمت کرنا اپنے لئے سعادت سمجھوں گی"

"دیوتاؤں کی خدمت کا تمہیں موقع دیا جائے گا" پجاری نے لڑکی کو بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

پجاری کے اِس جملہ کو سُن کر بوڑھے کے چہرہ پر روشنی سی آگئی۔ اُس کی دیرینہ آرزو پوری ہو گئی۔ بوڑھا خوش تھا کہ اس کی عاقبت سُدھر گئی۔ مگر پھر بھی انسان تھا اور انسانی جذبات رکھتا تھا۔ ہمیشہ کے لیے اُس سے بیٹی جدا ہو رہی تھی۔ مندر سے رخصت ہوتے وقت وہ اپنے آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکا۔ بوڑھا مندر سے جا رہا تھا۔ اور

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مرسی اِس طرح باپ کو دیکھ رہی تھی جیسے کسی معصوم اور بے زبان بچہ کو اُس کی ماں سے چھین لیا جائے۔

مرسی کو مندر میں آئے ایک ہفتہ سے زیادہ ہو چکا تھا۔ مرسی کے آنے کے بعد سے پجاری اپنی حالت میں تغیر محسوس کر رہا تھا۔ اُسے یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بالکل بدل گیا ہو۔ مندر کے معمولات میں اُس کا دل نہیں لگتا تھا۔ اُس کا چہرہ افسردہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اور اِس افسردگی کا باعث مرسی تھی۔

مندر میں پہلے بھی لڑکیاں تھیں۔ لیکن پجاری کے لئے اُن میں کوئی جاذبیت نہ تھی اُس کی نظر میں مندر کی لڑکیاں پتھر کی مورتیاں تھیں۔ مگر اب یہ بات نہ تھی۔ مرسی کے حسن نے پجاری کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ اُس نے اِس سے پہلے عورت میں کوئی کشش محسوس نہیں کی تھی۔ مگر مرسی کی نظروں نے اُسے کچھ سے کچھ بنا دیا۔ اب عورت سے زیادہ کوئی چیز بھی اُس کے لئے دِلکش نہ تھی۔ مرسی کے آنے سے پہلے وہ نام کا پجاری تھا۔ اور اب سچ مچ وہ پجاری بن گیا تھا۔

پجاری ہر چند چاہتا تھا کہ مرسی کے خیال کو دل سے نکال دے۔ لیکن محبت کے جذبات اور سمندر کے طوفان کو کون روک سکتا ہے۔

پجاری اپنی کوٹھری میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کوٹھری شاہی مندر کے ایک حصتہ میں واقع تھی۔ اس کی کوٹھری کے خوش نما دروازہ کے سامنے مندر کا چمن تھا۔ اور مندر کے صحن میں مندر کی لڑکیاں اپنے سادہ لباس میں پھر رہی تھیں۔ پجاری بیٹھا ہوا اس طرح دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے کسی کی تلاش ہو۔ اور بات بھی یہی تھی۔ اس کی نظریں مرسی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

یکایک اُس نے دیکھا کہ مرسی مندر کے صحن سے گذر رہی ہے۔ پجاری غیر ارادی طور پر کھڑا ہو گیا۔ اُس کے پیروں کو جنبش ہوئی اور چند لمحوں کے بعد وہ مندر کے صحن میں مرسی کے قریب تھا۔

مرسی اسے دیکھکر رُک گئی۔ پجاری کا دل سینے میں دھڑکنے لگا۔ پجاری کبھی بادشاہ سے بھی اتنا مرعوب نہیں ہوا تھا۔ جتنا اس لڑکی سے اس وقت مرعوب نظر آرہا تھا۔

پجاری اپنی حالت کو چھپانا چاہتا تھا۔ لیکن عورت کی نظریں بڑی تیز ہوتی ہیں۔ مرسی سب کچھ سمجھ گئی خود مرسی نے بھی ایک لذت سی محسوس کی۔ اُس نے پجاری کی طرف دیکھا۔ پجاری واقعی اس وقت خوبصورت دیوتا معلوم ہو رہا تھا۔

پجاری برابر اپنی حالت کے سنبھالنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اُس نے ہوش و حواس بجا کرتے ہوئے مرسی سے کہا

"مرسی تمہیں ناچنے کی مشق کرنا چاہیئے"

مرسی پجاری کے بے موقعہ جملے کا جواب دیتے ہوئے بولی "بہت بہتر"

"تمہیں ناچنے کی مشق کون کرائے گا" پجاری نے معنی خیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ"

"میں۔ اچھا تو میرے ساتھ آؤ"

یہ کہتے ہوئے پجاری اپنی کوٹھری کی طرف چل دیا۔ مرسی اُس کے پیچھے پیچھے تھی۔ پجاری کوٹھری میں داخل ہو گیا۔ مرسی بھی اُس کے ساتھ اندر چلی گئی۔ اب پجاری اور مرسی دونوں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تنہا تھے۔

پجاری کا دل اور زیادہ دھڑکنے لگا۔ پجاری کو یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی گناہ کا ارتکاب کر رہا ہو۔ اِس وقت تنہائی تھی اور پجاری تنہائی سے فائدہ اُٹھا کر مرسی سے سب کچھ کہہ دینا چاہتا تھا لیکن اقتدار اور محبت میں جنگ ہو رہی تھی۔ پجاری سمجھ رہا تھا کہ وہ مرسی پر اپنے جذبات کا اظہار کر کے اپنے مذہبی اقتدار کو ایک عورت کے قدموں میں ڈال دے گا۔

پجاری بڑی کشمکش میں پڑ گیا تھا۔ پجاری نے مرسی سے کہا "مرسی تم میری ایک بات مانو گی"

مرسی نے پجاری کو بغور دیکھا۔ وہ سمجھ گئی کہ پجاری کیا کہنا چاہتا ہے۔ اُس نے پجاری کے سوال کا جواب دیئے بغیر اِس طرح گردن جھکا دی گویا وہ اُس کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہے۔ پجاری نے کہا۔

"تم مندر سے چلی جاؤ۔ ورنہ ۔ ۔ ۔"

پجاری کی آواز رُک گئی۔ وہ کہنا چاہتا تھا کہ "تم مندر سے چلی جاؤ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ میری وجہ سے تمہیں کوئی تکلیف نہ اُٹھانی پڑے"۔ مگر وہ اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ مرسی جواب دیتے بغیر چل دی۔ پجاری فکر میں پڑ گیا۔ اُس نے دوڑ کر مرسی کو روک لیا۔ مرسی پتھر کی مورت کی طرح خاموش کھڑی ہو گئی۔ پجاری نے مرسی سے پوچھا۔

"کہاں جا رہی ہو"

"آپ کے حکم کی تعمیل کرنے"

"کیا تم یہاں نہیں رہنا چاہتیں"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"آپ کی مرضی کے بغیر میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں"

"تم چلی جاؤ گی تو مندر بے رونق ہو جائے گا۔ نہ جاؤ مرسی نہ جاؤ"

"مندر کی لڑکیاں میرا انتظار کر رہی ہوں گی"

یہ کہتے ہوئے مرسی پجاری کی کوٹھری سے نکل گئی۔ پجاری اور بے چین ہو گیا۔ وہ رنجیدہ تھا کہ اُس نے مرسی سے اِس قسم کی گفتگو کیوں کی۔ مگر اُسے کسی بات کا بھی ہوش نہ تھا۔ اُس نے جو کچھ بھی کیا بے خودی کے عالم میں کیا۔

مرسی کے دل پر بھی کافی اثر تھا۔ وہ سب کچھ سمجھ گئی تھی۔ عورتیں دیکھنے میں بڑی بھولی معلوم ہوتی ہیں لیکن مرد کے دل کی بات سمجھنے میں بڑی ہوشیار ہوتی ہیں پجاری زبان سے جو کچھ نہ کہہ سکا تھا۔ مرسی نے اِس سے بھی زیادہ پجاری کی نظروں سے سمجھ لیا تھا۔ اب اُس کے قلب کی بے چینی بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ پجاری کی نظروں نے اُسے ایک نیا سبق بڑھا دیا تھا۔ اور یہ وہ سبق تھا۔ جو اِس سے پہلے اُس نے کبھی نہیں پڑھا تھا پہلے اُسے پجاری پر شبہ تھا مگر آج اُسے یقین ہو گیا تھا۔ اور اس یقین کیساتھ مرسی کے دل کی دُنیا بھی بدل گئی تھی۔ دونوں ایک ہی بے چینی میں مبتلا تھے لیکن پجاری کا مذہبی اقتدار۔ اور مرسی کی حیا۔ دو مستحکم دیواروں کی صورت میں دونوں کے درمیان حائل تھیں۔

قمری مہینہ کی پہلی تاریخ تھی۔ زمانہ قدیم میں قمری مہینہ کی ہر پہلی تاریخ کو عاشور کے مندروں میں جشن ہوا کرتا تھا۔ کلدانیوں اور عاشوریوں کا عقیدہ تھا کہ چاند کی پہلی تاریخ کو دیوتا زمین پر اُتر آتے ہیں۔ اسی لئے سرزمین آشور کے ہر مندر میں آج جشن منایا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جا رہا تھا۔ شاہی مندر سجا ہوا تھا۔ مندر کی لڑکیاں پھولوں سے آراستہ تھیں۔ اور واقعی اِس وقت وہ مندر کی دیویاں معلوم ہو رہی تھیں۔ مرسی بھی حسن کا گلدستہ بنی ہوئی تھی دُوسری لڑکیاں رقص کر رہی تھیں۔ اور مرسی جو ابھی رقص سے ناواقف تھی۔ حاضرین کو شراب پلا رہی تھی۔

اس زمانہ میں شراب دیوتاؤں کی خوراک سمجھی جاتی تھی۔ اِس لئے شراب نوشی کو بھی عبادت ہی کا ایک جزو خیال کیا جاتا تھا۔ قدیم آشوریوں میں شراب کے بغیر کوئی عبادت مکمل ہی نہیں ہوتی تھی۔

مرسی شراب پلا رہی تھی۔ پجاری مندر کے مراسم ادا کر رہا تھا۔ بادشاہ اور تمام امرائے سلطنت اِس مذہبی جشن میں شریک تھے

مرسی نے آگے بڑھکر بادشاہ کے سامنے جام پیش کیا۔ بادشاہ نے جام لیتے ہوئے مرسی کو دیکھا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے بادشاہ کے سینہ میں خنجر پیوست کر دیا ہو بادشاہ کے محل میں سینکڑوں حسین عورتیں تھیں لیکن وہ اس طرح مرسی کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اُس نے پہلی مرتبہ کسی عورت کو دیکھا ہو۔ بادشاہ کی نظریں مرسی کے چہرہ پر جمی ہوئی تھیں۔ اور پجاری بادشاہ کے چہرہ کے تغیرات کو تشویش کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔

پجاری کا دل سینہ کے اندر دھڑکنے لگا۔ اور وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔ کاش میرا خیال غلط ثابت ہو۔ لیکن پجاری کا خیال غلط نہ تھا۔ کیونکہ بادشاہ نے فوراً پجاری سے پوچھا۔

"یہ لڑکی کون ہے"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بادشاہ کے سوال نے مرسی کو پریشان کر دیا۔ وہ اِس سوال کا مطلب سمجھ گئی۔
پجاری نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

"خداوند یہ ناچنے والی لڑکیوں میں ابھی شامل ہوئی ہے"

بادشاہ نے پھر مرسی کو بغور دیکھا۔ اور اُس نے پجاری کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہمارے محل میں بھیج دو"

پجاری نے گردن جھکا لی۔ گویا وہ تعمیل حکم کا اقرار کر رہا ہے۔ لیکن پجاری کی نظر میں دنیا تاریک ہو گئی۔ اُسے ایسا معلوم ہوا جیسے بادشاہ نے اُسکے جسم کو بیروح کر دیا ہو۔ یا اُس کی آنکھوں سے بینائی چھین لی ہو۔

اُس زمانہ میں بادشاہ دیوتا کی حیثیت رکھتا تھا۔ بادشاہ کا مندر کی کسی لڑکی کو منتخب کر لینا۔ کسی لڑکی کے لئے معمولی اعزاز نہ تھا۔ آشوریوں کے عقیدہ کے مطابق ایسی لڑکی کو دیوی کا درجہ مل جاتا تھا۔

مرسی کا انتخاب صرف مندر کی چہار دیواری ہی میں رشک کی نظر سے نہیں دیکھا جا رہا تھا۔ بلکہ ساری سلطنت میں مرسی کی خوش نصیبی کا چرچہ تھا۔

مرسی کو اُس زمانہ کے دستور کے مطابق سات دریاؤں کے پانی سے غسل دیا گیا اور کنواری لڑکیوں کے ہاتھ کے بُنے ہوئے ریشم کا لباس پہنایا گیا۔

مندر کی لڑکیاں اُسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں۔ شاہی سپاہی۔ شاہی سواری لئے باہر منتظر تھے۔ مندر بھی آج شاہی محل سے کچھ کم بارونق نہ تھا۔ لیکن مرسی بیحد مغموم تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی مجرم کو موت کی سزا کا حکم سُنا دیا گیا ہو۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تمام مراسم ادا ہو گئے۔ اِس کے بعد مرسی آخری مرتبہ رخصت ہونے کے لئے پجاری کی کوٹھری میں آئی۔ پجاری مغموم تھا۔ مرسی اُس کے غم کا سبب سمجھ گئی۔ مرسی نے پجاری کے قدموں پر گرتے ہوئے کہا۔

"میرے پجاری مجھے بچالو"

یہ کہکر مرسی نے پوری مضبوطی کے ساتھ پجاری کے پیر پکڑ لئے۔ پجاری نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مرسی تمہیں بادشاہ نے اپنے لئے انتخاب کیا ہے"

پھر پجاری نے مرسی کو اپنے قدموں پر سے اُٹھا کر اپنے قریب بٹھالیا۔ مرسی۔ برابر رو رہی تھی۔ اب وہ اپنے دلی جذبہ کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتی تھی عورت میں انتہائی ضبط ہے لیکن وہ اظہارِ مدّعا کے معاملہ میں بھی کم جری نہیں ہوتی اُس نے جواب دیا۔

"مگر میں نے تو آپ کو انتخاب کیا ہے۔ میں شاہی محل میں نہیں رہ سکتی"

پجاری کو یہ معلوم ہوا جیسے کسی نے اُس کے پوشیدہ زخم کو چھیڑ دیا ہو۔ وہ سب کچھ بھول گیا۔ اُس نے بیتابانہ مرسی کو سینہ سے لگالیا۔ یہی پجاری کا جواب تھا۔ اسکے بعد پجاری یہ کہتے ہوئے اُٹھا "مرسی تم ٹھہرو۔ میں ابھی آتا ہوں" اور وہ چلا گیا۔ اُس نے شاہی سپاہیوں سے کہا "شہنشاہ سے کہدو۔ مرسی شاہی محل میں نہیں جائے گی"

پجاری کے ان جملوں سے مندر میں ایک سناٹا چھا گیا۔ ان جملوں کے معنی پجاری بھی خوب سمجھتا تھا۔ گویا پجاری نے اپنے آپ کو موت کے پنجہ میں دیدیا تھا۔ اِس کے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بعد پجاری اپنی کوٹھری میں واپس آگیا۔ مرسی بدستور پتھر کی مورت کی طرح ساکت و سامت بیٹھی تھی۔ پجاری نے اندر سے کوٹھری کا آہنی دروازہ بند کر لیا اور اب دو سچّے پرستار ساری دُنیا سے الگ تھلگ تھے۔

پجاری کا گناہ معمولی گناہ نہ تھا۔ اُس نے حکومت آشور کے مذہبی قانون کی توہین کی تھی۔ اُس نے بادشاہ سے بغاوت کی تھی۔ شاہی فوجیں مندر کو گھیرے ہوئے تھیں۔ مندر کی لڑکیاں خوف سے لرز رہی تھیں۔

شاہی سپاہی پجاری کی کوٹھری کے آہنی دروازے کو توڑنے میں مصروف تھے دروازہ مضبوط تھا۔ اور بے حد مضبوط۔ لیکن جو انسان پہاڑ کھود کر پھینک سکتا ہے اُس کے لئے یہ معمولی سا دروازہ کیا چیز تھا۔ دروازہ توڑا جا رہا تھا۔ اور باہر لوگ چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

"مندر کا پجاری فرشتہ کے لباس میں شیطان نکلا"

"اُسے اِس حرکت کی پوری سزا مل جائے گی"

"اُس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ یا اُس کی بوٹیاں کتوں کو کھلا دی جائینگی"

"شاید لڑکی کے ساتھ بادشاہ سختی کا سلوک نہ کرے"

"نہیں اُسے بھی سخت سزا دی جائے گی"

"بے شک دونوں برابر کے گنہگار ہیں"

یہ تھے لوگوں کے خیالات کہ یکایک دروازہ ٹوٹا۔ دروازے کے ٹوٹنے کی خوفناک آواز نے لوگوں کی نگاہیں دروازہ پر جما دیں۔ لوگوں نے اِس سے پہلے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہزاروں مرتبہ پجاری کو دیکھا تھا لیکن نہ معلوم کیوں اِس مرتبہ اُن کی نظریں اُسے دیکھنے کے لئے بُری طرح بیتاب تھیں۔

سینکڑوں سپاہی۔ برقی سرعت کے ساتھ دروازہ کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور سپاہیوں کا افسر چند سپاہیوں کے ساتھ دو محبت کے مجرموں کو گرفتار کرنے کے لئے اندر بڑھا اُس نے مختصر سی کوٹھری کا کونہ کونہ تلاش کرلیا وہاں کچھ نہ تھا۔ سپاہیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ حیرت میں تھے۔ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔

سپاہیوں کا افسر جو پجاری کا پُرانا عقیدتمند تھا خوف سے کانپ گیا۔ اُس نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے پجاری کے متعلق کیسے کیسے بُرے خیالات قائم کئے تھے۔ مگر وہ انسان نہ تھا۔ آسمانی مخلوق تھا۔ دیوتاؤں نے اُس کی مدد کی۔ وہ عقیدت سے پجاری کی کوٹھری میں جھک گیا اور اِسکے بعد کوٹھری سے باہر نکل آیا۔

پجاری غائب تھا۔ حیرت انگیز طریقہ پر وہ روپوش ہو گیا تھا۔ ذرا سی دیر میں یہ خبر تمام شہر میں بجلی کی طرح پھیل گئی۔ وہی لوگ جو پجاری کے متعلق بُرے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ جابجا کھڑے ہوئے چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

"پجاری انسان نہیں تھا وہ آسمانی مخلوق تھا"

"دیوتاؤں نے مرسی کے روپ میں کسی دیوی کو اُسے لینے بھیجا تھا۔ اب وہ آسمان پر چلا گیا"

"بادشاہ بڑا ظالم ہے۔ اُس نے پجاری کی توہین کی ہے"

"بادشاہ پر عذاب نازل ہو گا۔ پجاری اُسے کبھی نہیں معاف کر سکتا"

اس واقعہ کے بعد پجاری سے لوگوں کو غیر معمولی عقیدت پیدا ہو گئی۔ اتنی عقیدت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جو شاید اِس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ لیکن پجاری اب اُن کی عقیدت سے بے نیاز تھا۔ اُسے اپنی ریاضت کا پھل مل چکا تھا۔ مرسی اُس کے ساتھ تھی۔ اور یہ اتنی بڑی دولت تھی جس کے لئے اُس نے سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ وہ دونوں اُس پوشیدہ راستہ سے باہر آچکے تھے جو صرف پجاری کو معلوم تھا۔

رات کی تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ہَوا تیزی کے ساتھ چل رہی تھی۔ ایسی تیزی کے ساتھ جیسے طوفان آرہا ہو۔ لیکن اس طوفانی رات میں دو سچے پرستارانِ محبت آشوری حکومت کی سرحد کو پار کرنے کی کوشش میں برابر آگے بڑھتے چلے جارہے تھے مرسی نے تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے کہا "پجاری تم نے میرے لئے سب کچھ چھوڑ دیا"

پجاری نے مرسی کو محبت سے آغوش میں لیتے ہوئے جواب دیا "جس کے پاس تم ہو اُس کے پاس کیا نہیں"

یہ دونوں دارالحکومت سے بہت دور ایک جنگل میں دنیا سے الگ تھلگ سکون کی زندگی گذار رہے تھے۔ اُن کو کچھ خبر نہ تھی کہ شاہی سپاہی اُن کی تلاش میں ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔

پجاری کی کرامت کا بادشاہ کے دل پر بھی گہرا اثر تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پجاری کے قدموں پر فرطِ عقیدت سے سر رکھنے کے بعد اُس سے معافی مانگ لے۔ اسی لئے اُس نے پجاری کی تلاش میں ملک کے گوشہ گوشہ میں سپاہی دَوڑا دیئے تھے۔

سپاہی کئی دن تک اُس کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ آخر سپاہیوں نے اُسے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تلاش کرلیا۔ پجاری نے سپاہیوں کو اپنی جھوپڑی کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو وہ جھوپڑی سے نکلا اور اُس نے تحکمانہ انداز میں کہا

"میں تمہارا مذہبی رہنما ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ واپس چلے جاؤ۔"

مرسی جھوپڑی کے اندر کانپ گئی۔ اپنی موت کے خوف سے نہیں بلکہ اُس پجاری کو خطرہ میں دیکھکر جس پر وہ اپنا سب کچھ قربان کر چکی تھی۔ مرسی نے سنا سپاہی کہہ رہے تھے۔

"آپ دیوتا ہیں بادشاہ اپنے کئے پر نادم ہے۔"

مرسی اس کا مطلب کچھ نہ سمجھ سکی لیکن اُس نے سنا کہ پجاری کہہ رہا تھا۔

"اب تمہارا پجاری دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ بادشاہ سے کہدو کہ کمان سے نکلا ہوا تیر دوبارہ واپس نہیں آسکتا۔"

"ہماری زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔" سپاہیوں کے سردار نے کہا

"تمہارا مطلب۔" پجاری نے پوچھا۔

"بادشاہ نے حکم دے دیا ہے۔" سردار بولا۔ "اگر ہم آپ کو تلاش نہ کر سکے تو ہم کو موت کی سزا دیدی جائے۔

پجاری ایک گہری فکر میں مبتلا ہو گیا اس کے بعد اس نے کہا

"بادشاہ سے کہدو کہ کل صبح ہم دارالسلطنت میں داخل ہوں گے۔"

دربار منعقد تھا۔ بادشاہ اور امرا پجاری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ مقدس پجاری کی آمد کا ہر جگہ چرچہ تھا۔ انسانی سروں کا سمندر پجاری کے درشنوں کے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لئے اُمڈا چلا آرہا تھا۔

پجاری اور مرسی کا جلوس بڑی شان کے ساتھ دارالسلطنت میں داخل ہوا پجاری جدھر سے بھی گذرتا تھا لوگ فرطِ عقیدت سے جُھک جاتے تھے۔ پجاری اور مرسی کو بڑے احترام کے ساتھ دربار میں لایا گیا۔ بادشاہ نے پجاری کے سامنے گردن جھکا دی اور کہا۔

"پجاری آپ دیوتا ہیں۔ مجھے معاف کر دیجئے کہ میں نے آپ سے اس لڑکی کو چھیننے کی کوشش کی جسے دیوتا آپ کو عطا کر چکے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے معاف کر دیجئے۔ میں اِس کی تلافی کے لئے تیار ہوں۔ اور آپ کو بڑے سے بڑا اعزاز پیش کرتا ہوں۔"

پجاری نے جواب دیا "اے بادشاہ میں تیری کرم فرمائیوں کا ممنون ہوں۔ میں تجھے بتانا چاہتا ہوں کہ نہ میں کوئی دیوتا ہوں اور نہ مافوق الفطرت انسان۔ میں دُوسروں کی طرح ایک عام انسان ہوں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے میں مندر کا پجاری تھا اور اب میں محبت کا پجاری ہوں۔ نہ مجھے کسی اعزاز کی ضرورت ہے اور نہ عہدہ کی اب میں اِن سب چیزوں سے بے نیاز ہوں۔ مجھے میرا گوہرِ مقصود حاصل ہو گیا۔"

یہ کہنے کے بعد پجاری مرسی کو ساتھ لئے ہوئے چل نکلا پجاری کے اظہارِ حقیقت کو انکسار پر محمول کیا گیا۔ اور یہ سمجھا گیا کہ پجاری بدستور ناراض ہے۔ بادشاہ پجاری کی بے رُخائی سے لرز گیا۔ اور سجدہ میں گر پڑا۔ پجاری جا رہا تھا۔ اور ہزاروں انسانوں کا مجمع اُس کے ساتھ ساتھ تھا۔ لوگ اُس کی چرن دُھول اٹھا اُٹھا کر آنکھوں سے لگا رہے تھے۔ اور وہ مرسی کو ساتھ لئے ہوئے برابر قدم بڑھاتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہوا اپنی منزل طے کر رہا تھا۔ لوگوں کی عقیدت کی پروا کئے بغیر۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

(کلدانی اور آشوری تاریخ کی مدد سے مرتب کیا گیا)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

۳

رستم و سہراب

یہ تاریخی ڈرامہ۔ ایران کے زندۂ جاوید شاہکار
"شاہنامہ" سے ماخوذ ہے۔ شاہنامہ کو نہ صرف
فارسی زبان میں بلکہ دنیا کے لٹریچر میں ایک امتیازی
درجہ حاصل ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رستم و سہراب

پہلا سین

(شاہِ توران "افراسیاب" کا دربار امراصف بستہ کھڑے ہیں۔ تختِ شاہی کے قریب رُستم کا بیٹا سہراب ہتھیاروں سے مسلح ایستادہ ہے۔ "افراسیاب" توران کی مقدس تلوار لئے ہوئے تخت سے اُترتا ہے۔ سہراب کے قریب آتا ہے اور سہراب کو یہ تلوار دیتا ہے۔)

افراسیاب :- (تلوار دیتے ہوئے) بہادر سہراب اِس مقدس تلوار کی عظمت کو برقرار رکھنا۔

سُہراب :- اِس مقدس تلوار کی عظمت۔ توران کی عظمت ہے۔ افراسیاب کی عظمت ہے۔ اور سہراب کی عظمت ہے۔

افراسیاب :- آج ما بدولت بے حد مسرور ہیں کیونکہ عنقریب ایران اور کاؤس کی رعونت سہراب کی ٹھوکروں سے روندی جائے گی۔

سُہراب :- مجھے اُمید ہے کہ تاریخ ہمیشہ توران اور سہراب کے کارناموں پر فخر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کرے گی۔

افراسیاب :۔ میں کامیابی اور فتحیابی کی تمنا کے ساتھ تم کو رخصت کرتا ہوں۔

(سہراب ادب سے جھکتا ہے۔ دربار سے گذرتا ہوا محل کے باہر آتا ہے۔ فوج تیار کھڑی ہے۔ سہراب کے محل سے باہر نکلتے ہی بگل بجتا ہے۔ بگل کی آواز تمام سمرقند میں گونج جاتی ہے۔ سہراب کی ماں تہمینہ بگل کی آواز سنکر بے چین ہو جاتی ہے اور اپنے محل کے اُس حصہ میں جاکر کھڑی ہو جاتی ہے جہاں سے سمرقند کی سڑکیں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ فوج بگل بجاتی ہوئی تہمینہ کے محل کی طرف بڑھتی ہے تہمینہ اپنے بیٹے سہراب کو دیکھتی ہے سہراب گھوڑے پر سوار محل میں داخل ہوتا ہے ماں کے قریب آکر گھوڑے سے اُتر پڑتا ہے اور ماں کے دامن کو بوسہ دیتا ہے)

تہمینہ :۔ میرے بچے آج میں کیا دیکھ رہی ہوں۔

سہراب :۔ وہی جو ایک بہادر بیٹے کی بہادر ماں کو دیکھنا چاہیے۔

تہمینہ :۔ کیا افراسیاب تجھے بھی جنگ کی بھٹی میں جھونک دینا چاہتا ہے۔

سہراب :۔ ماں ایسا نہ کہئے۔

تہمینہ :۔ شاہ کاؤس نے تیرے باپ رستم کو مجھ سے چھین کر میری زندگی کو برباد کر دیا ہے اور اب افراسیاب تجھ کو میدان جنگ میں بھیج کر مجھے زندہ درگور کر دینا چاہتا ہے۔

سہراب :۔ ماں مجھے کوئی نہیں بھیج رہا۔ میں خود جا رہا ہوں۔ میں میدان جنگ میں جاکر

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ میں رستم کا بیٹا ہوں اور تہمتن کا لخت جگر ہوں۔

تہمینہ :- تیری پیدائش کے بعد میں نے یہ شہرت دی تھی کہ میرے لڑکا نہیں بلکہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اِس خوف سے کہ تیرا باپ رستم تجھے مجھ سے نہ چھین لے۔ بیٹا یہی خوف آج بھی دامنگیر ہے۔

سہراب :- ماں! سہراب اپنے آپ کو کھونے نہیں جا رہا۔ بلکہ اپنے اُس باپ کو حاصل کرنے جا رہا ہے جو اپنے بیٹے سہراب کے نام تک سے واقف نہیں۔

تہمینہ :- تو ابھی ناسمجھ اور نادان ہے۔

سہراب :- ماں میرے بازوؤں میں طاقت ہے۔ میں اپنی ہمت، جرأت اور طاقت سے اپنے باپ رستم کے دل کو فتح کر دوں گا۔ اپنی تلوار سے ایران پر قبضہ جماؤں گا۔ اور ایران کے تخت پر اپنے اُس باپ کو بٹھاؤں گا جو ایران کی حکومت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

تہمینہ :- مگر میرا دل تیری جدائی سے بے چین ہے۔

سہراب :- ہر سپاہی کی ماں کو یہ بے چینی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

تہمینہ :- خدا تجھے زندہ اور سلامت واپس لائے۔

سہراب :- ماں یہ بھی تو کہو کہ تیرا نام بہادروں کی تاریخ میں ہمیشہ روشن رہے۔

تہمینہ :- ہاں میرے بچے ایسا ہی ہوگا۔

سہراب :- فتح اور کامرانی میرا انتظار کر رہی ہے۔ مجھے اجازت دیجئے۔

تہمینہ :- الوداع میرے بچے الوداع۔

(سہراب ماں کے چہرہ کو حسرت سے دیکھتا ہے۔ ماں کی آنکھوں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میں آنسو آجاتے ہیں۔ سہراب چلا جاتا ہے۔ ماں غم سے نڈھال
ہوجاتی ہے۔ فوج گذرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے)

دوسرا سین

(ایران کی سرزمین پر، ایک طرف توران کی فوجوں کے خیمے گڑے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایران کی فوجوں کے خیمے نظر آرہے ہیں سہراب کی فوج صف بستہ کھڑی ہے۔ سہراب سب سے آگے ہے۔ سہراب کی فوج برابر سہراب زندہ باد کے نعرے لگا رہی ہے لیکن ایران کا کوئی سردار بھی سہراب کے مقابلہ پر نہیں آتا آخر سہراب اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا تن تنہا ایک ایسے خیمے میں گھس جاتا ہے، جہاں ایرانی سردار آپس میں مشورے کر رہے ہیں۔ سب سہراب کو دیکھکر حیران رہ جاتے ہیں میان سے تلواریں نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔)

سہراب:۔ اپنی تلواروں کو میان ہی میں رہنے دو۔ میں نہیں چاہتا کہ کل دنیا یہ کہے کہ سہراب نے بے خبری میں گھس کر تمام ایرانی سرداروں کو قتل کر دیا۔ میں جو کچھ کہنے آیا ہوں وہ سنو اور غور کے ساتھ سُنو۔

سردار:۔ (خاموشی اور گھبراہٹ کے ساتھ متوجہ ہو جاتے ہیں)

سہراب:۔ ایران کے سردارو۔ میرے سپاہیوں نے للکار للکار کر مقابلہ کی تمہیں دعوت دی۔ مگر تم میں سے کوئی بھی مقابلہ پر نہ آسکا۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ تم میں مقابلہ کی طاقت نہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے ہاتھ سے ایران کی مخلوق کا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

خون نہ بہنے پائے۔ اب میری اور تمہاری جنگ کا فیصلہ اِس طرح ہو گا کہ تم میں جو سب سے بہادر ہو میرے مقابلہ پہ آجائے۔ اور دو آدمی لڑ کر اِس جنگ کا دو ٹک فیصلہ کر دیں۔

زوّارہ :۔ ہمیں منظور ہے مگر ہمیں مہلت دیجیے۔

سہراب :۔ تم کو ایک دن کی مہلت دی جاتی ہے۔ تم اپنے کسی بہترین سردار کو میرے مقابلہ کے لئے چن لو۔

زوّارہ :۔ ہم کل اپنا بہترین بہادر آپ کے مقابلہ کے لئے بھیج دینگے۔

سہراب :۔ (جاتے ہوئے) الوداع اب کل میدان جنگ میں ملاقات ہو گی۔

(سب حیران رہ جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو حیرت سے تکتے ہیں۔ سہراب چلا جاتا ہے۔ ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔)

زوّارہ :۔ شکل۔ صورت۔ جسم۔ ہر چیز میں دوسرا رستم۔

ایک سردار۔ رستم کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اِسے زیر نہیں کر سکتا۔

زوّارہ :۔ مگر شاہ کاؤس کی حماقت نے رستم کو ہماری حکومت سے بدظن کر دیا ہے۔

گودرز :۔ میں رستم کو منا کر لاؤں گا۔ یہ ہماری قوم اور ملک کی عزّت کا سوال ہے۔

زوّارہ :۔ اگر رستم راضی نہ ہوا تو ایران کی عزّت خاک میں مل جائے گی۔

تیسرا سین

(رستم کا خیمہ گودرز گھوڑے سے اُترتا ہے۔ خیمہ میں داخل ہوتا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہے رستم کھانے پینے میں مصروف ہے۔ گودرز کی آمد پر خوش ہوتا ہے۔)

رستم :۔ کون۔ گودرز۔ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔

گودرز :۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میں آج پھر آپ کی بارگاہ میں حاضری کا فخر حاصل کر رہا ہوں۔

رستم :۔ اور میری خوش بختی ہے کہ آج میرا پُرانا دوست پھر میرے سامنے موجود ہے آؤ بیٹھو۔ کھاؤ۔ پیو۔ اور اُس زمانہ کی یاد کو تازہ کرو۔ جب ہم تم ایک ساتھ زندگی کا لُطف اُٹھایا کرتے تھے۔

گودرز :۔ آج کھانے اور پینے سے بہت اہم کام ہمارے سامنے ہے۔

رستم :۔ بتاؤ گودرز بتاؤ کیا بات ہے۔

گودرز :۔ توران کی فوجیں ایران کا محاصرہ کر چکی ہیں۔ آج ایران میں ایک بھی ایسا بہادر نہیں جو تورانی سردار سہراب کا مقابلہ کر سکے۔ اُس کے بازوؤں میں فولاد کی طاقت ہے۔ اُس کے سینہ میں شیر کا دل ہے۔ وہ طاقت ہمت اور جرأت کا دیوتا ہے گویا دُوسرا رستم نئے سرے سے جوان ہو کر دنیا میں آگیا ہے۔ اے بہادر تہمتن ایرانی سردار سب بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہیں۔ سب کی نظریں آپ پر۔ صرف آپ پر جمی ہوئی ہیں۔ ہماری مدد کیجئے۔ ورنہ ایران ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا۔

رستم :۔ اگر ایرانی سردار بوڑھے ہو گئے ہیں تو رستم اُن سب سے زیادہ بوڑھا ہے میرے دوست اس خیال کو چھوڑ دو۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

گودرز :- ایسا نہ فرمائیے۔ ہماری آخری اُمید آپ ہی کے ساتھ وابستہ ہے۔

رستم :- آخری اُمید۔ اپنی اُمیدیں اُس بادشاہ کے ساتھ وابستہ کرو جو جوان ہے۔ جس میں جوانوں کے مقابلہ کی طاقت ہے جو جوانوں سے محبت کرتا ہے اور رُستم جیسے بوڑھوں کو حقیر سمجھتا ہے۔

گودرز :- دولت پناہ کاؤس آپ سے معافی کے خواستگار ہیں۔

رستم :- معافی اُس بوڑھے سے معافی مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ کاؤس سے کہو کہ تو نوجوان ہے۔ اِس لئے تجھ ہی کو سہراب جیسے نوجوانوں کے مقابلہ پر جانا چاہیئے۔ رستم بوڑھا ہو چکا ہے۔ قبر کی گہرائیاں اُسے بلاوا دے رہی ہیں۔

گودرز :- بزرگ تہمتن ایسا نہ فرمائیے۔

رستم :- گودرز مجھے نہ ستاؤ۔ مجھے اپنی باقی زندگی اطمینان سے بسر کرنے دو میدان جنگ میں جانا مجھ جیسے بوڑھوں کا کام نہیں۔ کاش میرے ہاں بیٹی کی بجائے بیٹا پیدا ہوتا۔ تو آج وہ ایران کی سرزمین کے کام آتا اُس کی عمر آج بالکل سہراب جیسی ہوتی۔ وہ میرے نام کو روشن کرتا۔ گودرز تم نے نوجوان سہراب کا ذکر کر کے میرے زخموں پر نمک چھڑک دیا ہے۔ میں بڑا بدنصیب ہوں۔ مجھ بدبخت کو اب دنیاوی اُلجھنوں میں نہ پھنساؤ۔

گودرز :- اے بہادر رستم۔ کیا آپ یہ کہلوانا چاہتے ہیں کہ ایران بہادروں سے خالی ہو چکا۔ کیا آپ یہ طعنے سننے کے لئے تیار ہیں کہ رستم جیسا بہادر ایک نوجوان چھوکرے کے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ کیا آپ اپنی عظمت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

شہرت اور سربلندی کو ایک تورانی چھوکرے پر قربان کر دینا چاہتے ہیں۔

رستم :- گودرز کیا تمہارے پاس اِس سے زیادہ سخت اور زہر میں ڈوبے ہوئے الفاظ نہیں تھے۔ تم نے مجھ بوڑھے کے ٹھنڈے خون میں جوش پیدا کر دیا ہے۔ رستم اپنے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے وطن ایران کے لئے اُس چھوکرے سے مقابلہ کرے گا جو اُس کی اولاد کی برابر ہے۔ اور جس سے مقابلہ رستم کی توہین ہے۔ لیکن یاد رکھو تم کو آخر وقت تک سہراب سے یہ چھُپانا ہوگا کہ اُس کا مقابلہ رستم کر رہا ہے۔

گودرز :- (خوش ہوتے ہوئے) ایسا ہی ہوگا۔

رستم :- جاؤ۔ مقابلہ کی تیاری کرو۔ ایک مرتبہ پھر دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ رستم میں آج بھی پہاڑوں کو ٹکرا دینے کی طاقت ہے۔ رستم بوڑھا ہونے کے باوجود بھی آج بدستور جوان ہے۔ جاؤ۔ جاؤ۔ مقابلہ کی تیاریاں کرو۔

چوتھا سین

(ایران کا میدان کارزار ہزاروں انسانوں کا مجمع میدان جنگ میں ہے۔ سہراب اور رستم۔ اپنے اپنے خیموں سے نکل کر میدان میں آتے ہیں۔ رستم سہراب کو۔ سہراب رستم کو بغور دیکھتا ہے اور رستم لڑنے سے پہلے سہراب کو نصیحتیں کرتا ہے۔)

رستم :- اے نوجوان تو کون ہے جو اپنی موت کو دعوت دینے کے لئے میرے مقابلہ پر آیا ہے۔ یاد رکھ یہ دُنیا جنت کی طرح خوشگوار ہے اور موت بیحد خوفناک ہے۔ مجھے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دیکھ اور سمجھنے کی کوشش کر۔ میں تیرے باپ کی عمر کا بوڑھا اور تجربہ کار سردار ہوں۔ میری زندگی خون سے تر بتر میدانوں میں گزری ہے۔ میں بیشمار دشمنوں کو زیر کر چکا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے ہاتھوں اس نادان بچہ کی زندگی برباد ہو جو میری اولاد کی برابر ہے، توران کی حمایت چھوڑ دے۔ میرے آغوش میں آکر پناہ حاصل کر لے۔ میں تیرے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کروں گا۔ توران سے زیادہ ایران کو تیری ضرورت ہے۔ کیونکہ ایران میں تجھ جیسے نوجوان ناپید ہیں۔ میرے بچے میں چاہتا ہوں کہ تو میری تلوار کے نیچے تڑپنے کی بجائے میرے آغوش میں رہ کر اطمینان اور سکون کی زندگی گذارے۔

(سہراب رستم کی باتوں سے سمجھ جاتا ہے کہ یہ رستم ہی ہے۔ محبت پدری جوش کرتی ہے۔ سہراب گھوڑے سے اُتر جاتا ہے اور بیتابی کے ساتھ رستم کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔)

سہراب :۔ آپ کی باتیں میرے کلیجہ کے پار ہو رہی ہیں۔ مجھے بتائیے کہ آپ کون ہیں؟ کیا آپ رستم ہیں؟ وہ رستم جس پر نہ صرف ایران بلکہ ساری دنیا کو فخر ہے۔ بتائیے بتائیے آپ کون ہیں؟

رستم :۔ (خاموش رہتا ہے)

سہراب :۔ آپ بولتے کیوں نہیں۔ آپ جواب کیوں نہیں دیتے؟

رستم :۔ نادان لڑکے کیا تو اپنی اہمیت اتنی سمجھتا ہے کہ رستم جیسا بہادر تیرے مقابلہ پر آئے۔ میں رستم کی فوج کا ایک چھوٹا سا سردار ہوں۔ یاد رکھ اگر رستم تیرے سامنے آجاتا۔ تو خوف سے تیرے ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے اور یہ جنگ اُسی وقت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ختم ہو جاتی۔ رستم وہ ہے جس سے زمین لرزتی ہے۔ رستم وہ ہے جس سے آسمان کانپتا ہے۔ اُس کا خیال چھوڑ دے اور فیصلہ کر کہ تو ایران کی پناہ قبول کرتا ہے یا موت کو دعوت دیتا ہے۔

سہراب :۔ بوڑھے سردار تو یہ نہ سمجھ کہ میں بزدل اور کمزور ہوں۔ میں نے تیری سخت باتیں صرف اس لئے سنیں کیونکہ میرے دل میں رستم کی عظمت ہے اور میں تجھے رستم سمجھ رہا تھا۔ لیکن اب جبکہ تو رستم ہونے سے انکار کرتا ہے تو میری تلوار تیری زہر آلود باتوں کا جواب دے گی۔ لے سنبھل۔

(سہراب ایک جست کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے پوری سرعت کے ساتھ رستم پر حملہ کرتا ہے۔ دونوں طرف سے شمشیر زنی کے بہترین جوہر دکھائے جاتے ہیں۔ دونوں کے گھوڑے پسینے سے تر بتر ہو جاتے ہیں۔ رستم پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ رستم کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر جاتی ہے۔ سہراب بھی تلوار پھینک دیتا ہے خنجر سے حملہ کرتا ہے دونوں میں کشتی ہوتی ہے۔ مجمع بے چین ہے۔ آخر بڑی جدو جہد کے بعد سہراب رستم کو پچھاڑ دیتا ہے۔ سینہ پر چڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور رستم کا سر قلم کرنا چاہتا ہے۔ تورانی فوج سہراب زندہ باد کے نعرے لگاتی ہے۔)

سہراب :۔ بوڑھے اور مغرور سردار تو نے دیکھا کہ توران کے نوجوان کیسے بہادر ہوتے ہیں۔ (گردن کی طرف خنجر بڑھاتا ہے)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رستم :۔ اے بہادر نوجوان۔ میری گردن اُتارنے سے پہلے یہ سمجھ لے کہ ہمارے ملک کا یہ دستور ہے کہ پہلی شکست کے بعد شکست خوردہ کو ایک موقع اور دیا جاتا ہے ہمارا تیرا آخری فیصلہ کل ہوگا۔

سہراب :۔ اگر تیرے ملک کا یہی دستور ہے۔ تو مجھے منظور ہے۔ مگر یاد رکھ کہ یہی وقت کل بھی تجھے دیکھنا ہوگا۔

(یہ کہتے ہوئے سہراب رستم کے سینہ سے اُتر جاتا ہے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہو جاتا ہے)

پانچواں سین

(دوسرا دن میدان کارزار میں تورانی اور ایرانی فوجیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں لاکھوں انسان سہراب اور رستم کی جنگ کو دیکھنے کیلئے جمع ہیں۔ رستم اور سہراب دونوں اپنے اپنے خیموں سے نکلتے ہیں۔ اور گھوڑوں پر سوار ہو کر میدان کارزار کی جانب بڑھتے ہیں۔ دونوں کے گھوڑے ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔ سہراب رستم کو دیکھکر پھر ایک کشش محسوس کرتا ہے۔)

سہراب :۔ بوڑھے سردار میں تیرے اندر ایک نامعلوم کشش محسوس کر رہا ہوں۔

رستم :۔ وہی کشش جو بستر پر پڑا ہوا مریض موت کے فرشتہ میں محسوس کرتا ہے۔

سہراب :۔ میں کہتا ہوں کہ اپنی تلخ گفتار سے اپنی موت کو دوبارہ دعوت نہ دے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رستم :- موت۔ میری موت اور اُس نوجوان کے ہاتھ سے جو میری اولاد کی برابر ہے۔ اور جو توران کی لڑکیوں میں کھیلنے کے قابل ہے۔

سہراب :- کیا تو کل کا معرکہ بھول گیا۔

رستم :- وہ اتفاق تھا۔

سہراب :- میں آج کو بھی کل بنا دوں گا۔

رستم :- شیر ایک مرتبہ پنجرہ سے نکلنے کے بعد قابو میں نہیں آتا۔

سہراب :- مگر سہراب کی صرف ایک ضرب اُسے بے جان بنا سکتی ہے۔

رستم :- اسی لئے تو باتوں میں وقت برباد کر رہا ہے۔

سہراب :- اب میری تلوار تیری ان باتوں کا جواب دے گی۔

(دونوں میں شمشیر زنی شروع ہو جاتی ہے۔ شمشیر زنی کرتے کرتے رستم کی تلوار ٹوٹ جاتی ہے۔ رستم گھوڑے سے کود پڑتا ہے سہراب تلوار لئے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔)

رستم :- اگر تیری رگوں میں بہادر باپ کا خون ہے تو تلوار پھینک دے۔

سہراب :- (تلوار پھینکتے ہوئے) میں تیری مجبوری سے ناجائز فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتا

(اس کے بعد دونوں میں کشتی ہوتی ہے۔ بڑی دیر تک کشتی ہوتی رہتی ہے۔ رستم موقع پا کر کمر سے خنجر نکال کر سہراب کے سینہ میں پیوست کر دیتا ہے۔)

سہراب :- آہ۔ تو نے میرے ساتھ فریب کیا۔

رستم :- جنگ میں مکر اور فریب سب کچھ جائز ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سہراب :- سفاک تو نے میری اُمیدوں کو خاک میں ملادیا۔ تیری عیاری نے مجھے اتنا بھی موقع نہ دیا کہ میں اپنے باپ رستم کو ایک نظر دیکھ سکتا۔

رستم :- تو۔ اور رستم کا بیٹا؟

سہراب :- ہاں میں اُس بہادر رستم کا بیٹا ہوں جو اپنے بیٹے کی موت کی خبر سُنکر تجھے خاک میں ملادے گا۔

رستم :- مگر رستم کے کوئی بیٹا نہیں تھا۔

سہراب :- دنیا یہی جانتی ہے۔ مگر حقیقت کچھ اور ہے۔

رستم :- کیا تو واقعی رستم کا بیٹا ہے؟

سہراب :- یہ واقعہ ہے۔

رستم :- اِس کا ثبوت؟

(سہراب بازو سے مہرہ کھول کر رستم کے سامنے ڈالدیتا ہے رستم مہرہ کو پہچان لیتا ہے۔ اُس پر سکتہ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔)

رستم :- میرے بچے میں ہی تیرا بدنصیب باپ رستم ہوں۔ (یہ کہتے ہوئے بیٹے سے لپٹ جاتا ہے)

سہراب :- میرا مقصد حاصل ہو گیا۔ میں نے آپ کو دیکھ لیا۔

رستم :- میرے بچے تو مجھ سے ملا بھی تو کس حال میں۔

سہراب :- محترم باپ میری قسمت میں یہی لکھا تھا۔

(رستم اور سہراب دونوں روتے ہیں اور دونوں پر نیم بیہوشی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ رستم کی فوج والے نہ سمجھتے ہیں کہ رستم مارا گیا اور سہراب کے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ سہراب مارا گیا دونوں فوجیں میدان کی جانب بڑھتی ہیں۔ جب رستم کی فوج کے سردار رستم کے قریب آتے ہیں تو رستم بے تحاشا روتا ہے)

رستم :۔ کیا دیکھتے ہو۔ میں وہ ظالم اور سفاک باپ ہوں جس نے اپنے ہی ہاتھ سے اپنی اولاد کو ذبح کر دیا۔ میں نے اپنے ہی ہاتھوں اپنی دُنیا برباد کرلی۔ ارے احمقو جسے تم تورانی سردار کہہ رہے تھے وہ میرا بیٹا نکلا۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا ظالم باپ بھی ہے جسنے اپنے ہونہار بچہ کو اپنے ہی ہاتھ سے ذبح کر دیا ہو۔ جب میرا نخل حیات ہی اُجڑ گیا تو میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔

(رستم خنجر سے خودکشی کرنا چاہتا ہے۔ سردار اُس کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں سہراب کراہتے ہوئے باپ کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔)

سہراب :۔ میرے محترم باپ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب مجھے اطمینان سے مرنے دیجئے خدا کے لئے آپ زندہ رہیئے اور میری ماں کو جاکر تسلی دیجئے اور اُس سے کہیئے کہ آپ کے ہونہار بچّے نے باپ کے قدموں پر جان دیدی۔

رستم :۔ میری آنکھوں پر تاریکی کا پردہ پڑ گیا تھا۔

سہراب :۔ کاش آپ مجھ سے اپنا نام نہ چھپاتے۔

رستم :۔ کاش تیری ماں نے تیری پیدائش کو مجھ سے نہ چھپایا ہوتا میرے بچّے میں تیری ماں کو کیا جواب دوں گا۔ میں کس زبان سے کہہ سکوں گا کہ مَیں نے تیرے لختِ جگر کو ذبح کر دیا ہے۔ سہراب۔ سہراب میرے بچے سہراب۔ کوئی تمنا ہو

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تو بیان کر۔

سہراب :۔ سب سے بڑی تمنا آپ کے دیدار کی تھی وہ پوری ہو گئی۔ دوسری تمنا یہ ہے کہ میرے وطن توران کی حفاظت کیجئے۔

رستم :۔ میرے بیٹے ایسا ہی ہوگا۔

سہراب :۔ میری ماں سے میرا آخری سلام کہہ دیجئے۔

رستم :۔ کاش میں اپنا نام بتا دیتا۔ سہراب۔ سہراب۔ میرے بچے سہراب۔ یہ میں نے کیا کیا۔

(سہراب جان دیدیتا ہے۔ رستم روتا ہے۔ لاش پر گر کر بیہوش ہو جاتا ہے۔ سہراب کا گھوڑا میدان جنگ سے چل دیتا ہے اور پوری رفتار کے ساتھ روانہ ہوتا ہے اور مختلف منزلیں طے کرتا ہوا سہراب کی ماں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ سہراب کی ماں گھوڑے کو دیکھکر سب کچھ سمجھ جاتی ہے۔)

تہمینہ :۔ میری زندگی کی ساری پونجی لٹا آیا۔

گھوڑا :۔ (ہنہناتا ہے)

تہمینہ :۔ لا۔ میرے بچے کو لا۔ میں تجھ سے اپنا بچہ لوں گی۔

گھوڑا :۔ (ہنہناتا ہے)

تہمینہ :۔ میری امانت کیوں نہیں دیتا۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ تو نے میری زندگی کا تمام سرمایہ لٹا دیا ہے۔ میں نے اُسے خون جگر پلا کر پالا تھا۔ نہ جانے کیا کیا تمنائیں میں دل میں لئے ہوئے تھی۔ تو نے میری ساری تمناؤں کو خاک میں ملا دیا۔ لا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میرے سہراب کو لا۔

(تہمینہ گھوڑے کی گردن سے لپٹ جاتی ہے۔ روتی ہے
گھوڑا بھی روتا ہے۔)

تہمینہ :- تو جواب کیوں نہیں دیتا۔ بتا اب تیری ناز برداری کون کرے گا۔ تو خاموش ہے۔ بولتا کیوں نہیں۔ اتنا تو بتا دے کہ وہ کون سفاک ہے جس نے میرے چمن کو اُجاڑ دیا۔

رستم :- (آتے ہوئے) وہ سفاک میں ہوں۔ وہ قاتل میں ہوں۔

تہمینہ :- تم اور میرے بچے کے قاتل۔

رستم :- بانو مجھے معاف کر دو۔

تہمینہ :- معاف کر دوں۔ اُسے معاف کر دوں جو میری زندگی کو برباد کر کے چلا گیا۔ اُسے معاف کر دوں جس نے میرے لہلہاتے ہوئے نخلِ حیات کو جڑ سے اُکھاڑ دیا۔ یہ تم نے کیا کیا۔ میرے آقا۔ میرے مالک۔

(تہمینہ شوہر سے لپٹ جاتی ہے۔ خوب روتی ہے۔ رُستم
بھی بُری طرح روتا ہے۔)

رستم :- میری آنکھوں پر تاریکی کے پردے پڑ گئے تھے میں سمجھ ہی نہ سکا کہ وہ میرا لختِ جگر ہے کاش تم اس کی پیدائش کو مجھ سے نہ چُھپاتیں۔ بانو میں وہ بدنصیب باپ ہوں جس نے بے خبری میں اپنے گلشنِ حیات کو آگ لگا دی۔

تہمینہ :- (غصہ سے) میں تم سے اپنا سہراب لوں گی۔

رستم :- بانو ضبط سے کام لو۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تہمینہ :- ضبط - کیسا ضبط، میرے لئے ضبط نا ممکن ہے ؎

سینہ کے زخم جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

("شاہنامہ" سے ماخوذ)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

۴

مہارانی کا دِل

وہ مہارانی ہونے کے باوجود بری طرح قلبی بے چینی میں مبتلا تھی۔ جوانی کی آگ اُس کے دل کو جلائے ڈال رہی تھی۔ یہ ایک سچا تاریخی واقعہ ہے جو محمد بن قاسم کے ہندوستان پر حملہ سے تقریباً پچاس سال قبل سندھ میں پیش آیا تھا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مہارانی کا دِل

جوں جوں رات کی تاریکی بڑھ رہی تھی مہارانی شوبھا کے اضطراب اور بے چینی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا ـــــ وہ بڑی دیر تک مسہری پر کروٹیں بدلتی رہی ایک نامعلوم تکلیف کی بنا پر ـــــ پھر وہ ریشمی تکیہ کو سینہ سے چمٹانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ـــــ بالکل نادان اور ناسمجھ بچّہ کی طرح۔

جوان دل اور جوان جسم کی آگ اُسے جلائے ڈال رہی تھی ـــــ اُس کا دل اندر سے کہہ رہا تھا ـــ پگلی بوڑھے راجہ کے لئے اپنی جوانی کیوں برباد کرتی ہے ـــــ جب جوانی کا لطف ہی نہیں تو شاہی محل، نوکر، چاکر، قیمتی زیور اور کپڑے سب بیکار ہیں۔

وہ بڑی دیر تک سسکیاں بھرتی رہی۔ گذشتہ زندگی کے واقعات اُس کی نگاہوں کے سامنے تیر رہے تھے ـــــ باپ کا عالیشان مکان۔ اُس کے سامنے پائین باغ ـــــ سہیلیوں کے ساتھ دن رات کی چہلیں اور سب سے بڑھ کر سہدیو کے ساتھ اُس کی والہانہ محبّت ـــــ اس خیال کے آتے ہی سہدیو کا جوان اور خوبصورت چہرہ اُس کی نگاہوں کے سامنے آگیا ـــــ مسکراتا ہوا جوانی کی شوخی لئے ہوئے۔

پھر اُسے یاد آیا کہ یکایک اُس کی زندگی میں کس طرح انقلاب آگیا..... سندھ کے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بوڑھے راجہ ساہسی کی اُس پر نظر پڑ گئی۔ شوبھا کی جوانی اور حُسن نے راجہ کے دل کو موہ لیا۔ اُس کا باپ راجہ کے پیغام کو نہ ٹھکرا سکا ــــ راجہ کو بیٹی دینے سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے ــــ بوڑھے راجہ کی نفسانیت پر شوبھا کی جوانی کو بھینٹ چڑھا دیا گیا۔

شوبھا روئی چلّائی۔ مگر ایک بے بس لڑکی کی فریاد کون سنتا ہے۔ شوبھا کی اُمیدوں کا خوشنما محل گر پڑا۔ سہدیو اچانک لاپتہ ہو گیا۔ سہدیو کا خیال آتے ہی شوبھا کا دل بیٹھنے لگا ــــ اُسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اُسی نے سہدیو کا گلا گھونٹ دیا ہو۔

گزشتہ واقعات ایک ایک کر کے اس کی نظروں کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ اُسے یاد آیا کہ شادی کے بعد اسے حجلہ عروسی میں پہنچا کر داسیاں خوش ہوتی ہوئی اور کھلکھلاتی ہوئی یہ کہہ کر چلی گئیں "تھوڑی دیر میں مہاراج آنے والے ہیں"

کہنے والیوں کی آواز میں شوخی اور زندہ دلی تھی لیکن شوبھا کو یہ محسوس ہوا جیسے اُس کی جوانی کی بربادی کا مذاق اُڑایا جا رہا ہو۔ داسیوں کی کھلکھلاہٹ کی آواز اُس کے سینہ میں خنجر بن کر پیوست ہو گئی ــــ اور وہ ایک ناقابل برداشت تکلیف سے کراہ اُٹھی۔

مہاراج آ گئے۔ زرد رنگ کا ایک کمزور بوڑھا بدن کے ہر حصہ پر زردی چھائی ہوئی جوانی کے فریب میں مبتلا ــــ دلہن کا نقاب اُلٹ دیا گیا۔ اور ایک نوخیز کلی کو پیروں سے مسل کر پھینک دیا گیا۔ راجہ کے بھیانک چہرے کے تصوّر سے شوبھا کانپ اُٹھی ــــ اُس نے کسی نامعلوم خوف کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

اس کے بعد رانی شوبھا ایک گہرے خیال میں کھو گئی نائب سلطنت سچ کی تصویر اُس کی نگاہوں کے سامنے غیر ارادی طور پر بار بار آ رہی تھی۔ اور کہہ رہی تھی کہ ہم تمہارا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دل بہلانے کے لئے موجود ہیں"۔ پیچ کا مجسمہ رانی کے سامنے آن کر کھڑا ہو گیا۔ خوبصورت چہرہ۔ جوان جسم قوی اور مضبوط بازو۔ آج صبح پہلی مرتبہ رانی نے اُسے دیکھا تھا۔ وہ راجہ سے راج کاج کے بارے میں مشورہ کرنے محل میں آیا تھا۔۔۔۔ رانی کے من میں اُس کی بھولی صورت بس گئی تھی۔ وہ اُس کے خیال کو دل سے نکال کر پھینک دینا چاہتی تھی مگر اُس کا من موہنا چہرہ بار بار سامنے آجاتا تھا۔ رانی یہ محسوس کر رہی تھی کہ جیسے پیچ اُسے اپنی طرف پوری طاقت سے کھینچ رہا ہو۔

وہ کوشش کے باوجود پیچ کے خیال کو دل سے نہ نکال سکی پیچ کا تصور رانی کے دل و دماغ پر برابر چھاتا چلا گیا۔ رانی کو پیچ کے تصور میں ایک لذت سی محسوس ہونے لگی ایک ایسی بے پایاں لذت جس نے کہ رانی کے سوتے ہوئے جذبات کو پھر ایک بار جگا دیا۔

رانی کی زندگی نے ایک اور کروٹ لی۔ وہ شاہی محل کی چہار دیواری سے نکل کر راج کے کاموں سے دلچسپی لینے لگی محض اس لئے کہ وہ اِس بہانہ سے پیچ کے قریب رہ سکے۔ اور وہ برابر پیچ سے قریب تر ہوتی چلی گئی۔

مُردہ دل رانی کی افسردگی اچانک زندہ دلی میں بدل گئی۔ اُس کا مُرجھایا ہوا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح تر و تازہ دکھائی دینے لگا۔ اُس کی مُردہ رگوں میں نئی رُوح اور زندگی پیدا ہو گئی۔ وہ گھنٹوں پیچ سے میٹھی میٹھی باتیں کیا کرتی۔ اور اُسے یہ محسوس ہونے لگا جیسے اُس کو اپنی بے کیف زندگی کے لئے ایک سہارا مل گیا ہو۔

رانی کی عنایتوں اور محبت میں ڈوبی ہوئی نظروں نے اگرچہ پیچ کو سب کچھ بتا دیا تھا لیکن پیچ نے خطرناک نتائج کے خوف سے شروع شروع میں بچنے کی پوری کوشش کی۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لیکن رانی کے بے پناہ حسن کے سیلاب میں پیچ کی ساری احتیاطیں خس وخاشاک کی طرح بہہ گئیں۔ پیچ کے سینہ میں بھی رانی کی محبت کی چنگاری سلگ اُٹھی۔ دونوں میں بے تکلفی بڑھنے لگی اور دونوں محبت کے نشہ میں سرشار رہنے لگے۔

پیچ کی اکثر راتیں رانی کے محل میں گذرتیں۔ وہ رات گئے چوروں کی طرح آتا اور صبح ہونے سے قبل نکل جاتا اور اسی طرح ایک زمانہ گذر گیا۔ رانی اور پیچ کے تعلقات کی شہرت نے بڑی نازک حالت پیدا کر دی۔ آج وہ ڈرتے ڈرتے محل میں آیا تھا۔ اُس کو اپنی اور رانی دونوں کی زندگیاں خطرہ میں دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ بڑی دیر تک واقعات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا رہا۔ رانی بڑے غور سے اُس کی باتیں سُن رہی تھی۔ اور ایک گہرے خیال میں غرق تھی۔

"کیوں نہ ہم یہاں سے نکل چلیں"۔ پیچ نے رانی سے کہا۔ "اور کسی ایسے خطہ میں چلے جائیں جہاں ہم کو کوئی پہچان نہ سکے"۔

"بھلا وہ خطہ کونسا ہے"۔ یہ کہتے ہوئے رانی معنی خیز ہنسی سے مسکرا دی جیسے وہ پیچ کی کم ہمتی کا مذاق اُڑا رہی ہو۔

"وہ خطہ خواہ کوئی بھی کیوں نہ ہو" پیچ نے کہا۔ "ہمارا یہاں رہنا خطرہ سے خالی نہیں"۔

"خطرہ سے ڈرتے ہو"۔ رانی نے یہ کہتے ہوئے پیچ کو بغور دیکھا۔ "میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کونسا خطرہ ہے"۔

"اگر راجہ نے مجھ سے جواب طلب کیا تو کیا جواب دوں گا"۔

"راجہ تم سے نہیں مجھ سے جواب طلب کرے گا۔ میں راجہ کو مطمئن کر چکی ہوں"۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"اگر اُمرائے سلطنت بغاوت کے لئے کھڑے ہوگئے"

"اس بغاوت کو دبانے کی میرے اندر طاقت ہے"

"اگر رعایا بگڑ گئی تو اس کے بعد کیا ہوگا"

"اُن کو کچل ڈالا جائے گا" اپنے خوبصورت سینہ کو اُبھارتے ہوئے وہ بولی "حکومت میرے ہاتھ میں ہے۔ فوج پر میرا قابو ہے۔ میں نے اسی دن کے لئے حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے"

رانی نے پچ کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا "پچ تم مرد ہو کر ہمت ہار رہے ہو۔ میں عورت ہو کر پتھر کی چٹان کی طرح مستحکم ہوں۔ نتائج کا انتظار کرو۔ یاد رکھو عورت جب کسی سے محبت کرتی ہے تو اس کے لئے سب کچھ کر گذرتی ہے"

رانی کی اِس جرأت آمیز گفتگو سے پچ کی مردانہ غیرت کو ایک دھکا سا لگا۔ وہ سوچنے لگا کہ اُسے رانی کے سامنے اِس طرح بزدلانہ خیالات کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اُسنے فوراً موضوعِ گفتگو بدل دیا۔ اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے اور تھوڑی سی دیر میں سنجیدہ گفتگو کی جگہ قہقہوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

اُن کی ملاقاتیں اسی طرح جاری رہیں۔ سخت خطرات اور لوگوں کی نکتہ چینیوں کے باوجود اب دونوں اُس منزل میں پہنچ چکے تھے جہاں رسوائی ایک بے معنی لفظ بن کر رہ جاتی ہے۔

رانی نے بالکل سچ کہا تھا کہ "عورت جب کسی سے محبت کرتی ہے تو اُس کے لئے سب کچھ کر گذرتی ہے" عوام کی نکتہ چینیوں کے باوجود رانی نے پچ کو راجہ کا جانشین بنا کر اُسے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سندھ کے تخت پر بٹھا دیا۔

راجہ سا ہسی کسی نامعلوم بیماری کی وجہ سے اندر ہی اندر گھُل رہا تھا لیکن راجہ کی موت کا بھُوت کبھی کبھی رانی کو خوفزدہ کر دیتا تھا اور وہ سوچنے لگتی کہ راجہ کے بے شمار قریبی عزیز موجود ہیں۔ اُن کے ہوتے ہوئے چچ کیونکر گدّی پر رہ سکتا ہے۔

رانی کے شاطرانہ دماغ نے تجویز پیش کی کہ کیوں نہ اِن سب کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ تم اپنے محبوب چچ کے ساتھ بے فکری کی زندگی کا لطف حاصل کر سکو۔

رانی کو یہ تجویز بے حد پسند آئی۔ راجہ ابھی لبِ دم ہی تھا کہ رانی نے راجہ کے نام سے راجہ کے قریبی عزیزوں کے نام فرمان جاری کر دیا

"میں اگرچہ تندرست ہو گیا ہوں لیکن لاولد ہونے کی بنا پر یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی زندگی میں جانشینی کے مسئلہ کو سب رشتہ داروں کے مشورہ سے طے کر دوں اِس لئے میری خواہش ہے کہ آج چراغ جلے سب رشتہ دار جمع ہو جائیں اور خود ہی سلطنت کے لئے میرے روبرو جانشین منتخب کر لیں۔"

فرمان کے نیچے راجہ کے جعلی دستخط تھے۔ فرمان ایسے تنگ وقت میں پہنچا کہ راجہ کے رشتہ داروں کو مشورہ کرنے اور سوچنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا۔

چراغ جلتے ہی سب کے سب راجہ کے محل میں جمع ہو گئے اُن احمق پرندوں کی طرح جو صیاد کے فریب میں آ کر اُس کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

رانی فاتحانہ شان کے ساتھ محل کے اُس ہال میں داخل ہوئی جہاں راجہ کے رشتہ دار جمع تھے۔ اُس کی آنکھوں سے شرارت ٹپک رہی تھی۔ اُس نے راجہ کے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

رشتہ داروں سے مخاطب ہو کر کہا "آیئے مہاراج آپ کا انتظار کر رہے ہیں" یہ کہتے ہوئے رانی اِن سب کو محل کے ایک ایسے گوشہ میں لے گئی جہاں سے راجہ کے یہ رشتہ دار کبھی واپس نہ آسکے۔ اِن سب کو قتل کر دیا گیا۔

رانی نے پرچ کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ اب تخت کا کوئی دعویدار باقی نہیں رہا۔ راجہ نے بھی محل کے اندر دم توڑ دیا۔ اُس نے حسرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔

راجہ کی موت کو پوشیدہ رکھا گیا کیونکہ رانی کو ابھی بہت سے ضروری انتظامات کرنے تھے

دارالسلطنت اور محل کے گرد فوجیں متعین کر دی گئی تھیں۔ دربار اُمرائے سلطنت سے بھرا ہوا تھا۔ رانی بھرے دربار میں پرچ کی بادشاہت اور راجہ کی موت کا اعلان کرنے والی تھی۔ عوام میں رانی اور ریچ کے بارے میں جا بجا چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔

"راجہ مر چکا ہے اس کی موت کو رعایا سے چھپایا گیا ہے"

"رانی نے پرچ کی خاطر راجہ کو زہر دیدیا ہے"

"ضرور کوئی خطرہ ہے جب ہی تو لشکر بلایا گیا ہے"

"راجہ کے تمام رشتہ دار لاپتہ ہیں۔ ان کو قتل کر دیا گیا ہے"

"رانی اور ریچ دونوں سے اِس خون کا بدلہ لیا جائے گا"

لوگوں میں رانی اور ریچ کے خلاف بُری طرح جوش پھیلا ہوا تھا۔ اُمرائے سلطنت بگڑے ہوئے تھے۔ اور انتہائی بیچینی کے ساتھ دربار میں رانی کی آمد کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ رانی سیاہ لباس میں وارد ہو گئی۔ غمزدہ اور گردن جھکائے ہوئے اُمرائے سلطنت

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا گویا وہ نظروں ہی نظروں میں کہہ رہے تھے کہ راجہ کے مرنے کی افواہ دُرست نکلی۔

رانی نے سرِ دربار اعلان کیا "میں نہایت رنج کے ساتھ یہ المناک خبر آپ کو سُناتی ہوں کہ مہاراج سورگباش ہو گئے" یہ کہکر رانی خاموش ہو گئی اور مجمع پر ایک سناٹا چھا گیا۔

اس کے بعد رانی نے کہنا شروع کیا "میں آپ سب کو یہ بھی بتا دینا چاہتی ہوں کہ مہاراج چونکہ لاولد تھے" رانی خاموش ہو گئی اور اُس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا "اس لئے تخت و تاج نائب سلطنت پچ کو دینے کی وصیّت کر گئے ہیں"

"غلط۔ جھوٹ۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا" ایک امیر نے گرج کر کہا

"ہم کو سراسر دھوکہ دیا جا رہا ہے" دوسرا امیر بولا

"مہارانی آپ حد سے بڑھتی جا رہی ہیں" ایک اور امیر چلّایا۔

"گناہوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہ کرو" دوسرے امیر نے چیخ کر کہا

"پچ راجہ نہیں ہو سکتا۔ راجہ کا خون کیا گیا ہے۔ ہم راجہ کا انتقام لیں گے" اُمراء کے مجمع میں سے آوازیں بلند ہونے لگیں۔

"خاموش رہو" رانی نے گرجدار آواز میں کہا "تم کو راجہ کے حکم کا پالن کرنا ہوگا"

"یہ راجہ کا حکم نہیں ہے۔ تخت کے لئے اب تلوار ہی فیصلہ کرے گی" تلواریں میان سے باہر نکل آئیں۔ ایک طرف اُمرائے سلطنت اور اُن کے ہمخیال تھے اور دوسری جانب رانی کی بے پناہ فوج ذرا سی دیر میں دربار کا فرش انسانی خون سے لالہ زار بن گیا۔ ظلم اور طاقت نے حق و صداقت کا گلا گھونٹ دیا۔ بیشمار اُمراء قتل کر دیئے گئے۔ اور

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

تلواروں کی چھاؤں میں پچ کی بادشاہت کا اعلان ہوگیا۔ رعایا کی بے چینی اور اضطراب کو طاقت سے کچل ڈالا گیا۔ اور اُسی شام کو بوڑھے راجہ ساہسی کی لاش بے سروسامانی کے عالم میں نذرِ آتش کر دی گئی۔

پچ نے محبت اور احسانمندی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ رانی کے سامنے گردن جھکا دی وہ کہہ رہا تھا "شوبھا تم نے میری خاطر اپنے آپ کو کتنے بڑے خطرہ میں ڈال دیا ہے"

اس اہم سانحہ کے چند ہی روز بعد راجہ جے دار کی فوجیں سندھ کے علاقہ میں داخل ہوگئیں۔ اپنے بڑے بھائی راجہ ساہسی کے خون کا انتقام لینے کے لئے پچ سراسیمہ اور پریشان تھا۔ اُس کا گنہگار دل سینہ کے اندر دھڑک رہا تھا۔

"محبت تخت و تاج اور دولت کی بھوکی نہیں ہوتی" پچ نے کہا "کیوں نہ ہم یہاں سے نکل چلیں"

"پچ تم میدان جنگ سے گھبراتے ہو" رانی نے پچ کی طرف دیکھکر کہا "میں تمہارے ساتھ میدانِ جنگ میں لڑوں گی"

"نہیں جہارانی یہ بات نہیں ہے" پچ بولا "اب میں ان ہنگاموں سے تنگ آ چکا ہوں"

"ہنگاموں ہی کا نام زندگی ہے" یہ کہتے ہوئے رانی کے رخساروں پر سرخی دوڑ گئی۔ رانی نے آن کی آن میں ایک باکمال سپہ سالار کی طرح اپنی فوجوں کو ترتیب دے دیا اور وہ پچ کے ہمراہ میدان جنگ کے لئے روانہ ہوگئی۔ اپنی محبت کی آخری قربانی دینے کے لئے۔

رانی کی فوج بھوکے بھیڑیوں کی طرح راجہ جے دار کی فوج پر ٹوٹ پڑی رانی کی فوج

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سے فوج میں غیر معمولی جوش تھا۔ راجہ جے وار کو بہت جلد یہ محسوس ہو گیا کہ رانی کا مقابلہ آسان نہیں۔

جے وار کے ایلچی رانی کے ساتھ صلح کرنے کے لئے دوڑنے لگے۔ رانی نے صلح سے انکار کرتے ہوئے ایلچیوں سے کہا "راجہ جے وار نے حملہ کر کے میری توہین کی ہے۔ میں اُس کے بڑے بھائی کی بیوی ہوں۔ جب تک جے وار خود آکر معافی نہیں مانگے گا میں اُسے معاف نہیں کر سکتی۔ میں حملہ کے بغیر بھی اُسے حکومت دیدیتی۔ اور اب بھی اُسے حکومت دینے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ میں خود اِس حکومت سے بیزار ہوں"

رانی کا پیغام سننے کے بعد راجہ جے وار رانی کے فریب میں آگیا۔ وہ دلیرانہ بخوف ہو کر رانی کے خیمہ میں چلا آیا۔ اس اُمید میں کہ رانی اُس کے بڑے بھائی کی بیوی ہے اُس کیساتھ کوئی دھوکہ نہیں کر سکتی۔ مگر خیمہ میں قدم رکھتے ہی جے وار کا سرتن سے جدا کر دیا گیا۔ جے وار کی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ رانی کو فتح حاصل ہو گئی۔ رانی نے آگے بڑھ کر جے وار کی حکومت پر بھی قبضہ کر لیا۔

رانی کی اس جرأت نے سارے ملک میں رانی کی دھاک قائم کر دی۔ وہی لوگ جو اُس کے بارے میں چہ میگوئیاں کیا کرتے تھے اُس کی بہادری کے گُن گانے لگے۔

جب رانی میدانِ جنگ کی طرف گئی تھی تو اُمرائے سلطنت اُس کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازشوں میں مصروف تھے لیکن جب وہ فاتحانہ شان کے ساتھ واپس آئی تو سب نے اِس طرح اُس کے سامنے گردن جھکا دی جیسے وہ کوئی قابلِ پرستش دیوی ہے

رانی نے اپنے محبوب بچے کو سندھ کا حکمراں بنا دیا تھا لیکن آج وہ ایک نیا قدم

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اُٹھانے والی تھی۔ دربار اُمرائے سلطنت سے بھرا ہوا تھا۔ اور اُمرائے سلطنت سمجھ رہے تھے کہ آج پھر کوئی اہم واقعہ رُونما ہونے والا ہے۔

رانی مسلح سپاہیوں کی نگرانی میں دربار میں داخل ہوئی۔ اُمرائے سلطنت اَدب کے لئے جُھک گئے۔ رانی زرتار لباس میں سنہری کرسی پر بیٹھی ہوئی حُسن کی دیوی معلوم ہو رہی تھی۔

رانی نے چند وقفوں کے توقف کے بعد اُمرائے سلطنت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "میں نے ایک خاص مشورہ کے لئے آپ سب کو جمع کیا ہے مجھے اُمید ہے کہ آپ میری رہنمائی کریں گے۔

رانی اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی۔ اُمرائے سلطنت کی نگاہیں رانی کے چہرہ پر جم گئیں رانی نے پھر کہنا شروع کیا" آپ کو معلوم ہے کہ سورگباشی راجہ کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس لئے مجھ کو خاندان کے باہر سے راجہ منتخب کرنا پڑا۔"

اُمرائے سلطنت اور مجمع بڑے غور سے رانی کی تقریر سُن رہا تھا۔ رانی نے کہا "میں چاہتی ہوں کہ تخت کا جائز حقدار کوئی ہو۔"

اُمرائے سلطنت اُلجھن میں پڑ گئے اور سوچنے لگے کہ رانی کیا کہنا چاہتی ہے۔ مگر رانی نے خود ہی اِس گتھی کو سُلجھا دیا۔ اُس نے کہا" آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میرے کوئی اولاد نہیں۔" اب میں دوسری شادی کرنا چاہتی ہوں محض اِسلئے تاکہ آپ کے لئے تخت کا جائز حقدار پیدا کر سکوں۔" یہ کہنے کے بعد رانی خاموش ہو گئی۔

پھر رانی جھکی جھکی اور شرم آلود نگاہوں کو اُوپر اُٹھا کر بولی" میں چاہتی ہوں کہ آپ سب بتائیں کہ مجھ کو کس سے شادی کرنی چاہیئے۔ یہ میرا نجی معاملہ نہیں ہے بلکہ ساری

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

قوم کا معاملہ ہے۔"

اُمرائے سلطنت ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اِس کٹھن سوال کا جواب اُن کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا۔

رانی نے پھر ایک بار اُمرائے سلطنت سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "آپ خاموش کیوں ہیں؟"

"مہارانی اِس کا فیصلہ خود آپ ہی کو کرنا ہے۔" ایک امیر نے جواب دیا۔

"مگر میں یہ معاملہ رعایا پر چھوڑتی ہوں۔ رانی خاموش ہوگئی اور اُس نے معنے خیز نگاہوں سے اُن اُمرائے سلطنت کی جانب دیکھا جو اُس کے مقرّبین میں سے تھے۔ ان میں سے ایک امیر نے اُٹھ کر کہا "مہارانی مہاراج کے سورگباش ہونے کے بعد آپ نے جس تدبّر اور بہادری کے ساتھ حکومت سنبھالی ہے اسے دیکھتے ہوئے ہم یہ فیصلہ آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔"

رانی نے جب دیکھا کہ اظہار مدّعا کے لئے زمین تیار ہوچکی ہے تو اُس نے شرماتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ "میں راجہ پچ کو منتخب کرتی ہوں۔"

رانی کے سدھائے ہوئے مقرّب اُمرا نے بآواز بلند رانی کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ "ہمیں منظور ہے۔" جو اُمرا رانی کے اس خیال سے متفق نہیں تھے۔ وہ بھی گردنیں ہلانے لگے۔ کس میں جرأت تھی کہ رانی کی خواہش کے خلاف آواز بلند کر سکتا۔

رانی کو اپنا دیرِ مقصود حاصل ہوگیا۔ اُس نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ پچ کے ساتھ شادی کی۔ شادی کے بعد وہ پچ سے اکثر کہا کرتی تھی

عورت جب کوئی ارادہ کر لیتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے اُس کے ارادہ سے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

نہیں روک سکتی۔

(سندھ کی قدیم تاریخ "چچ نامہ" کی مدد سے مُرتب کیا گیا)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

۵

حورِ مراکش

طلوعِ اسلام کے وقت مراکش میں جو لوگ حکمراں تھے
اُن کا کوئی مذہب نہ تھا۔ مسیحت کی شکل مسخ ہو چکی تھی
بُت پرستی اور جاہ پرستی عام تھی۔ یہ اُسی زمانے کی
دلگداز داستان ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حورِ مراکش

وزیر ہکٹر ——————— ہلینا کا باپ مراکش کا وزیر اعظم

یرموس ——————— مراکش کا عیاش مذہبی رہنما

ہلینا ——————— نومسلم عبداللہ کی محبوبہ وزیر ہکٹر کی بیٹی

عبداللہ یردون ——————— ایک نومسلم۔ ہلینا کا عاشق

پہلا سین

(وزیر مراکش امیر ہکٹر کا محل۔ ہکٹر کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہے۔ اُس کی بیٹی گردن جھکائے ہوئے کھڑی ہے۔)

وزیر ہکٹر۔ غضب ہے۔ ستم ہے۔ میری بیٹی اور میرے مذہب سے متنفر۔ میرا خون اور مجھ سے باغی۔ کیا یہ سچ ہے کہ تو نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

ہلینا:۔ میں نہیں جانتی کہ اسلام کیا ہے۔ مگر میں اُن خرافات سے متنفر ہوں جو مذہب کے نام پر مراکش میں جاری ہیں۔

وزیر ہکٹر:۔ میں جانتا ہوں کہ نومسلم عبداللہ یردون نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔ کاش میں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

اس سانپ کے بچے کا سر پہلے ہی کچل دیتا۔

ہلینا :- میرے محترم باپ عبداللہ یردون کا گناہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اُس نے اِس ملک کے درندہ صفت حکمراں "وگن" کے خلاف آواز بلند کی۔ اور اُس خداوند یرموس کو بے نقاب کیا۔ جو بھیڑ کے لباس میں ایک بھیڑیا ہے۔

وزیر ہکرٹ :- لڑکی حد سے آگے نہ بڑھ۔

ہلینا :- باباضمیر کی آواز کو کوئی نہیں دبا سکتا۔

وزیر ہکرٹ :- تجھے شاہ وگن سے شادی کرنی ہوگی۔

ہلینا :- میں آپ کے اِس فیصلہ پر موت کو ترجیح دوں گی۔

وزیر ہکرٹ :- اب میں سمجھ گیا تیرے عقائد اور خیالات بگڑ چکے ہیں۔ خداوند یرموس ہی کی روحانی طاقت تجھے راہ راست پر لاسکتی ہے۔ آج سے تو محل میں نہیں رہے گی بلکہ تجھے خداوند یرموس کے راہب خانہ میں زندگی گذارنی ہوگی۔

ہلینا :- میرے محترم باپ اپنی بیٹی کو راہب خانہ کی جہنمی فضا میں نہ دھکیلئے۔ میں بادشاہ سے بھی زیادہ راہب اعظم سے بیزار ہوں۔

وزیر ہکرٹ :- اِسی لئے میں تجھے راہب خانہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ ارے کوئی ہے۔ اِسے راہب خانہ میں لے جاؤ۔

(ہلینا کو زبردستی راہب خانہ کی جانب روانہ کر دیا جاتا ہے
کوتوال عبداللہ یردون کو پا بجولاں لئے ہوئے آتا ہے)

وزیر ہکرٹ :- عبداللہ یردون۔ بتا تجھے غداری کی سزا کیا دی جائے۔

عبداللہ یردون :- اپنے دل سے پوچھئے کہ غدار کون ہے کیا آپ کو یاد ہے کہ میرے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مرحوم باپ کے آپ کبھی ادنیٰ خادم تھے۔ اُنہی کی کوششوں سے آج آپ اس مرتبہ پر پہنچے ہیں لیکن آج آپ اپنے اُسی محسن کی اولاد کی موت کے درپے ہیں یہ غداری نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

وزیر ہکرٹ :۔ تو نے ملک میں قیامت برپا کی۔ تو نے میری بیٹی ہلینا کو ورغلا کر میری زندگی کا سکون چھین لیا۔ تجھ سے بڑھکر میرے لئے غدار کون ہو سکتا ہے۔ یہانتک کہ تو نے مذہب کے ساتھ غداری کر کے ایک نیا مذہب بھی اختیار کر لیا۔

عبداللہ :۔ میرا گناہ صرف یہ ہے کہ میں "یرموس" کے مکر و فریب سے اس ملک کو نجات دلانا چاہتا ہوں وہ ۔ دھوکہ باز ہے۔ اِس نیک کام میں آپ میری مدد فرمائیے۔

وزیر ہکرٹ :۔ خداوند یرموس کی طاقت سے ڈر۔

عبداللہ :۔ اُس کی طاقت فرعون سے بڑھ کر نہیں۔

وزیر ہکرٹ :۔ دیدہ ودانستہ موت کو دعوت نہ دے۔

عبداللہ :۔ موت سے کھیلنا انبیا کی سنت ہے۔

وزیر ہکرٹ :۔ تجھ پر قہر نازل ہو گا۔

عبداللہ :۔ میرا خدا میری مدد کرے گا۔

وزیر ہکرٹ :۔ میں تجھے زندہ آگ میں جلا دوں گا۔

عبداللہ :۔ یہ میرے لئے حضرت ابراہیم کی سنت ہے۔

وزیر ہکرٹ :۔ میں تجھے موقعہ دیتا ہوں اب بھی سنبھل جا۔

عبداللہ :۔ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ حق کا گلا نہ گھوٹیے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

وزیر ہکڑ :- اسے لے جاؤ قید خانہ میں ڈال دو۔

عبداللہ :- یہ میرے لئے حضرت یوسف کی سنّت ہے۔

*

دُوسرا سین

(مذہبی پیشوا یرموس اپنے عشرت خانہ میں انتہائی بےچینی کے ساتھ ہلینا کا منتظر ہے وہ ہلینا کو اپنے مذہبی تقدس کے جال میں پھانس کر بے عصمت کرنا چاہتا ہے)

یرموس :- عورت اور شراب زندگی کا دوسرا نام ہے۔ لیکن جس طرح انسانی زندگی بیوفا ہے۔ اِسی طرح۔ عورت کا حُسن اور شراب کا نشہ بھی بے وفا ہے مگر اس بے وفائی کے باوجود نہیں معلوم حسُن اور شراب میں کونسی ایسی کشِش ہے کہ ساری دُنیا حُسن اور شراب کے نشہ میں مدہوش ہے۔ ہلینا کی مشکوک نگاہیں اگرچہ مجھے یہ بتا رہی ہیں کہ وہ مجھے شک اور نفرت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ لیکن اُس کے حسُن نے مجھے وارفتہ کر دیا ہے کیتنی حسین لڑکی ہے۔ اُس کے حسن میں کس بلا کی کشش ہے۔ ایسے نایاب حسُن کے قبضہ میں آجانے کے بعد کون بدنصیب ہوگا جو تشنہ کام رہے۔ شہنشاہ ولکن ہلینا کو اپنے پہلو کی زینت بنانا چاہتا تھا۔ بیوقوف ولکن ہلینا اب تجھے کبھی نہیں مل سکتی۔ بھلا ہلینا اُس یرموس سے کیونکر بچ سکتی ہے۔ جو اس وقت تک مراکش کی ہزاروں لڑکیوں کو مذہب کے پردہ میں بے عصمت کر چکا ہو۔ وزیر ہکڑ احمق ہکڑ تو نے اپنی بیٹی کو میرے پاس اصلاح کے لئے بھیجا ہے میں اپنا فرض انجام دوں گا مگر میری اصلاح کا طریقہ ساری دنیا سے انوکھا ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

(ہلینا آتی ہے۔ ہلینا کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے
ہلینا کی طرف بڑھتا ہے۔)

یرموس :- ہلینا۔ ہلینا۔ ہلینا! اِدھر آ۔ خاموش کیوں ہے؟

ہلینا :- وہ بدنصیب لڑکی۔ جس کی ماں بچپن میں چھوڑ کر مر گئی ہو۔ اور جس کے باپ نے اُسے گھر سے نکال دیا ہو وہ خاموش اور غمزدہ نہ رہے تو اور کیا کرے۔

یرموس :- یرموس جس پر مہربان ہو۔ اُسے بدنصیب کون کہہ سکتا ہے۔ یرموس اگر چاہے تو ساری دُنیا کی قسمتیں بدل سکتا ہے۔ ہلینا تو خوش نصیب ہے کہ دیوتاؤں نے تجھے یرموس کی خدمت اور خوشنودی کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔

ہلینا :- جو بدنصیب لڑکی باپ کو خوش نہ رکھ سکی وہ کس کو خوش رکھ سکتی ہے۔

یرموس :- میں تیری بدنصیبی کو خوش نصیبی میں بدل دوں گا۔ مجھ میں سب کچھ طاقت ہے میں چاہتا ہوں کہ تجھے انسانی مخلوق سے بلند کر دوں اور تجھے وہ درجہ دیدوں جو آسمانی مخلوق کو بھی حاصل نہیں۔

ہلینا :- اِس لئے کہ میں نے باپ کی نافرمانی کی ہے۔ اور آپ کے مذہب سے منہ موڑ لیا ہے۔

یرموس :- نہیں اِس لئے کہ یرموس کو تجھ سے محبت ہے۔ اور یرموس کی محبت ذرہ کو آفتاب بنا سکتی ہے۔

ہلینا :- حقیر مچھلی کو پستی ہی میں رہنے دیجئے۔ اگر اِسے سمندر کی تہہ سے نکال کر زمین کی بلندی پر لایا جائے گا تو وہ تڑپ تڑپ کر جان دیدے گی۔

یرموس :- نادان لڑکی کیا تو بلندی نہیں چاہتی؟

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہلینا :- دنیا کی عظمت اور بلندی سرتاپا فریب ہے۔

پرموس :- میں اپنی قربت سے تیرے تاریک قلب کو روشن کردوں گا۔

ہلینا :- گلاب کے پھول کی قربت کے باوجود پتوں میں کبھی خوشبو پیدا نہیں ہوتی۔

پرموس :- میرے قریب آ۔ میں اپنے سینہ کا نور تیرے دل میں اُتارنا چاہتا ہوں۔

(یہ کہتے ہوئے پرموس ہلینا کو گلے لگا لیتا ہے۔ ہلینا تڑپ

کر پہلو سے نکل جاتی ہے۔)

ہلینا :- حد سے نہ بڑھیئے۔ ہلینا کو گستاخی کا موقع نہ دیجئے۔

پرموس :- ہلینا۔ ہلینا شک کے گناہ میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی کو تباہ نہ کر۔

ہلینا :- زندگی آبرو سے زیادہ قیمتی نہیں۔

پرموس :- آگے بڑھ میں تیرے رُخساروں کو متبرک بنانا چاہتا ہوں۔

ہلینا :- ہوش میں رہ۔ زخمی شیرنی کا حملہ بے حد خطرناک ہوتا ہے۔

پرموس :- تجھے معلوم ہے کہ تو کس سے بات کر رہی ہے۔

ہلینا :- بھیڑ کے لباس میں ایک بھیڑیئے سے۔

پرموس :- پرموس کی بددعا سے ڈر۔

ہلینا :- اپنے انجام پر غور کر۔

پرموس :- میں تجھ جیسے حقیر انسانوں کی زندگیوں کا مالک ہوں۔ میرا احترام کر۔

ہلینا :- احترام کروں کیا اِس لئے کہ تو انسانیت کا دشمن ہے۔ نادان پرموس اینٹ اور مٹی ہی کے ڈھیر سے قمار خانہ بنتا ہے۔ اور اِسی سے عبادت خانہ تیار کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں عمارتیں ایک ہی مسالہ سے بنتی ہیں لیکن قمار خانہ کو لوگ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

حقارت سے دیکھتے ہیں اور عبادت خانہ کو قابل احترام تصوّر کرتے ہیں۔ یہ فرق صرف اس لئے ہے کہ عبادت خانہ کو پرستارانِ حق کی صحبت نے قابل احترام بنا دیا ہے۔ اور قمار خانہ کو اوباشوں نے رسوا کر دیا ہے۔ انسان بھی ان ہی عمارتوں کے مانند ہے۔ جس کے دل میں پاک خیالات ہوں گے وہ احترام کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ اور جو تیری طرح نفسانیت کا غلام ہو گا۔ اُسے ذلّت کا مجسمہ سمجھا جائے گا۔

یرموس :۔ توہین۔ اور انتہائی توہین۔ یرموس کے قہر کو بیدار نہ کر۔ موت سے نہ کھیل۔ میں آخری مرتبہ تجھ سے کہتا ہوں کہ اب بھی سنبھل جا۔

ہلینا :۔ تیرا قہر میرے لئے بے معنی ہے۔ عزت کے ساتھ مر جانا بے عزّتی کے جینے سے بہتر ہے

یرموس :۔ ڈر۔ کہیں زمین شق نہ ہو جائے۔ آسمان نہ ٹوٹ پڑے۔ یرموس کا عذاب ناقابل برداشت عذاب ہے۔

ہلینا :۔ عذاب۔ عذاب سے کس کو ڈراتا ہے۔ شیطان کے لئے خدائی کا دعویٰ زیبا نہیں۔

یرموس :۔ حد ہو چکی۔ تحمل میرا دامن چھوڑ رہا ہے۔ سنبھل اور دیکھ کہ یرموس کا عذاب کس طرح تیری گستاخیوں کی سزا دیتا ہے۔ اے یرموس کے قہر بیدار ہو اور بتا دے کہ یرموس میں کیا طاقت ہے۔

(دیوار سے آگ نکلتی ہے۔ ہیبتناک آوازیں آتی ہیں۔
ہلینا خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹتی ہے۔)

یرموس :۔ اپنی گستاخیوں کی سزا بھگت۔

ہلینا :۔ فرعون تجھ سے بڑا شعبدہ باز تھا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پرموس :- اب بھی سنبھل جا۔

ہلینا :- میں کہتی ہوں ریاکاری چھوڑ دے۔

پرموس :- تجھے میرا حکم ماننا ہوگا۔

ہلینا :- قتل کر دے۔ ٹکڑے کر ڈال۔ مگر شیطان میں اپنے پاک جسم کو ہاتھ نہ لگانے دونگی

پرموس :- یہ جرأت۔ ٹھیر میں بتاتا ہوں کہ تجھ جیسی گستاخ لڑکی کا کیا انجام ہوتا ہے۔

(ہلینا پر جھپٹتا ہے اور ہلینا کو پکڑتا ہے۔ ہلینا نکل جاتی ہے پھر پکڑتا ہے۔ ہلینا بار بار پہلو سے نکلجاتی ہے اور موقع پاکر خنجر اُٹھالیتی ہے۔ پرموس خوف سے پیچھے ہٹ جاتا ہے ہلینا بھاگ جاتی ہے۔)

پرموس :- ارے تم کہاں ہو۔ سب کہاں مر گئے۔ وہ نکل گئی۔ وہ چلی گئی اسے پکڑو۔

تیسرا سین

(قید خانہ کا نظارہ۔ عبداللہ پردون قیدیوں کے لباس میں دکھائی دیتا ہے)

عبداللہ پردون :- دنیا کا ہر شخص جیل خانہ میں ہے۔ جو آزاد ہے وہ بھی جیلخانہ میں ہے اور جو مقید ہے وہ بھی جیلخانہ میں ہے۔ بادشاہ حکومت کے جیل خانہ میں ہے دولتمند سنہری بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔ تاجر اپنی تجارت میں مقید ہے۔ عاشق کسی کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہے۔ اور حریت کا پروانہ ظلم اور استبداد کی قید میں گرفتار ہے میں بھی ایک قیدی ہوں اور ہر انسان قیدی ہے۔ کیونکہ ہر انسان کی روح

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جسم کے قید خانہ میں مقید ہے۔ لیکن بد نصیب انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ رُوح کو کمزور کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن جسم کے لئے جو رُوح کا قید خانہ ہے ہر قسم کی آسائش ڈھونڈھتا پھرتا ہے۔ اور ان آسائشوں کی خاطر اُس نے رُوح کو قریب قریب مردہ بنا دیا ہے۔ لیکن وہ وقت دور نہیں جب جسم کا قید خانہ ٹوٹ جائے گا۔

(ہلینا کے ہاتھ میں خون آلود خنجر ہے اور وہ قید خانہ میں آتی ہے۔ عبداللہ ایک طرف ہو جاتا ہے۔)

ہلینا :۔ خون۔ خون۔ یہ میں نے کیا کیا۔ ہلینا خونی ہلینا۔ سُن آسمانی فرشتے تجھ پر لعنت کر رہے ہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ میں نے جو کچھ کیا وہ ٹھیک کیا۔ مجھے اپنے راستے سے پتھر ہٹانے کے لئے ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ اے میرے خوبصورت خنجر بتا تیری پیاس بجھ گئی یا ابھی تو پیاسا ہے۔

عبداللہ :۔ (آگے بڑھتے ہوئے) سفاک ظالم۔ بیوفا۔ کیا پیمانِ وفا کی دھجیاں اُڑانے کے بعد مجھے قتل کرنا چاہتی ہے۔ قتل کر اور ضرور قتل کر۔ میں مجرم ہوں۔ محبت ناقابل معافی جرم ہے۔ اور اُس کی سزا صرف موت ہے ہلینا۔ ہلینا۔ کیا سوچ رہی ہے۔ تیرا گنہگار تیرے سامنے ہے۔

ہلینا :۔ عبداللہ۔ عبداللہ۔ تم مجھے نفرت سے دیکھ رہے ہو۔ بیشک میں نفرت ہی کے قابل ہوں۔ میں قاتل ہوں۔ میں نے خون کیا ہے۔

عبداللہ :۔ خون۔ کس کا خون۔ اور اب کیا ارادہ ہے۔ شاید تجھے عبداللہ کے سر کی ضرورت ہے۔ لے یہ حاضر ہے۔

(آگے بڑھ کر گردن جھکا دیتا ہے ہلینا گھبراتی ہے)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہلینا :- عبداللہ۔ عبداللہ میں خونی ہوں۔ میں اپنی جان کی بازی لگا کر یہاں پہنچی ہوں میں نے خنجر سے پہرہ دار کو قتل کر دیا۔ میں خونی ہوں۔ عبداللہ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے فرار ہو جانا چاہیئے۔ جلدی کرو۔ یرموس کے سپاہی میرے تعاقب میں ہیں۔ مصیبت ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بچاؤ۔ اپنے آپ کو بچاؤ۔ اپنی ہلینا کو ظالم یرموس اور جفا کار ولکن سے بچاؤ۔

عبداللہ :- میں کیا سُن رہا ہوں۔ خداوندا میں خواب میں ہوں یا بیداری کے عالم میں کیا ہلینا اتنی بدل سکتی ہے۔ جو عورت یرموس کے ہاتھوں بک سکتی ہے وہ کبھی وفا شعار نہیں ہو سکتی۔ فریب ہے۔ کوئی تازہ فریب۔ سازش اور بہت گہری سازش۔ ہلینا میں عورت کی عیاریوں کو خوب سمجھتا ہوں۔

ہلینا :- عبداللہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ عیاری۔ کیسی عیاری۔

عبداللہ :- اگر عیارہ نہ ہوتی تو یرموس کے عشرت خانے میں کیوں جاتی۔

ہلینا :- مجھے زبردستی وہاں لے جایا گیا۔

عبداللہ :- وقت گذر چکا۔ صفائی بے سود ہے۔

ہلینا :- عبداللہ۔ ہلینا بڑی بدنصیب ہے۔ جس کے لئے اُس نے باپ کو چھوڑا اور جان پر کھیل کر یہاں تک آئی۔ وہ بھی اُسے شک کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

عبداللہ :- بے وفا۔ جا۔ میرے سامنے سے چلی جا۔ میں ایک پتھر سے بار بار ٹھوکر نہیں کھانا چاہتا۔

ہلینا :- عبداللہ جلدی کرو۔ اگر میری خاطر نہیں تو اپنی جان کی خاطر ہی یہاں سے نکل چلو۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

عبداللہ :- اپنے باپ وزیر بکڑ کو کیا جواب دے گی۔

ہلینا :- انھوں نے مجھے تمہاری محبت کے جرم میں گھر سے نکال دیا۔

عبداللہ :- شہنشاہ ولکن کو تجھ سے محبت ہے۔

ہلینا :- میں اُس کی محبت کو ٹھکرا چکی ہوں۔

عبداللہ :- عبداللہ بہت غریب ہے۔

ہلینا :- میں دولت کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہوں۔

عبداللہ :- یرموس کے عذاب کا تجھے خوف نہیں۔

ہلینا :- وہ شیطان ہے۔ میری عصمت کا دشمن ہے۔ اُس سے جان چھڑا کر تمہارے پاس آئی ہوں۔

عبداللہ :- وہ تیرا مذہبی رہنما ہے۔

ہلینا :- میں ایسے رہنما اور اس کے مذہب پر لعنت بھیج چکی ہوں۔

عبداللہ :- مجھ سے کیا مدد چاہتی ہے۔

ہلینا :- یہاں سے نکل چلو۔ خدا کے لئے یہاں سے نکل چلو۔

(عبداللہ کے قدموں پر گرتے ہوئے اور روتے ہوئے)

ہلینا :- عبداللہ۔ بدگمان نہ ہو۔ ہلینا تمہاری تھی۔ اور تمہاری ہے وہ تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ میں تمہارے پروردگار کی قسم کھا کر کہتی ہے کہ بیں بیگناہ ہوں۔ رحم کرو۔ میں مظلوم ہوں ستم رسیدہ ہوں۔ میں ایک ایسی بدنصیب لڑکی ہوں جس کا دُنیا میں کوئی نہیں۔

چلتی ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

پہچانتی نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

(عبداللہ ہلینا کو اُٹھا کر گلے سے لگا لیتا ہے)

عبداللہ :- کھوئی ہوئی دولت پھر مل گئی۔ تاریکی میں اُمید کی شعاع پھر چمکنے لگی ہلینا میں مجرم ہوں۔ مجھے معاف کر۔ میں نے بدگمانی کی۔ میں گنہگار ہوں۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

۶

اسپین کی شہزادی

اسپین سے اسلامی حکومت مٹ چکی تھی۔ لیکن پھر بھی
اسپین کے جوشیلے مسلمان۔ عیسائیوں سے ٹکر لے
رہے تھے یہ افسانہ اُسی دور کا ایک نہایت ہی دردانگیز
واقعہ ہے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اسپین کی شہزادی

رات کی تاریکی لمحہ بلمحہ بڑھتی جارہی تھی مگر لڑائی کی شدت میں کوئی فرق رونما نہ ہوا تھا۔کبھی کبھی اس تاریکی میں کوئی تلوار چمکتی نظر آتی تھی۔اس کے بعد کوئی بھاری شے زمین پر گرتی تھی۔کسی کے منہ سے ایک چیخ یا آہ بلند ہوتی تھی اور پھر کسی دوسری جگہ یہی ماجرا دُہرایا جاتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔لیکن تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ایک عرب کی آواز میدان جنگ میں گونجتی ہوئی سُنائی دیتی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

ہسپانیہ کے اِن کافروں کو ایک لمحہ کی مہلت بھی نہ دو۔ یہ
ہماری قوم اور ہمارے مذہب کے دشمن ہیں۔ دورِ اوّل کے
مُسلم فاتحین کے فرزندو! لڑائی جاری رکھو!"

میدانِ جنگ کوہستانی اور ناہموار واقع ہوا تھا اور وہاں مشکل ہی سے جسمانی توازن قائم رکھا جاسکتا تھا۔رات کی تاریکی بڑھ جانے کے بعد سہواً اپنے ہی ساتھیوں کو ذبح کر دینے سے بچنے کے لئے کچھ مشعلیں روشن کرلی گئی تھیں انسانی جسم ڈھلواں زمین سے لڑھک لڑھک کر ٹیلہ کے نیچے خندق کو پُر کر رہے تھے۔اور مجروحین مقتولین کی نعشوں کے نیچے دبے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہوئے موت کے منتظر تھے۔ کچھ فاصلہ پر دھوئیں کا ایک کالا بادل اُٹھا۔ ہسپانیہ کی فوج کے سپاہیوں نے عربوں کی جھونپڑیوں میں آگ لگا دی تھی اور فضا میں سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔ لیکن عربوں نے ہتھیار نہیں ڈالے۔

عرب اپنے وطن عزیز کی حفاظت کے لئے تیغ زنی میں مصروف تھے۔ اِن کا وطن تو مدت ہوئی اِن سے چھن چکا تھا۔ وہ اپنی ذاتی جائداد کی حفاظت کے خیال سے بھی جنگ آزما نہیں تھے کیونکہ اُن کی جائداد ملک کی ظالم اور جابر حکومت پہلے ہی ضبط کر چکی تھی اور اس لڑائی سے اُن کا مقصد اپنی جان بچانا بھی نہیں تھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُن کے وحشی دشمنوں نے انھیں محصور کر لیا ہے۔ ان کے لئے واپسی کی کوئی راہ باقی نہیں رہی اور انھیں بھی اپنے اُن ہزار ہا رفقا کی طرح جو بائزا، ملاگا اور الحمرا کے دروازوں میں لڑتے لڑتے شہید ہو چکے تھے۔ جام شہادت پینا پڑے گا۔ لیکن وہ لڑ رہے تھے آئندہ نسلوں کے لئے ایک درخشندہ مثال قائم کرنے کے لئے اُن کی زبان پر کلمہ شہادت جاری تھا۔ اُن میں سے ایک شخص بھی میدانِ جنگ سے زندہ و سلامت نہیں جا سکا۔ اُن کے مطمئن چہروں پر نورِ شہادت جھلک رہا تھا۔ اُن کی آنکھیں سرزمین ہسپانیہ کی خوبصورتی کی آئینہ تھیں اور اُن کے ہونٹوں پر مسرت کی مسکراہٹ ہویدا تھی۔

فضا پر غم آلود سکوت طاری تھا لیکن میدانِ جنگ میں ہسپانوی سپاہی ہاتھوں میں مشعلیں لئے مقتولین کے سروں کو اُٹھا اُٹھا کر اُن کے چہروں کو غور کے ساتھ دیکھنے میں ضرور مصروف تھے۔

"نہیں"! ایک سپاہی نے ایک نعش کے چہرہ کو بغور دیکھنے کے بعد کہا۔ "یہ وہ نہیں ہے"، نعش کی آنکھیں نیم وا تھیں اور اُس کے منہ کے دونوں اطراف سے خون کی دو

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لکیریں بھی بہہ رہی تھیں۔

"اِن لوگوں میں سے کسی کو شناخت کرنا دُشوار امر ہے"۔

دوسرے نے جواب دیا۔"اِن سب کی صورتیں ایک ہی جیسی ہوتی ہیں لیکن انعام حاصل کرنے کے لئے ہمیں اُسے تلاش کرنا ہی پڑے گا"۔

ان سپاہیوں میں سے ایک سپاہی چند قدم آگے بڑھا لیکن کسی شے سے اُلجھ کر گر پڑا۔ اُس کے ہاتھ میں ٹمٹماتی ہوئی مشعل تھی وہ زمین سے اُٹھ کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا کہ اُس کے کانوں میں کسی شخص کے کراہنے اور پانی مانگنے کی آواز آئی۔

"چاقو! چاقو!" سنگدل ہسپانوی سپاہی نے اپنے ساتھی کو آواز دیکر کہا۔ اور دوسرا سپاہی چاقو لئے ہانپتا ہوا اپنے ساتھی کے پاس پہنچ گیا۔"یہ ہے وہ عرب سردار" پہلے سپاہی نے دوسرے سے کہا۔"اس کا سر اُتار لینا چاہیئے! یہ کہکر پہلے سپاہی نے اپنے ساتھی سے چاقو لے لیا اور بائیں ہاتھ سے مجروح شخص کے سر کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا ہی تھا کہ اس کے منھ سے ایک خوفناک چیخ برآمد ہوئی اور دُوسرا سپاہی فوراً وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

دوسرے روز ہسپانوی سپاہیوں کا ایک گروہ اس مقام پر بھیجا گیا جہاں گذشتہ شب کو مذکورہ بالا واقعہ پیش آیا تھا۔ بلاشبہ مجروح عرب سردار مر چکا تھا۔ لیکن اُس کے قریب ہی ہسپانوی سپاہی کی نعش بھی پڑی تھی۔ وہ ایک نیزہ سے چھدا ہوا تھا اُس کے چہرہ سے خوف ظاہر ہو رہا تھا لیکن اُس کا چاقو اُس کے ہاتھ میں بدستور موجود تھا۔

یہ لوگ ڈرتے ڈرتے عرب کی نعش کے قریب آئے اور اُسے بغور دیکھنے کے بعد انھوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ "یہی عرب سردار دیلوری کی نعش ہے"۔ انھوں نے نعش کا سر قلم کر لیا اور اُسے ایک نیزہ پر چڑھا کر مسرّت کے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

فوجی ہیڈکوارٹر کی طرف روانہ ہو گئے۔

"تو عرب سردار مر چکا ہے!" ایک خمیدہ ناک اور بظاہر یہودی نظر آنے والے شخص نے اپنے ہی جیسے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "مجھے یہ خبر اُس کی بیٹی شہزادی ازابلا تک پہنچا دینا چاہیئے اچھا میں آپ سے پھر ملوں گا۔ اب رخصت ہوتا ہوں۔" پہلا یہودی اپنے ساتھی سے رخصت ہو کر جلد جلد قدم اُٹھاتا ہوا البیاش کی ایک تنگ گلی میں چلنے لگا اور تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد یہ شخص باب عدل پر کھڑا ہوا تھا۔

"آپ کس لئے آئے ہیں"، سنتری نے دریافت کیا

"میں شہزادی ازابلا سے ملنا چاہتا ہوں۔" اس شخص نے جواب دیا۔

"آپ کو پہلے جان الوارز سے اجازت حاصل کرنا چاہیئے۔"

سنتری نے کہا۔

یہودی نے دل گیر انداز میں سنتری کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا "میرا خیال ہے کہ ہمیں ان رسمیات کا پابند نہیں ہونا چاہیئے" اور یہ کہتے ہوئے اُس نے جیب سے سونے کا ایک سکہ نکال کر سنتری کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"اچھا!" سنتری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "آپ تو یہاں اس سے پہلے بھی آتے رہے ہیں۔"

"بے شک۔" یہودی نے جواب دیا

"اچھا تو جائیے۔" سنتری نے کہا۔ "لیکن جلد واپس آجائیے۔"

یہودی دبے پاؤں الحمرا کے کمروں سے گذرتا ہوا اُس کمرہ کے دروازہ تک پہنچ گیا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جو "دو بہنوں" کے کمرہ کے نام سے موسوم تھا۔ اُس نے آہستہ سے دروازہ پر دستک دی اور کسی نے دلکش نقرئی آواز میں دریافت کیا "کون ہے"؟

"بیٹی انزابیلا میں ہوں" یہودی نے کہا

دروازہ کھل گیا اور ایک لڑکی نے حیرت کے ساتھ کہا "اچھا! یعقوب ہیں!"

"ہاں! میری بیٹی! میں ہوں!" یعقوب نے جواب دیا

یعقوب نے لڑکی کو آغوش میں لے لیا اور اُس کی پیشانی کو بوسہ دیا لیکن اب اُس نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اس ملاقات کو معمولی ملاقات ظاہر کر کے انزابلا کو وہ بات نہیں بتائے گا جسے بتانے کے لئے وہ اِس وقت یہاں آیا تھا لیکن ابھی انزابلا اُس کے سینہ سے لپٹی ہوئی تھی کہ یعقوب کا دل بھر آیا اور اُس کی آنکھ سے نکل کر انزابلا کے رُخسار پر ٹپک جانے والے ایک گرم آنسو نے اُس کے دل کی بات کی غمازی کر دی۔ اور انزابلا نے اپنا سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت کے انداز میں دریافت کیا۔

"یعقوب! کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں!" یعقوب نے جواب دیا "کوئی بات نہیں بیٹی! مجھے اس چیز کا ملال ہے کہ تم یہاں قیدی کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہی ہو"

"نہیں یعقوب!" انزابلا نے کہا۔ یہ بات نہیں!" تمہاری آنکھیں تمہارے دلی خیالات کی غمازی کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چند روز گذرے میرے کانوں میں کچھ ایسی آوازیں بھی آئی تھیں کہ عرب اور ہسپانیہ کے باشندوں کے مابین جنوبی پہاڑوں میں لڑائی ہو رہی ہے اور یہ کہ مجھے جلد از جلد وہاں پہنچ کر عربوں کی مدد کرنا چاہیئے۔ یہ آوازیں سُن کر میں قصر کے ایک ایک دروازہ پر گئی لیکن وہ بند اور مقفل تھے میں مایوس ہو کر بستر پر لیٹ گئی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

لیکن یہ آوازیں برابر میرے کانوں میں آتی رہیں اور میں اُس رات کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سو سکی۔ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میں خود ہسپانوی نژاد ہوں اور میرا مذہب کیتھولک عیسائی ہے لیکن یہ آوازیں مجھے عربوں کی حمایت کرنے اور اسلام کے پرچم کے سایہ میں کھڑا ہونے کی دعوت کیوں دیتی تھیں!"

"ازابلا تم نصف حقیقت سے واقف ہو!" یعقوب نے کسی قدر تأمل کے بعد کہا۔ "کاش یہی غیبی آوازیں تمہیں باقی ماندہ نصف حقیقت سے بھی باخبر کر سکتیں!"

"یعقوب!" ازابلا نے کہا۔ "مجھ سے پہیلیاں نہ بجھواؤ اور جو بات ہو اُسے صاف صاف بیان کر دو!"

"بیٹی!" یعقوب نے متین انداز میں کہنا شروع کیا۔ "تم نہ تو ہسپانوی ہو اور نہ رومن کیتھولک! تم عرب اور مسلمان ہو اور حقیقت یہ ہے کہ تم خاندان اُمیّہ کی ایک شہزادی ہو۔"

"کیا!" انتہائی حیرت کے ساتھ ازابلا کی زبان سے نکلا۔

"ہاں!" یعقوب نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "تم شہزادہ محمد بن اُمیہ کی دختر ہو۔ تمہارے باپ کو تبدیل مذہب پر مجبور ہو جانا پڑا تھا اور اُسے فرڈی نینڈ ڈی ویلوری کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اب تمہارے والد کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور یہ حادثہ اُسی لڑائی میں پیش آیا تھا جس کی خبر تمہیں غیبی آواز نے دی تھی۔ میری بیٹی! تمہیں بچپن ہی میں تمہارے اس باپ سے جدا کر کے ایک مسیحی پرورش گاہ میں داخل کر دیا گیا تھا۔ تمہارا حقیقی نام ازابلا نہیں بلکہ آمنہ بنت محمد ہے تمہیں ملکہ ہسپانیہ کی سہیلی بنانے کے لئے تربیت دی گئی تھی لیکن بعد میں اُنھوں نے محسوس کیا کہ تم بہت زیادہ خوددار اور

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

غصہ در واقع ہوئی ہو اور تمہاری رگوں میں جو شاہی خون دوڑ رہا ہے وہ تمہیں ہر تذلیل کے خلاف احتجاج کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس لئے وہ تم سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اس بات کے بھی خواہشمند تھے کہ تم کسی سے مل نہ سکو اور اسی لئے انھوں نے تمہیں اس جگہ قید کر رکھا ہے۔"

یہ تمام واقعہ سُن کر آمنہ کو غش آگیا۔ یعقوب نے اُس کے چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دیئے اور کچھ دیر کے بعد جب اُسے ہوش آیا تو اُس کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے اس نے یعقوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ میں اِس دنیا سے رخصت ہو چکی ہوں اور میں اس خیال سے مطمئن تھی لیکن تم نے مجھے اس دنیا میں واپس لانے کی کوشش کیوں کی؟ اب میں زندہ رہنا نہیں چاہتی۔ میں اپنے مذہب، اپنی قوم اور اپنے باپ سے محروم ہو چکی ہوں اور ان سب سے زیادہ بیش قیمت شے یعنی اپنی دوشیزگی سے بھی عنقریب محروم ہونے والی ہوں۔

"کیا؟" یعقوب نے بے اختیارانہ انداز میں کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں" آمنہ نے جواب دیا "ڈون جان الوارز الحمرا کا گورنر میری طرف مائل ہے۔ میں حتی الوسع اُس کے میلان کی مدافعت کرتی رہی ہوں لیکن میں جانتی ہوں کہ اگر میں چند دن اور یہاں رہی تو وہ اپنی خواہش کی تسکین کے لئے جبر پر اُتر آئے گا۔"

"لعنت ہو اُس پر" یعقوب نے جواب دیا "کیا وہ غدار اس بات کو بھول گیا ہے کہ وہ خود مسلمان سے عیسائی ہوا ہے اور اُس کا نام الوارز دراصل عربی کے لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کا مطلب ہے نواب"

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"میرا خیال ہے کہ اُسے سب کچھ یاد ہے!" آمنہ نے کہا۔"لیکن رومن کیتھولک عقیدہ لوگوں کو انجام سے بے پرواہ بنا دیتا ہے اور میرے نزدیک اِس وقت وہ عربوں اور اسلام کا بدترین دشمن ہے اور وہ اس بات کا سب سے بڑا حامی ہے کہ عربوں کو کوڑے مارتے مارتے موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے لیکن یعقوب تم مجھ پر ایک عنایت کرو۔ میں نے دیوار میں ایک سُوراخ بنایا ہے لیکن ابھی وہ سُوراخ مکمل نہیں ہو سکا ہے۔ میں آج رات کو اُسے مکمل کر لونگی۔ اس لئے تم دو گھوڑے ہمراہ لیکر آج رات کو اِس ملک سے فرار ہونے کیلئے تیار رہنا۔ مجھے یقین ہے کہ میری طرح تم بھی اس سرزمین سے نفرت کرتے ہو۔"

"بیٹی آمنہ!" یعقوب نے جواب دیا۔" تم نے میرے منہ سے بات چھین لی ہے۔ عربوں کے اخراج کے بعد یہ ملک ہمارے لئے جہنم بن گیا ہے۔ اُن کے زمانہ میں ہم لوگ مسرت اور فراخی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور میں نے شمالی افریقہ میں اُن کے پاس چلے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں نصف شب کے تھوڑی دیر بعد مقررہ جگہ پر گھوڑے لیکر آجاؤں گا۔ اور تمہارا انتظار کروں گا۔ فی الحال ہمیں ایک دوسرے کو خدا کے سپرد کرنا چاہیئے۔ میں نے محافظ سے جلد واپس آنے کا وعدہ کیا تھا اور میرا خیال ہے کہ وہ میرا منتظر ہو گا۔"

ابھی یعقوب واپس جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ آمنہ نے قدم بڑھا کر اُس کے بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"یعقوب! میں ایک درخواست اور کرتی ہوں کیا تم آج رات بھر کے لئے اپنا خنجر مجھے نہیں دے سکتے؟"

یعقوب نے سوالیہ نظروں سے آمنہ کی طرف دیکھا۔

"میری درخواست منظور کر لو!" آمنہ نے ملتجیانہ لہجہ میں کہا "مجھے توقع ہے کہ مجھے اس

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کے استعمال کی ضرورت پیش نہیں آئیگی لیکن اگر ضرورت پیش آئی تو ....."

یعقوب نے آہستگی کے ساتھ اپنی کمر سے خنجر کھینچا اور آمنہ کے حوالہ کر دیا آمنہ نے اُس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا "آج رات کو جب ہم جبرالٹر کی طرف روانہ ہوں گے تو میں تمہارا خنجر تمہیں واپس دے دوں گی" یعقوب ایک لفظ کہے بغیر مسکراتا ہوا باب علل کی طرف چل دیا۔ جہاں سنتری نے اُس پر لعنت و ملامت کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کہا۔

"بدمعاش یہودی! تو نے میری اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ڈون جان الوارز قلعہ میں واپس آنے ہی والا ہے۔ یہاں سے بھاگ جا اور یاد رکھ کہ مجھے پھر کبھی تیری صورت نظر نہ آئے۔"

"آپ کی عنایت اور آپ کے اعلیٰ ہسپانوی اخلاق کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں" یعقوب نے کہا اور اپنی راہ لی۔

ڈون جان الوارز نے ازابلا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ آؤ! آؤ! پیاری ازابل آؤ! زندگی کی مدت بہت کم ہوتی ہے۔ اور ہمیں اسکے ایک ایک لمحہ کو عیش اور مسرت میں بسر کرنا چاہیئے تمہیں بیکار جھگڑے میں اپنا اور میرا وقت برباد نہیں کرنا چاہیئے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک مرتبہ محبت کا پھل چکھ لینے کے بعد تمہیں اِس بات پر افسوس ہوگا کہ تم اِس سے پہلے میری درخواستوں کو کیوں رَد کرتی رہی تھیں۔"

"ذلیل انسان!" آمنہ نے جواب دیا۔ "تم یہاں سے نکل جاؤ۔"

"عجیب معاملہ ہے" الوارز نے کہا۔ "میں تمہیں حور کہتا ہوں اور تم مجھے شیطان سمجھتی ہو۔ میں تمہیں رُوح القدس کا واسطہ دے کر تم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تم

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہر قسم کی بدگمانی کو اپنے دل سے نکال دو اور میری طرف سے اپنے دل کو صاف کر لو۔

"روح القدس میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی" آمنہ نے کہا "میں ایک مسلمان لڑکی ہوں"

"مسلم لڑکی! واہ! واہ!" الوارز نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

"تم بھی تو مسلمان ہی ہو!" آمنہ نے جواب دیا "لیکن تم غدار اور بدکار آدمی ہو"

"اب معاملہ نازک ہوتا جا رہا ہے!" الوارز نے جواب دیا "تم میرے عقیدہ پر شک کر رہی ہو لیکن میں ابھی ثابت کر دوں گا کہ میں ایک پکا رومن کیتھولک مسیحی ہوں"

اور یہ کہتے ہوئے وہ آمنہ کی طرف بڑھا۔

"ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنا" آمنہ نے خنجر نکالتے ہوئے کہا۔ "اگر تم میرے قریب آئے تو میں یہ خنجر تمہارے سینہ میں گھونپ دوں گی"

الوارز نے مجنونانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا "تم سمجھتی ہو کہ میں تمہارے اس کھلونے سے ڈر جاؤں گا لیکن تمہارے اِس ہتھیار کے باوجود میں تم سے محبت کرنا ترک نہیں کر سکتا"

"ڈون الوارز! میں ایک بار پھر تمہیں متنبہ کر دینا چاہتی ہوں" آمنہ نے استقلال کے ساتھ جواب دیا۔

الوارز نے آمنہ کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔ "تم تنبیہہ کرو یا نہ کرو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اب میرے لئے صبر ناممکن ہے"

اب آمنہ اُس کی گرفت میں تھی لیکن اُس کے لب آمنہ کے لبوں سے چھونے بھی نہ پائے تھے کہ وہ زمین پر گر پڑا۔ اُس کی رُوح اُس کے جسم سے پرواز کر چکی تھی اور خون

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

بہہ بہہ کر آمنہ کے کمرہ میں بچھے ہوئے خوبصورت قالین پر پھیلتا جارہا تھا۔ آمنہ نے خنجر اُس کے سینہ سے کھینچ لیا اور اُسے اسی کی قمیض سے صاف کر کے سوراخ کی راہ سے باہر نکل گئی۔ اِس وقت نصف شب گذر چکی تھی۔ اور یعقوب مقررہ جگہ پر کھڑا سردی میں کانپتا ہوا آمنہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"لو یہ ہے تمہارا خنجر! میں نے تم سے خنجر واپس کر دینے کا وعدہ کیا تھا اور اب ہمیں جلد یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے" آمنہ نے یعقوب سے کہا۔

دونوں اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور انہیں سرپٹ دوڑاتے ہوئے پہاڑی سے اُتر گئے۔ اور شہر سے باہر نکلنے کے بعد یعقوب نے آمنہ سے کہا "میں نے اپنے خنجر پر خون کا ایک نشان دیکھا ہے"

"ہاں!" آمنہ نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا۔ میں نے ڈون جان الوارز کو ہلاک کر دیا ہے"

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو!" یعقوب نے چونک کر دریافت کیا۔

"بالکل سچ!" آمنہ نے آنسو پوچھتے ہوئے جواب دیا" وہ مجھے میرے گوہر عفت سے محروم کر دینا چاہتا تھا"

"میری بیٹی!" یعقوب نے شفقت بھرے لہجہ میں کہا

"تمہیں رونے کی ضرورت نہیں۔ وہ اِس کا مستحق تھا۔ چند گھنٹوں کے بعد سب باتیں رفت و گذشت ہو جائیں گی۔ اور ہم اس منحوس کے ملک سے باہر چلے جائیں گے"

ب پھر گھوڑے سرپٹ دوڑنے لگے تھے

کئی گھنٹے گذر گئے لیکن آمنہ نہ صرف پژمردہ ہی تھی بلکہ اُس کی پژمردگی اور افسردگی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ یعقوب نے اُس کی یہ حالت دیکھ کر کہا۔ بیٹی کیا بات ہے؟ کیا تم اس جہنم سے نجات پانے پر مطمئن نہیں ہو؟"

"کاش تمہاری بات درُست ہو سکتی"۔ آمنہ نے جواب دیا لیکن غیبی آوازیں کچھ اور ہی کہہ رہی ہیں"

"پھر وہی غیبی آوازوں کی بات شروع کر دی"! یعقوب نے کہا

"ہاں!" آمنہ نے جواب دیا۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ تیری شہادت کا وقت نزدیک آگیا ہے"!

"یہ تمہارا وہم ہے" یعقوب نے کہا۔ بیٹی یہ صرف تمہارا وہم ہے"!

"نہیں یعقوب!" آمنہ نے آہستگی سے کہا "غیبی آوازیں کبھی جھوٹ نہیں بولتیں"!

اب جبل الطارق کی پہاڑیاں صاف نظر آنے لگی تھیں۔ آمنہ نے اُنھیں دیکھکر کہا "یہ ہے وہ جگہ جہاں سے عرب فاتح کی حیثیت سے اِس ملک میں داخل ہوئے تھے لیکن اسی جگہ سے اُنھیں ایک شکست خوردہ اور ذلیل ہو جانے والی قوم کی حیثیت سے واپس بھی جانا پڑا تھا۔ لیکن غیبی آوازیں مجھے یقین دلا رہی ہیں کہ میں اور تم اس آبنائے کو عبور نہ کر سکینگے"۔

یعقوب کا چہرہ زرد ہو گیا تھا لیکن اُس نے اپنے حواس بجا کرتے ہوئے کہا۔"اب ہم سمندر کے قریب پہنچ گئے ہیں اور اب یہ خیال کرنا کہ ہسپانوی ہمیں گرفتار کر لینگے محض ایک پاگل پن ہے"۔

"میں جو کچھ کہہ رہی ہوں وہ حرف بحرف درُست ہے کیا تم سنتے ہو؟" آمنہ نے کہا

"کیا"، یعقوب نے دریافت کیا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

"ہماری طرف سرپٹ آنیوالے گھوڑوں کے سموں کی آواز!" آمنہ نے جواب دیا۔ "غیبی آوازیں مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتیں!"

گھوڑوں کے سرپٹ دوڑنے کی آوازیں اب صاف سنائی دے رہی تھیں اور تھوڑی ہی دیر کے بعد اُنھوں نے آمنہ اور اُس کے ساتھی یعقوب کو محصور کر لیا۔

علی الصبح ہسپانوی حکام کو شہزادی کے کمرہ میں الوارز کی ہلاکت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ اور اُنھوں نے جنوبی ہسپانیہ کے ہر ہر شہر اور گاؤں مین گھوڑے دوڑا دیئے تھے۔ تعاقب کرنے والوں کے گھوڑوں کے پٹھوں سے پسینہ ٹپک رہا تھا لیکن اُنھوں نے ایک لمحہ آرام کئے بغیر آمنہ اور یعقوب کو زنجیروں میں جکڑ لیا اور گرینڈا کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔

ہسپانوی عدالت نے مقدمہ کی سرسری سماعت کے بعد دونوں بے گناہوں کو موت کی سزا کا حکم سُنا دیا۔ یعقوب کی کھال کھینچ لی گئی لیکن ازابلا کو زندہ جلا دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

آمنہ کو دست و پابستہ لکڑیوں کے ایک بڑے انبار پر کھڑا کر کے اس انبار میں آگ لگا دی گئی اور جب شعلے بھڑک کر اُس کے نرم و نازک جسم کو خاکستر کر دینے کے لئے اُس کی طرف بڑھ رہے تھے تو آمنہ نے آخری بار ایک دلدوز آہ بھر کر کہا "یاد رکھو! تم میرے جسم کو جلا سکتے ہو میری رُوح کو فنا نہیں کر سکتے تم قید، تختہ دار یا آتشکدہ سے میرے حقیقی جذبہ کو مار نہیں سکتے بلکہ اس طرح تم آئندہ نسلوں کی تخیلات میں اِس جذبہ کو زیادہ قوی اور دیر پا بنا رہے ہو۔ میں اپنی شہادت پر مسرور ہوں کیونکہ خدا کے آخری پیغمبر محمد عربی جنت میں جام کوثر لئے میرا انتظار فرما رہے ہیں۔ میں وہاں

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

جا رہی ہوں اور اب مجھے وہاں پہنچنے کے لئے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے گا۔" اُس نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔" اے خوفناک شعلو! اگر تم مجھ پر احسان کرنا چاہتے ہو تو مجھے جلد از جلد نگل جاؤ۔ میں تمہاری اس دُنیا سے محبت نہیں کرتی۔ میرا اس جہان سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا حقیقی وطن تو جنت ہے۔ میں وہیں جاؤں گی۔ اے ظالموں کے گروہ! وقت آئے گا کہ تمہیں حقیقی منصف کے رُوبرو اپنی اُن تمام بدکرداریوں کی جواب دہی کرنا پڑے گی جو تم سے خدا کی اس خوبصورت سرزمین پر سرزد ہوئی ہیں مجھے تم پر رحم آتا ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ یہ آگ جہنم کی آگ سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ تم نے میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے میں اُسے معاف کرتی ہوں لیکن ایسے ہزارہا بے گناہ افراد ہیں جو تمہارے ظلم و ستم کو کبھی بھی معاف نہیں کریں گے۔"

"میں تمہاری شکرگذار ہوں۔ تم نے مجھے ایک شہید اور بزرگ بنا دیا ہے۔" یہ کہتے کہتے مسلم جان آف آرک شہزادی آمنہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ یہ واقعہ ۲ مارچ ۱۵۸۷ء کو پیش آیا تھا۔

(ڈاکٹر۔ ایس۔ اے۔ خلوصی کے مصری افسانہ کا ترجمہ)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

⑦

دشمنانِ توحید

حضرت عمر فاروق کے انتقال کے فوراً ہی بعد خلافتِ اسلامیہ کو بیخ و بُن سے اکھاڑنے کے لئے "عبداللہ بن سبا" یہودی نے مسلمان بن کر جو فتنۂ عظیم برپا کیا تھا۔ اس نے خلافت اسلامیہ کی بنیادوں کو ہلا دیا تھا۔ اس ڈرامہ میں اسی عیار یہودی کے کردار کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

دشمنانِ توحید

پہلا سین

(حضرت عثمان غنی رض کا دورِ خلافت۔ ملک مصر شہر اسکندریہ ابن سبا کے عالی شان مکان میں یہودی جمع ہیں اور سلطنت اسلامیہ کا تختہ الٹنے کے لئے ایک زبردست سازش کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ ابن سبا یہودی مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کو اُبھار رہا اور جوش دلا رہا ہے۔)

عبداللہ بن سبا:۔ یہودی قوم کے نوجوانو! تمہارے مظلوم بھائیوں کی روحیں انتقام انتقام کی آوازیں بلند کر رہی ہیں۔ اگر تمہارے کان ہیں تو اِن آوازوں کو سُنو۔ بے رحم اور سفاک مسلمانوں نے یہودیوں کو حجاز سے جلاوطن کیا۔ یہودی نوجوانوں کا بیدردی سے خون بہایا۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے۔ اب ہم مسلمانوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر تلوار سے نہیں بلکہ تدبر اور عیاری سے۔

ابنِ شمعون:۔ ابن سبا سچ کہتا ہے کہ تلوار سے مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ مسلمانوں کی طاقت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ہمارا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آج دنیا کی بڑی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سے بڑی سلطنتیں بھی مسلمانوں کے نام سے کانپ رہی ہیں ؎

مسلمانوں کی قوت سے فلک بھی تھر تھراتا ہے
مسلمانوں کی سطوت سے کلیجہ کانپ جاتا ہے

بھلا کس میں تاب ہے جو اُن کا تلوار سے مقابلہ کر سکے۔ لیکن تدبر اور عیاری سے ضرور اُن کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں میں اخوت اور اتحاد کا جذبہ اُن کی ترقی کا اصلی راز ہے۔ ہر محبِ وطن یہودی کا فرض ہے کہ وہ یہ کوشش کرے کہ مسلمانوں کی اخوت برباد ہو جائے۔ مسلمانوں کا ایکا ٹوٹ جائے۔ اور مسلمان پاش پاش ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو وہ دن دور نہیں جب مسلمان خود ہی آپس کی خانہ جنگی کی بدولت تباہ اور برباد ہو جائینگے۔

ایک یہودی:۔ بے شک ہم کو ایسا ہی کرنا ہوگا۔ ہم ابن سبا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اتحاد کو پاش پاش کرنے کے طریقے ہم کو بتائے۔ ہم بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

ابن سبا:۔ آج میں بے حد خوش ہوں کہ میری قوم دشمنوں سے انتقام لینے کے میدان میں آرہی ہے۔ اے دوستو ؎

تمہیں دنیا میں کچھ کر کے دکھانا ہے
تمہیں مسلم کی نخوت کا مزا اُسکو چکھانا ہے
بہت تم مٹ چکے اب ہوش میں آؤ
مٹایا ہی تمہیں جسنے تمہیں اُسکو مٹانا ہے

سب سے پہلے میرا اور تمہارا کام یہ ہوگا کہ ہم سب مل کر مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیں۔ میں آج ہی سے مسلمانوں کی موجودہ خلافت کے خلاف کام شروع کرنا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

چاہتا ہوں۔ تم کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ عثمان غنی رض بڑھاپے کی وجہ سے بیحد کمزور ہو گئے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے خاندان کے ایک ایسے آدمی کو مصر کی گورنری پر مامور کیا ہے جو مسلمانوں کا معتوب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مصر کے مسلمانوں کو گورنر ابن سرح کے خلاف اُبھارا جائے تو وہ جلد بغاوت کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور اُن کی بغاوت کا اثر مدینہ کی مرکزی حکومت پر بھی ضرور پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مدینہ میں جو دوسری جماعتیں موجودہ حکومت کے خلاف ہیں وہ باغیوں کی حامی بن جائیں گی اور مسلمانوں میں بُری طرح خانہ جنگی شروع ہو جائے گی ۔

خود مسلماں کٹ مرینگے اپنی ہی شمشیر سے
انقلاب ہو کر رہے گا اِس مری تدبیر سے
حضرت موسیٰ کی پیہم آرہی ہے یہ صدا
ہوگی نصرت تم کو حاصل خوبیٔ تقدیر سے

سرفروشو! اس وقت ہم کو پوری حکمتِ عملی کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے کہ مصر کے مسلمان موجودہ گورنر ابن سرح اور مدینہ کی مرکزی حکومت کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو جائیں۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ابن شمعون دمشق جائیں جہاں امیر معاویہؓ گورنر ہیں۔ وہ شام کے مسلمانوں کو بغاوت کے لئے آمادہ کریں اور میں خود مصر کے مسلمانوں کو بغاوت کے لئے تیار کرتا ہوں۔

ابن شمعون :- میرے جسم کا آخری ٹکڑا۔ میری ہڈیوں کا آخری ریزہ اور میرے خون کا آخری قطرہ یہودی قوم پر قربان ہوگا ۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

قوم مانگے جو مرا سر تو یہ سر حاضر ہے
قوم کے واسطے یہ جان و جگر حاضر ہے
مال و زر کی جو ضرورت ہو تو زر حاضر ہے
لخت دل راحت جاں نور نظر حاضر ہے

ابن سبا :- شاباش ابن شمعون قوم کو تم ہی جیسے سرفروشوں کی ضرورت ہے شمعون تم اپنا فرض انجام دو اور میں اپنا کام شروع کرتا ہوں ۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں مسلمان بن کر سب سے پہلے رسول اللہ کے چچازاد بھائی اور داماد علیؓ کی حمایت کا کام شروع کروں تاکہ اُن سے محبت کرنے والے مسلمان میرے فریب میں گرفتار ہو جائیں ۔ پھر اس کے بعد اُن کو مسلمانوں کی مرکزی حکومت کیخلاف بھڑکا دینا آسان ہو گا ۔

دُوسرا سین

(کوفہ ابن سبا یہودی کی قیامگاہ ابن سبا بیحد خوش ہے ۔ کیونکہ اُس کی فتنہ پردازی نے مسلمانوں میں خانہ جنگی پیدا کر دی ہے ۔ اور مسلمانوں نے مشتعل ہو کر خلیفہ سوم حضرت عثمان کو شہید کر دیا ہے ۔)

ابن سبا :- میرے تدبّر اور میری عیاری نے کام کر کے دکھا دیا ۔ مصر کے ناسمجھ اور جوشیلے مسلمانوں کا سیلاب مدینہ کی طرف بڑھا اور اُنھوں نے آنکھیں بند کر کے خلیفہ عثمان کو قتل کر ڈالا ۔ اب اُن کی جگہ علیؓ خلیفہ ہوئے ہیں اب میں علی کو

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

اپنی عیاری کا نشانہ بناؤں گا ؎

بچتا نہیں دیکھا ہے کوئی تیر قضا سے
وہ وار ہے میرا کہ خطا ہو نہیں سکتا

ابن ملجم :- (آتے ہوئے) ابن سبا کس کو اپنے وار کا نشانہ بنا رہے ہو۔

ابن سبا :- (اپنے آپ کو پکا مسلمان ظاہر کرتے ہوئے) اُن شورش پسندوں کو نشانہ بنانا چاہتا ہوں جو مسلمانوں میں افتراق برپا کر رہے ہیں۔

ابن ملجم :- آخر کیا ہوا۔ اتنے برہم کیوں ہو۔ کس سے ناراض ہو۔

ابن سبا :- اُن سے برہم ہوں جنہوں نے مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کر دیا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمان تباہ ہوں اور مجھے تکلیف نہ ہو۔ مسلمانوں کو موت کے منہ میں جاتا ہوا دیکھوں اور مجھے رنج نہ ہو۔ افسوس ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ابن ملجم :- ابن سبا تم اگرچہ نو مسلم ہو لیکن اس کے باوجود اسلامی جوش میں کسی سے کم نہیں

ابن سبا :- نو مسلم کا جوش اگر بڑھا ہوا ہو تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ نئی تلوار کی چمک اور کاٹ زیادہ ہوا کرتی ہے۔

ابن ملجم :- مگر یہ جوش عمل کے بغیر بیکار ہے۔ ابن سبا سوچو اور غور کرو کہ مسلمانوں کو اس خانہ جنگی سے کیونکر بچایا جا سکتا ہے۔

ابن سبا :- میں سب کچھ سوچ چکا ہوں بس اب عمل کی دیر ہے اور اسلامی سرفروشوں کی ضرورت ہے۔

ابن ملجم :- ہم کو بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ابن سبا :- اے ابن ملجم میں کوفہ میں کئی مہینے سے ٹھہرا ہوا ہوں۔ اور علی ابن ابیطالب کی خلافت کا رنگ دیکھ رہا ہوں۔ میں علی اور معاویہ کی لڑائیوں کو مسلمانوں کے لئے پیام موت سمجھتا ہوں۔ یہ دونوں حکومت کے نشہ میں سرشار ہیں۔ اِن کی وجہ سے ہزاروں بے گناہوں کا خون ہو چکا ہے۔ میری رائے ہے کہ اِس وقت تین آدمی مسلمانوں کی خانہ جنگی کا باعث ہیں

ابن ملجم :- تین آدمی۔ وہ تین آدمی کون ہیں۔ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ہماری تلواریں اُن کا خون بہانے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔

ابن سبا :- اگر تمہاری تلواریں اُن کا خون بہانے کے لئے بیتاب ہیں تو سنو۔ کوفہ میں علی ابن ابیطالب۔ دمشق میں معاویہ اور مصر میں عمرو بن عاص۔ اگر یہ تینوں قتل کر دیئے جائیں تو مسلمانوں کی خانہ جنگی رُک جائے گی۔

ابن ملجم :- ابن سبا تو کیا کہہ رہا ہے تو تو علی کا بہت بڑا حامی ہے۔

ابن سبا :- مجھے علی سے آج بھی محبت ہے مگر اسلام مجھے علی سے کہیں زیادہ پیارا ہے۔ سچا مسلمان وہ ہے جو اپنی محبت کو، تعلقات کو اور تمام رشتوں کو اسلام پر قربان کر دے۔

ابن ملجم :- ابن سبا واقعی تو سچا مسلمان ہے۔ میری جماعت بہت قوی ہے تو جو کچھ چاہتا ہے میں وہ کر کے دکھا دوں گا۔

ابن سبا :- اے ابن ملجم تو خدا کا مقبول بندہ ہے کہ تو اتنے بڑے کام کیلئے آمادہ ہو گیا جو ہر انسان کے بس کا نہیں۔ خدا تجھے کامیاب کرے۔

ابن ملجم :- میں ابھی جا کر اپنے ساتھیوں کو اِس کام کے لئے آمادہ کرتا ہوں ابن سبا

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

سمجھ لے کہ یہ کام ہو گیا (یہ کہتے ہوئے ابن ملجم چلا جاتا ہے)

ابن سبا:۔ آ گیا۔ فریب میں آ گیا۔ میری کوشش ٹھکانے لگی۔ میری عیاری کا تیر کبھی خطا نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے خاتمہ کا وقت قریب آ گیا ہے۔

تیسرا سین

(دمشق۔ ابن سبا یہودی کی قیام گاہ ابن سبا یہودی اور اُس کے ساتھی علیؑ کی شہادت پر بیحد مسرور ہیں اور مسلمانوں میں مزید خانہ جنگی برپا کرانے کی تدابیر پر غور کر رہے ہیں۔)

ابن سبا:۔ کون کہتا ہے کہ مدینہ اور دمشق میں مسلمانوں کی حکومت ہے میری حکومت ہے۔ یہودیوں کی حکومت ہے مسلمانوں کا اقبال ختم ہو چکا اب اُن کی حکومت کا آفتاب لبِ بام ہے۔ امیر معاویہ کے گرد میں نے سازش کا جال بچھا دیا ہے۔ زمانہ دیکھے گا کہ میں عنقریب معاویہ ہی کی تلوار سے مسلمانوں کا خاتمہ کرا دوں گا جس طرح ہم نے عثمان اور علی بن ابی طالب کو ختم کرا دیا ہے۔ اُسی طرح وہ دن دُور نہیں ہے کہ ساری مسلمان قوم ہمارے ہاتھوں ختم ہو جائے۔

ابن شمعون:۔ علی کی طرح اگر معاویہ اور عمرو بن عاص بھی ختم ہو گئے ہوتے تو خلافت اسلامیہ کا وجود ہی نظر نہ آتا۔ ہم نے اسی لئے تینوں پر ایک ساتھ حملہ کرایا تھا لیکن افسوس کہ معاویہ اور عمرو بن عاص بچ گئے اور حسنؑ کو خلافت مل گئی جس

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

کے خلیفہ ہونے کے بعد ہم نے علی اور معاویہ کے حامیوں میں ایسی خانہ جنگی برپا کرادی ہے جس کے بعد مسلمان قوم صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی۔

(سلیمان نامی یہودی گھبرایا ہوا آتا ہے۔ سب یہودی اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔)

ابن سبا:۔ سلیمان کیا خبر لائے۔ تمہارے چہرے سے گھبراہٹ اور پریشانی کے آثار نمایاں ہیں۔ جلد بتاؤ کہ کیا معاملہ ہے۔

سلیمان:۔ امام حسنؑ نے ہماری عیاری کے جال کو پاش پاش کر کے رکھدیا۔ انھوں نے معاویہ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہو کر مسلمان قوم کو تباہی سے بچالیا۔

ابن سبا:۔ بڑی ہی تشویشناک خبر ہے۔ ہم مسلمانوں کے دشمن ضرور ہیں لیکن ہم کو اُن کے ایثار اور قربانی کی تعریف کرنی پڑے گی کہ یہ اپنی قوم کی فلاح کے لئے بادشاہت تک کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ واقعی حسن ابن علی نے بہت بڑے ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ اُنھوں نے اپنے ایثار سے ہماری عیاری کے جال کو پاش پاش کر دیا۔

ابن شمعون:۔ حسن ابن علی نے واقعی مسلمان قوم کو تباہی اور بربادی سے بچالیا۔ لیکن ہمیں اپنی کوششوں کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے کوئی نیا فتنہ تلاش کرنا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو حسن بن علی کا یہ ایثار ہمارا بنا بنایا کھیل بگاڑ دے گا۔

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہندوستان پر مسلمانوں کے گیارہ سو سالہ دورِ حکومت کی مکمل تاریخ

(از مفتی شوکت علی فہمی)

ہندوستان پر اسلامی حکومت

ڈھائی سو سے زیادہ شاہانِ اسلام کی زندگیوں کا شاندار مرقع

یہ عظیم الشان اور مستند تاریخ ان متعصب مورخوں کی تحریروں کا دنداں شکن جواب ہے جو ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کو زمانہ دراز سے بدنام کر رہے ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں نے گیارہ سو برس تک ہندوستان پر کس شان اور رواداری کے ساتھ حکومت کی ہے اور ان کا سلوک غیر مسلموں کے ساتھ کس قدر فیاضانہ تھا اس تاریخ کو پچاس مختلف زبانوں کی تاریخوں کی مدد سے گذشتہ پچیس سال کی لگاتار محنت کے بعد تیار کیا گیا ہے اس میں ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے لے کر مغلیہ دورِ حکومت تک کے سیکڑوں شاہانِ اسلام کے حالات و واقعات بڑی تفصیل کے ساتھ درج ہیں انداز تحریر ناول سے بھی زیادہ دلچسپ ہیں۔ اس عظیم الشان تاریخ کے خاص ابواب یہ ہیں۔

(۱) ہندوستان اسلامی دورِ حکومت سے قبل
(۲) ہندوستان پر اسلامی حکومت کی ابتدا،
(۳) سندھ پر محمد بن قاسم کی حکومت
(۴) سندھ پر خلفائے اسلام کی حکومت
(۵) ہندوستان پر محمود غزنوی کی حکومت
(۶) ہندوستان پر محمد غوری کی حکومت
(۷) شاہانِ غلامان کا عہد حکومت
(۸) شاہانِ خلجی کا دورِ حکومت
(۹) شاہانِ تغلق کا عہد حکومت
(۱۰) ہندوستان پر سیدوں کی حکومت
(۱۱) شاہانِ لودھی کا دورِ حکومت
(۱۲) مغل بادشاہوں کا دورِ حکومت
(۱۳) شیر شاہ سوری کی حکومت
(۱۴) بنگال کی خود مختار اسلامی حکومتیں
(۱۵) جونپور کی خود مختار اسلامی حکومتیں
(۱۶) مالوہ کی خود مختار اسلامی حکومتیں
(۱۷) گجرات کی خود مختار اسلامی حکومتیں
(۱۸) خاندیش کی خود مختار اسلامی حکومتیں
(۱۹) کشمیر کی خود مختار اسلامی حکومتیں
(۲۰) دکن کی اسلامی حکومتیں

گذشتہ ایک صدی کے اندر اتنی مکمل اور مستند تاریخ تیار نہیں ہو سکی ہے

بلاشبہ یہ تاریخ اردو لٹریچر میں ایک نایاب اضافہ ہے اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کا پہلا ایڈیشن صرف چند ماہ میں ختم ہو گیا تھا جدید اضافہ شدہ ایڈیشن حال میں طبع ہوا ہے۔ کتابت، طباعت نہایت اعلیٰ قیمت فی جلد مجلد چھ روپے بارہ آنے (۱۲/ ۶)

پتہ:- دین دنیا پبلشنگ کمپنی جامع مسجد دہلی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

غیر مسلموں کیساتھ مسلمانوں کے فیاضانہ سلوک کی غیر فانی داستان

مغل بادشاہوں کے دلچسپ حالات

مغلیہ حکومت کی ایک ایسی مکمل تاریخ جسمیں سیکڑوں عجیب و غریب تاریخی واقعات درج ہیں

—— :(*): ——

اگر آپ ایک ایسی تاریخ پڑھنا چاہتے ہوں جو ناول سے زیادہ دلچسپ ہو اور جس میں مغل بادشاہوں کو بدنام کرنیوالے متعصب مورخوں کو دنداں شکن جواب بھی دیا گیا ہو تو

ہندوستان پر مغلیہ حکومت

(از مفتی شوکت علی فہمی ؔ)

کا مطالعہ کیجیے اس تاریخ کے مطالبہ سے پتہ چلتا ہے کہ مغل بادشاہوں کا دور حکومت موجودہ زمانہ کی اکثر و بیشتر جمہوری حکومتوں سے بھی بہتر تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ شہنشاہ بابر ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور نگزیب عالمگیر اور تمام دوسرے مغل بادشاہوں کا سلوک غیر مسلموں کے ساتھ کس قدر فیاضانہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مغلیہ دور حکومت کی نہایت دلچسپ اور نہایت ہی مکمل تاریخ ہے۔

حیرت انگیز اور دلچسپ تاریخی واقعات کا نادر مجموعہ

اس تاریخ میں آپ کو ایسے دلچسپ اور عجیب و غریب واقعات ملیں گے جن کو پڑھکر آپ حیران رہ جائیں گے مثلاً شہنشاہ بابر ہندوستان کی بادشاہی سے خوش نہ تھا بابر کو زہر دیدیا گیا تھا ہمایوں کو آرام طلبی کی بدولت سلطنت سے محروم ہونا پڑا تھا اکبر کو نئے سرے سے سارا ہندوستان فتح کرنا پڑا تھا اکبر مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں سے رشتہ داری رکھنا زیادہ پسند کرتا تھا۔ اکبر پہلے تو اپنے آپ کو دیوتا سمجھتا تھا۔ پھر اس نے خدائی کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا تھا اکبر اسلام سے بالکل منحرف ہو گیا تھا وہ سورج دیوتا کی پرستش کرنے لگا تھا لیکن مرتے وقت اس نے توبہ کر لی تھی۔ جہانگیر نے ایک مرتبہ ملکہ نور جہاں کو قید کی سزا دیدی تھی۔ جہانگیر ایک فوجی سردار کے ہاتھوں قید ہو گیا تھا اور وہ مہینوں قید میں رہا۔ شاہجہاں کو اپنی بیٹی جہاں آرا سے عشق تھا۔ اورنگ زیب جسے ہندو کش کہا جاتا ہے اس کی ایک بیوی ہندو تھی اور اس نے اپنے بیٹے کی شادی بھی ہندو راجکماری سے کی تھی اورنگ زیب نے بیشمار مندروں کی مرمت کرائی اور نئے مندروں کے لئے زمینیں دی ہیں، وہ فرقہ پرستی سے بعید بلند تھا غرضکہ اس قسم کے سینکڑوں دلچسپ تاریخی واقعات آپ کو اس عجیب غریب تاریخ میں ملیں گے۔ کتابت طباعت نہایت اعلیٰ قیمت فی جلد مجلد مع خوشنما ڈسٹ کور قیمت پانچ روپے آٹھ آنے (عہ ۸)

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

ہندوستان میں انگریزی دورِ حکومت کی دردناک تاریخ

شاہانِ اسلام پر فرنگیوں کا ظلم و ستم

انگریزوں کی عیاریوں اور مکاریوں کی شرمناک داستان

انگریز مکار تاجروں کا بھیس بدل کر ہندوستان آئے اور انہوں نے مسلم عوام اور مسلمان بادشاہوں کو کچل کر کس عیاری اور مکاری کے ساتھ مغلیہ حکومت کو مٹا کر اس ملک پر اپنی حکومت قائم کی اس کی تفصیل اگر معلوم کرنی ہو تو یہ عجیب و غریب تاریخ پڑھیئے۔

انگریز کا شرمناک دورِ حکومت

از مفتی شوکت علی فہمی

یہ انگریز کے دورِ حکومت کی ایک ایسی مکمل اور جامع تاریخ ہے جس میں بہت سی نئی باتوں کا انکشاف کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انگریز نے ابتدا میں کرناٹک اور بنگال پر قبضہ جمانے کے بعد کس مکاری کے ساتھ سارے ہندوستان کو ہضم کر لیا اور کس طرح مسلمانوں کو کچلا اور مسلمان بادشاہوں پر کیسے کیسے ظلم و ستم کئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مغل بادشاہوں کی اولاد کو منظرِ عام پر گولیوں کا نشانہ بنانے سے بھی گریز نہیں کیا۔ یہ تاریخ ۱۴۹۸ء کے اس منحوس سال سے شروع ہوتی ہے جب کہ سفید رنگ کے پہلے مکار شخص نے اس ملک میں قدم رکھا اور مختلف دوروں سے گذرتی ہوئی ۱۹۴۷ء کے اس تاریخی سال پر ختم ہوتی ہے جب اس برصغیر میں ہند اور پاکستان کے نام سے دو آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم ہوئیں اس تاریخ کے آخر میں ہندوستان کی بیداری کی تاریخ بھی شامل کر دی گئی ہے اس تاریخ میں آپ کو ایسے عجیب و غریب واقعات ملیں گے جن کو پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل چار ابواب ہیں

پہلا باب ہندوستان پر مغربی اقوام کی یورش (۱۴۹۸ء تا ۱۷۵۴ء) اس باب میں بتایا گیا ہے کہ انگریز اور یوروپین اقوام نے ہندوستان پر کس زمانہ میں اور کس طرح یورش کی۔

دوسرا باب ہندوستان میں انگریزوں کے اقتدار کی ابتدا (۱۷۵۴ء تا ۱۷۶۶ء) اس باب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انگریزوں نے اسلامی حکومت کو مٹانے کے لئے کیسی ناپاک سازشیں کیں۔

تیسرا باب انگریز کا شرمناک دورِ حکومت (۱۷۶۶ء تا ۱۸۵۷ء) اس باب میں بتایا گیا ہے کہ انگریزوں نے مسلمان بادشاہوں کی گردن پر چھری رکھ کر کس طرح اس ملک میں اپنا اقتدار قائم کیا۔

چوتھا باب انگریزی حکومت کا آخری دور (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء) اس باب میں انگریزوں کی اس شیطانی پالیسی کا انکشاف کیا گیا ہے جو انہوں نے غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اختیار کی قیمت مجلد مع خوشنما ڈسٹ کور قیمت 3/4/0

پتہ ... پبلشنگ کمپنی جامع مسجد دہلی

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri

Raja Shujat Ali Khan, Session Judge Srinagar Collection

مفتی شوکت علی فہمی کی تاریخی کتابیں

مکمل تاریخ اسلام

یہ تاریخ نہیں ہے بلکہ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ ایک ہزار صفحات کی اس عظیم الشان تاریخ میں رسول اللہ صلعم حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ کی خلافتوں کے مفصل حالات ہیں۔ شاہان بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کی پوری تاریخ ہے۔ عرب۔ عراق۔ شام فلسطین مصر۔ افریقہ۔ اسپین روم ترکستان۔ ایران۔ افغانستان اور ہندوستان کی سینکڑوں اسلامی حکومتوں کا مکمل تذکرہ موجود ہے۔ **قیمت**: مکمل تاریخ مجلد آٹھ روپے آٹھ آنے۔

ہندوستان پر اسلامی حکومت

ہندوستان پر مسلمانوں کے گیارہ سو سالہ دورِ حکومت کی یہ نہایت شاندار اور مکمل تاریخ ہے جسمیں محمد بن قاسم۔ محمود غزنوی۔ محمد غوری۔ شاہانِ غلامان۔ شاہانِ خلجی۔ شاہانِ تغلق۔ شاہانِ سادات۔ شاہانِ لودھی۔ شاہانِ سوری۔ اور مغل بادشاہوں کے مکمل حالات درج ہیں اور اُس کے ساتھ ہی بنگال۔ جونپور۔ کشمیر۔ مالوہ۔ گجرات۔ خاندیش اور دکن کی خودمختار اسلامی حکومتوں کی مختصر تاریخیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ **قیمت**: مجلد چھ روپے بارہ آنے۔

ہندوستان پر مغلیہ حکومت

ہندوستان پر مغلیہ حکومت کی یہ سب سے مستند اور مکمل تاریخ ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ مغلوں نے چار سو برس تک ہندوستان پر کیسی رواداری اور دبدبہ کے ساتھ حکومت کی ہے۔ شہنشاہ بابر۔ ہمایوں۔ اکبر۔ جہانگیر۔ شاہجہاں۔ اورنگ زیب عالمگیر اور دوسرے تمام مغل بادشاہوں کی فتوحات اور زندگی کے حالات بڑی تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ نہایت دلچسپ اور بے نظیر تاریخ ہے۔ **قیمت**: مجلد پانچ روپے آٹھ آنے

انگریز کا شرمناک دورِ حکومت

یہ ہندوستان پر انگریزوں کے ظالمانہ دورِ حکومت کی مکمل تاریخ ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ انگریزوں نے کس عیاری کے ساتھ مسلم حکمرانوں اور عام مسلمانوں کو ذبح کر کے ہندوستان پر اپنی حکومت قائم کی۔ یہ ولولہ انگیز تاریخ ۱۴۹۸ء سے شروع ہو کر ۱۹۴۷ء پر ختم ہوتی ہے۔ **قیمت**: مجلد تین روپے چار آنے۔

انقلاب کی خونیں تاریخ

یہ ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک کے انقلابات کی خون میں ڈوبی ہوئی تاریخ ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ جن مسلمانوں کو آج شبہ کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے انھوں نے ملک و وطن کیلئے کیسی کیسی قربانیاں مسلسل دو سو برس تک دی ہیں۔ یہ تاریخ متعصبوں اور فرقہ پرستوں کیلئے دنداں شکن جواب ہے۔ **قیمت**: مجلد چار روپے۔

ہند اور پاکستان کے اولیاء

اولیائے کرام کے سات سو سالہ تبلیغی کارناموں کی یہ نہایت شاندار تاریخ ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ اولیائے کرام نے سرزمین ہند میں اسلام کیونکر پھیلایا۔ کروڑوں ہندوستانی کس طرح حلقہ بگوش اسلام ہوئے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے لیکر دور آخر تک کے تمام مقتدر اولیائے کرام کے حالات زندگی و کرامات اس تاریخ میں درج ہیں **قیمت** مجلد تین روپے آٹھ آنے

دینی دنیا پبلشنگ کمپنی جامع مسجد [illegible]

Title printed at the Label Art Press, Delhi

Courtesy Adv. Showkat Hussain Naqshbandi, Srinagar. Digitization eGangotri